ما قل و دل خیر مما کثر و الہیٰ

سبحان اللہ و بحمدہ

اردو دیوان غالب کی شرح

بطرز تازہ و پاکیزہ مفید منتہیان

جسکا تاریخی نام ہے

وثوق صراحت

جسکو

دبستانِ سخنوری کے اوستاد کامل حضرت مولانا مولوی

محمد عبد العلی المتخلص بہ والہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے تصنیف فرمایا

باہتمام وزیر علی مہتمم مطبع

مطبع نامی فخر نظامی واقع حیدر آباد دکن میں طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

ظاہر ہو کہ اس خاکسار کے والدِ مرحوم جب نظام کالج مین بی۔اے
کلاس کو اردو دیوان مرزا غالبؔ دہلوی کا پڑہاتے تھے تو اُسکے اُن
مقامات پر جنکو شرح طلب جانتے تھے اور ایسے مشکلات پر جنکو حل کے قابل
سمجھتے تھے شرح اور حل لکھدیے تھے۔ چاہتے تھے کہ نظرِ ثانی کے بعد
امیرِ ذی توقیر ارسطوی زمن قدردانِ علم و فن جامعِ امارت و فضیلت مستغنی
عن الالقاب عالیجناب **نواب عماد الملک بہادر ناظم تعلیمات**
ادام اللہ اقبالہ و اجلالہ کے جنابِ فیض مآب مین اس شرح کو پیش کرین
لیکن قضارا مرضِ دق سے بیمار ہو کر اس جہانِ فانی سے عالمِ باقی کیطرف

انتقال کر گئے لہذا یہہ ارادہ پورا نہوا۔ اگرچہ اس شرح پر نظرِ ثانی نہین
کی گئی لیکن نظرِ اوّل ہی مین جو کچھہ لکھا ہے نہایت غنیمت اور قابلِ قدر ہے
کیونکہ ایک فردِ کامل۔ سخنگو۔ سخندان۔ سخن فہم۔ اور مسلم الثبوت استاد
کی تصنیف ہے۔ اختصار کے ساتھہ دقایق کو اسطرح بیان فرمایا ہے
کہ مقصود قابلِ فوت نہو۔ کہین فوراً۔ کہین کچھہ غوض و تامل سے طالب العلم
کے ذہن نشین ہوجاے۔ حضرت مرحوم کی یہہ عادت تھی
کہ شرح کو بلا ضرورت ہرگز طول نہین دیتے تھے اور فرماتے تھے
کہ شرح مختصر مفید ہونی چاہیے۔

اب مجھکو جو مرحوم کے دیوان اور انشا کے چھپوانے سے
فرصت ملی تو اس شرح کو بھی صاف لکھکر اور اسکا تاریخی نام
وثوقِ صراحت رکھکر بغرض افادہ چھپوایا۔ امید ہے
کہ مقبولِ خاص و عام ہوگی فقط

الراقم

محمد عبدالواحد عفی عنہ

قطعہ تاریخیہ بزبان عالیشان فارسی در مرثیہ ملک الشعرای واقعی حضرت مولانا مولوی محمد عبدالعلی والہ مرحوم از کلام بلاغت نظام مخزن علوم و معدن فنون شاعر غرای ہمہ دان مستغنی عن الالقاب عالیجناب فیض مآب مولانا مولوی محمد عبدالحی صاحب قبلہ المتخلص بوصف مددگار پیمایش و بندوبست علاقہ سرکار عالی مدظلہ

بنام یگانہ نامانہ یزدان

والا تخلص مولوی عبدالعلی ... صہر من و عم من و استاد من

گوہر فشان جوہر نشان قدسی مکان ... شیوا زبان جادو بیان شیرین سخن

کان ادب جان حسب شان نسب ... بدر زمین صدر زمان فخر زمن

در شاعری زیر فلک بی شائبہ ... بودست او فرد فرید اندر دکن

شاعر چنان نادر بود کز آسمان ... مدحش رسد صد گونہ چون سلوای و من

فکرش چو نیسان ہر زمان گوہر فشان ... طبعش روان مانند بحر موجزن

فکرش مگو سرچشمۂ آب بقا ... طبعش مگو سرچشمۂ شہد و لبن

گر فیض او نازان رود در گلستان	ق	در مهر او نازان رود اندر چمن
آرد برون لعل بدخش از نا روان		آرد بدر مهر درخش از نا رون
گه از دعا گه از اثر راندبیان		گه از قضا گه از قدر گوید سخن
حرفش اگر ریزد اثر آرد بدر	ق	سود از سر درد از جگر رنج از بدن
کثرت ز کل ذلت زذل شدت ز غل		نکهت ز گل حرمت ز مل جوشش ز دن
بربست تا رخت سفر زین گلستان		هر کس چو گل بر تن دریده پیرهن
سوی عدم رفتی چرا ای رهنما		در قدسیان شاید شوی استاد فن
باشد بگورت شمع ایمن گلفشان		وز رحمت یزدان ترا گردد کفن
وصف حزین بشنید تا این واقعه		گردیده یکسر سینه کوب و نوحه زن
برخواند پیش سوگواران سال را	۰	با ناله پر درد در بیت الحزن

گشتند اکنون بی سر و پا از قضا
درس و کتب علم و بیان شعر و سخن

۱۳۱۱ ہجری

روایت زبانی مولوی مخدوم حسینی صاحب سلمہ اللہ تعالے
مرزا غالب دہلوی نے اپنا یہہ شعر ... رگون میں دوڑتے پھرنے
کے ہم نہیں قایل جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہے

[illegible]

ما قلّ ودلّ خیر مما کثر والہی

سبحان اللہ وبحمدہ

اردو دیوان غالب کی شرح

بطرز تازہ و پاکیزہ مفید منتہیان

جسکا تاریخی نام ہے

وثوق صراحت

جسکو

دبستان سخنوری کے اوستاد کامل حضرت مولانا مولوی

محمد عبد العلی المتخلص بہ والہ (رحمتہ اللہ علیہ) نے تصنیف فرمایا

باہتمام وزیر علی مہتمم مطبع

مطبع نامی فخر نظامی واقع حیدرآباد دکن میں طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ردیف الف

نقش فریادی ہے کس کی شوخیِ تحریر کا ۔ ۱ ۔ کاغذی ہے پیرہن ہر پیکرِ تصویر کا

پیرہنِ کاغذی = فریادیون کا لباس جو قدیم مین دستور تھا - یہہ کنایہ ہے عجز و بیچارگی و تظلم و زاری سے -

جذبۂ بے اختیارِ شوق دیکھا چاہیے ۔ ۲ ۔ سینۂ شمشیر سے باہر ہے دم شمشیر کا

شوق = شوقِ عاشق جو شایقِ قتل ہے -

آشفتگی نے نقشِ سویدا کیا درست ۔ ۳ ۔ ظاہر ہوا کہ داغ کا سرمایہ دود تھا

پیچ و تابِ دودِ غم سے داغِ سویدا نقش پذیر ہوا ہے تو ظاہر ہوا کہ داغِ سوختہ کا سرمایہ دود تھا جیسے دودِ فتیلہ چراغ -

تیشے بغیر مر نسکا کوہکن اسد ۔ ۴ ۔ سرگشتۂ خمارِ رسوم و قیود تھا

یعنی فرہاد اگر خمارِ رسم و قید کا سرگشتہ نہوتا تو بغیر ضرب تیشہ کے مرجاتا یہہ سکے نقصان عشق کی علامت ہے -

عشق سے طبیعت نے زیست کا مزا پایا	۵	درد کی دوا پائی درد بے دوا پایا

زیست = زندگی جاوید - درد کی دوا پائی = دردِ محرومی کی دوا پائی -
دردِ بے دوا پایا = عشق وہ درد ہے جسکی دوا نہین -

دوستدارِ دشمن ہے اعتمادِ دل معلوم	۶	آہ بے اثر دیکھی نالہ نارسا پایا
سادگی و پرکاری بیخودی و ہشیاری	۷	حسن کو تغافل مین جرأت آزما پایا
شوق ہر رنگ رقیب سر و سامان نکلا	۸	قیس تصویر کے پردے مین بھی عریان نکلا

رقیب = دشمن -

زخم نے داد نہ دی تنگئ دل کی یارب	۹	تیر بھی سینۂ بسمل سے پرافشان نکلا

تنگئ دل = تنگئ دل جو تمنای تیر مین تھی -

دل حسرت زدہ تھا مائدۂ لذت درد	۱۰	کام یارون کا بہ قدرِ لب و دندان نکلا

اس مایدہ سے کامیابی یاران بقدر اُن کے دہان کے تھی -

ہے نو آموز فنا ہمت دشوار پسند	۱۱	سخت مشکل ہے کہ یہہ کام بھی آسان نکلا

یعنی اپنی ہمت دشوار پسند نے باآنکہ نو آموز فنا ہے آسانی سے مرحلۂ فنا کو طے کیا یہہ کام آسانی سے سرانجام پانا بڑی مشکل کی بات ہے کہ ہر ایک سے ہو نہین سکتا -

دل مین پھر گریہ نے اک شور اٹھایا غالب	۱۲	آہ جو قطرہ نہ نکلا تھا سو طوفان نکلا

نہ نکلا تھا = بوجہ ضبط نہ نکلا تھا۔

تالیف نسخہ ہائے وفا کر رہا تھا مین	۱۳	مجموعۂ خیال ابھی فرد فرد تھا

فرد فرد تھا = یعنی مجتمع نہوا تھا کم عمری مین۔

دل تا جگر کہ ساحلِ دریای خون ہے اب	۱۴	اس رہگذر مین جلوۂ گل آگے گرد تھا

رہگذرِ مذکور مین جو پیشتر نزاکتِ موفور کے سبب جلوۂ گل باعثِ گرد کدورت تھا اب عاشقی مین اس دل و جگر کا یہہ حال ہے۔

استاد فصیحی ؎ پامال دو صد قافلہ خون است درین راہ + آن دیدہ کہ از سایۂ مژگان گلہ دارد۔ درین راہ = ای راہِ عشق۔

بہ فیضِ بیدلی نومیدیِ جاوید آسان ہے	۱۵	کشایش کو ہمارا عقدۂ مشکل پسند آیا

عقدۂ مشکل = دلِ باختہ۔

ہوائے سیرِ گل آئینۂ بے مہریِ قاتل	۱۶	کہ اندازِ بخون غلتیدن بسمل پسند آیا

ہوائے سیرِ گل = ہوائے گلگشتِ قاتل۔

آئینہ = نمایندہ۔

بخون غلتیدن = بخون غلتیدن سیرِ گل مین۔

دہر مین نقشِ وفا وجہ تسلی نہوا	۱۷	ہے یہہ وہ لفظ کہ شرمندۂ معنی نہوا

یعنی وفا لفظ بےمعنی ہے۔

مین نے چاہا تھا کہ اندوہِ وفا سے چھوٹون	۱۸	وہ ستمگر مرے مرنے پہ بھی راضی نہوا

وہ ستمگر میرے مرنے پر بھی راضی نہوا کیونکہ اسمین اندوہِ وفا سے رہائی تھی۔

دل گذرگاہِ خیالِ مے و ساغر ہی سہی	۱۹	گر نفس جادۂ سر منزلِ تقوی نہوا

گر نفس جادۂ سر منزلِ تقوی نہوا = اگر ہمارا دم باریک راستہ منزلِ ذکرِ الٰہی نہوا

ہون ترے وعدہ نکرنے مین بھی راضی کہ کبھی	۲۰	گوش منت کش گلبانگ تسلی نہوا

گلبانگ = آواز۔

گوش منت کش گلبانگ تسلی نہوا = تسلی بخش وعدہ کا کبھی کان ممنون نہوا۔

کس سے محرومیٔ قسمت کی شکایت کیجے	۲۱	ہم نے چاہا تھا کہ مرجائین سو وہ بھی نہوا

مرجائین ہم جس سے نجات ملتی آفات سے

نہ آئی سطوتِ قاتل بھی مانع میرے نالونکو	۲۲	لیا دانتون مین جو تنکا ہوا ریشہ نیستان کا

دانتون مین تنکا لینا = عاجزی و فروتنی کرنی - زنہار و امان چاہنا -

مری تعمیر مین مضمر ہے اک صورت خرابی کی	۲۳	ہیولیٰ برقِ خرمن کا ہے خونِ گرم دہقان کا

ہیولیٰ = مادہ -

اُگا ہے گھر مین ہر سو سبزہ ویرانی تماشا کر	۲۴	مدار اب کھودنے پر گھاس کے ہے میرے دربان کا

مدار = گذران -

ہنوز اک پرتوِ نقشِ خیالِ یار باقی ہے	۲۵	دلِ افسردہ گویا حجرہ ہے یوسف کے زندان کا

خیال = تصوّر -

نہیں معلوم کس کس کا لہو پانی ہوا ہوگا	۲۶	قیامت ہے سرشک آلودہ ہونا تیری مژگان کا

پانی ہوا ہوگا = بہا ہوگا۔ (معنی شعر ندارد)

نہ ہو گا یک بیابان ماندگی سے ذوق کم میرا	۲۷	حباب موجۂ رفتار ہے نقشِ قدم میرا

یک بیابان = مراد کثرت۔ (معنی شعر ندارد)

سراپا رہنِ عشق و ناگزیرِ الفتِ ہستی	۲۸	عبادت برق کی کرتا ہون اور افسوس حاصل کا

افسوس = مقتضائی عالمِ زندگانی (معنی شعر ندارد)

بقدرِ ظرف ہے ساقی خمارِ تشنہ کامی بھی	۲۹	جو تو دریائی مے ہے تو مین خمیازہ ہون ساحل کا
رنگِ شکستہ صبحِ بہارِ نظارہ ہے	۳۰	یہہ وقت ہے شگفتنِ گلہائی ناز کا

رنگِ شکستہ = رنگِ شکستہ عاشق کا (معنی شعر ندارد)

گل ہائے ناز کا = گل ہائے نازِ معشوق کا (محذوف کا اظہار)

مین بسکہ جوشِ بادہ سے شیشے اچھل رہے	۳۱	ہر گوشۂ بساط ہے سر شیشہ باز کا

ہر گوشۂ بساط ہے سر شیشہ باز کا = بلحاظ اچھلنے شیشون کے۔

کاوش کا دل کرے ہے تقاضا کہ ہے ہنوز	۳۲	ناخن پہ قرض اس گرہِ نیم باز کا

گرہ مین زر باندھنے کی وجہ سے لفظِ قرض مناسب گرہ ہے۔

بزمِ شاہنشاہ مین اشعار کا دفتر کھلا	۳۳	رکھیو یارب یہہ درِ گنجینۂ گوہر کھلا
گرچہ ہون دیوانہ پر کیون دوست کا کھاؤن فریب	۳۴	آستین مین دشنہ پنہان ہاتھ مین نشتر کھلا

دشنہ = کٹاری۔

نشتر = فصدِ دیوانہ کے لئے ہے۔

گو نہ سمجھوں اُسکی باتین گو نپاؤن اُسکا بھید	۳۵	پر یہ کیا کم ہی کہ مجھ سے وہ پری پیکر کھلا

کھلا = شگفتہ ہوا -

منہ نہ کھلنے پر ہے وہ عالم کہ دیکھا ہی نہین	۳۶	زلف سے بڑھکر نقاب اُس شوخ کے منہ پر کھلا

کھلا = خوشنما ہوا - زیب دیا -

در پہ رہنے کو کہا اور کہکے کیسا پھر گیا	۳۷	جتنے عرصہ مین مرا لپٹا ہوا بستر کھلا

جلد منحرف ہوا -

پھر گیا = منحرف ہوا -

کیون اندھیری ہی شب غم ہی بلاؤن کا نزول	۳۸	آج اُدھر ہی کو رہیگا دیدۂ اختر کھلا

اختر = طالع بد -

کیا رہون غربت مین خوش جب ہو حوادث کا یہ حال	۳۹	نامہ لاتا ہے وطن سے نامہ بر اکثر کھلا

نامہ لاتا ہے وطن سے نامہ بر اکثر کھلا = جیسے غدر کے زمانہ مین -

اسکی اُمت مین ہون مین میرے رہین کیون کام بند	۴۰	واسطے جس شہ کے غالب گنبدِ بیدر کھلا

شہ = سلطانِ انبیا علیہ السلام -

گنبدِ بے در = آسمان -

کھلا = شب معراج مین -

وان کرم کو عذرِ بارش تھا عنان گیر خرام	۴۱	گریہ سے یان پنبۂ بالش کف سیلاب تھا

کرم کو = کرم یار کو -

عنانگیر = روکنے والا ۔

خرام = رفتار ۔

عنانگیرِ خرام = روکنے والا رفتار کا ۔

قایل نے (گر اُن کو) کی جگہ (کرم کو) کہا ہے تاکہ مقصود مین تعقیدِ معنوی نہ

یان سرِ پُر شورِ بیخوابی سے تھا دیوار جو	۴۲	وان وہ فرقِ ناز محوِ بالشِ کمخواب تھا

دیوار جو = ٹکرانے ۔

یان نفس کرتا تھا روشن شمعِ بزمِ بیخودی	۴۳	جلوۂ گل وان بساطِ صحبتِ احباب تھا

جلوۂ گل الخ = بسترِ گل پر یار مصاحبتِ یاران تھا یا یون کہیے محبوب ہم صحبتِ احباب تھا

ناگہان اس رنگ سے خونابہ ٹپکانے لگا	۴۴	دل کو ذوقِ کاوشِ ناخن سے لذت یاب تھا

خونابہ = اشارہ ہے طرف دوسری غزل کے ۔

ناخن = ناخنِ دردِ عشق ۔

نالۂ دل مین شب اندازِ اثر نایاب تھا	۴۵	تھا سپندِ بزمِ وصلِ غیر گو بیتاب تھا

دل اس بزم کا سپند بنکے جلرہا تھا اگر نالہ اسکا با اثر ہوتا تو سپند اپنی بزمِ وصل کا ہوتا جیسے غزل سابق سے واسوخت کا حال روشن ہے ۔

مقدمِ سیلاب سے دل کیا نشاط آہنگ ہے	۴۶	خانۂ عاشق مگر سازِ صدای آب تھا

آہنگ = الاپ ۔

کچھ نکی اپنے جنونِ نارسانے ورنہ یان	۴۷	ذرہ ذرہ روکشِ خورشیدِ عالمتاب تھا

کچھ نہ کی = کچھ رسائی نہ کی۔

جنون = عشق۔

روکش = مقابل۔

یاد کر وہ دن کہ ہر اک حلقہ تیرے دام کا	۴۸	انتظارِ صید میں اک دیدۂ بے خواب تھا

حلقہ = مشبہ۔

دام = زلف۔

دیدہ = مشبہ بہ۔

ایک ایک قطرہ کا مجھے دینا پڑا حساب	۴۹	خونِ جگر ودیعتِ مژگانِ یار تھا

ودیعتِ مژگانِ یار = امانت یار کے مژگان کی۔

اب میں ہوں اور ماتم یک شہرِ آرزو	۵۰	توڑا جو تو نے آئینہ تمثال دار تھا

میرے آئینۂ دل میں تیری صورت تھی جس سے ہزاروں آرزوئیں زندہ تھیں آئینۂ دل جو ٹوٹ گیا تو وہ صورت مٹ گئی آرزوئیں مردہ ہو گئیں۔

گلیوں میں میری نعش کو کھینچے پھرو کہ میں	۵۱	جاں دادۂ ہوائے سرِ رہگذار تھا

رہگذار = رہگذرِ محبوب یا مطلق محبوبان۔

موجِ سرابِ دشتِ وفا کا نہ پوچھ حال	۵۲	ہر ذرہ مثلِ جوہرِ تیغ آبدار تھا

ذرہ ذرہ اس دشت کا نمائش جوہر آبدارِ تیغ رکھتا تھا یعنے سامانِ قتل وبلا کی تھا نہ سامانِ کامیابی۔

کم جانتے تھے ہم بھی غمِ عشق کو پر اب	۵۳	دیکھا تو کم ہوئے پہ غمِ روزگار تھا
غمِ روزگار برابر غمِ مذکور تھا ۔		
بسکہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا	۵۴	آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا
انسان ہونا = سیرتِ انسانی کا پیدا کرنا ۔		
لیگئے خاک میں ہم داغِ تمنای نشاط	۵۵	تو ہو اور آپ بصد رنگ گلستاں ہونا
گلستان ہونا = باغ باغ ہونا ۔		
عشرتِ پارۂ دل زخمِ تمنا کھانا	۵۶	لذتِ ریشِ جگر غرقِ نمکداں ہونا
عشرتِ پارۂ دل = سوال ۔ زخمِ تمنا کھانا = جواب ۔ لذتِ ریشِ جگر = سوال ۔ غرقِ نمکدان ہونا = جواب ۔		
شب خمارِ شوقِ ساقی رستخیز اندازہ تھا	۵۷	تا محیطِ بادہ صورت خانۂ خمیازہ تھا
رستخیز اندازہ = قیامت کی مانند ۔		
یک قدم وحشت سے درسِ دفترِ امکاں کھلا	۵۸	جادہ اجزای دو عالم دشت کا شیرازہ تھا
جادہ اجزاے دو عالم دشت کا شیرازہ تھا = جادہ لازم صحرا اور صحرا کو وحشت لازم ہے ۔		
مانعِ وحشت خرامی ہای لیلی کون ہے	۵۹	خانۂ مجنونِ صحرا گرد بے دروازہ تھا

خانۂ مجنونِ صحرا گرد = وہ خانۂ صحرا جسمین مجنون پھرا کرتے تھے -

پوچھ مت رسوائے اندازِ استغنائے حسن ۔ ۶۰ ۔ دست مرہونِ حنا رخسار رہنِ غازہ تھا

رسوائی اندازِ استغنای حسن = رسوائی عاشق باستغنای معشوق حنا اور غازہ کے سبب کہ اون دونون کو بوسہ دے نہین سکتے بلحاظ بگڑنی رنگ کے۔

نالۂ دل نے دئے اوراقِ لختِ دل بباد ۔ ۶۱ ۔ یادگارِ نالہ اک دیوانِ بے شیرازہ تھا

دوست غمخواری مین میری سعی فرماوینگے کیا ۔ ۶۲ ۔ زخم کے بھرنے تلک ناخن نہ بڑھ جاوینگے کیا

غمخواری = التیامِ زخم کے لئے ناخن کٹوانے مین جو سعی کی ہے یہی غمخواری ہے

بے نیازی حد سے گذری بندہ پرور کب تلک ۔ ۶۳ ۔ ہم کہین گے حالِ دل اور آپ فرماوینگے کیا

بے نیازی = استغنای معشوق -

حضرتِ ناصح گر آوین دیدہ و دل فرشِ راہ ۔ ۶۴ ۔ کوئی مجھکو یہہ تو سمجھا دو کہ سمجھاوینگے کیا

دیدہ و دل اپنا -

فرشِ راہ اُنکے -

سمجھاوین گے کیا مجھے -

آج وان تیغ و کفن باندھے ہوئے جاتا ہون مین ۔ ۶۵ ۔ عذر میرے قتل کرنے مین وہ اب لاوینگے کیا

عذر میرے قتل کرنے مین وہ اب لاوینگے کیا = کیونکہ سامانِ شہادت موجود ہے -

گر کیا ناصح نے ہم کو قید اچھا یون سہی ۔ ۶۶ ۔ یہ جنونِ عشق کے انداز چھٹ جاوینگے کیا

انداز = قصد - ارادے -

خانہ زادِ زلف ہیں زنجیر سے بھاگیں گے کیوں	۶۷	ہیں گرفتارِ وفا زنداں سے گھبراوینگے کیا

گرفتارِ وفا = زندانیٔ وفا -

ہے اب اس معمورہ میں قحطِ غمِ الفت اسدؔ	۶۸	ہمنے یہ مانا کہ دلی میں رہیں کھاوینگے کیا

معمورہ = دلی -

قحطِ غمِ الفت = غمِ عشقبازی کی قحط سالی -

یہ نہتی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا	۶۹	اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا

یہی انتظار ہوتا = الانتظار اشد الموت -

ترے وعدہ پر جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا	۷۰	کہ خوشی سے مرنہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

جان جھوٹ = وعدہ مذکور کو -

کہ = کیونکہ

اگر اعتبار ہوتا = اس وعدہ کا -

تری نازکی سے جانا کہ بندھا تھا عہد بودا	۷۱	کبھی تو نہ توڑ سکتا اگر استوار ہوتا

بودا = سست -

اگر استوار ہوتا = عہد مذکور -

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح	۷۲	کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا

کاش چارہ جو ہمارے ہوتے عاشقی میں اور وصالِ یار میں ہماری غمخواری

کرتے تدبیر سے۔

غم اگرچہ جان گسل ہے یہ کہاں بچیں کہ دل ہے	۳	غم عشق اگر نہوتا غم روزگار ہوتا

غم = غم عشق۔

دل ہے = کوئی نہ کوئی غم اسکو ہوا ہی کرتا ہے۔

کہوں کس سے میں کہ کیا ہے شب غم بری بلا ہے	۴	مجھے کیا برا تھا مرنا اگر ایک بار ہوتا

مجھے کیا برا تھا مرنا اگر ایکبار ہوتا = غم فراق کی شب میں بلکہ مر مر کے اس رات میں جینا ہے۔

شب غم = شب غم فراق۔

ہوئے مرکے ہم جو رسوا ہوئے کیوں نہ غرق دریا	۵	نہ کبھی جنازہ اٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا

ہوئے مرکے ہم جو رسوا = عشق میں :

اوسے کون دیکھ سکتا کہ یگانہ ہے وہ یکتا	۶	جو دوئی کی بو بھی ہوتی تو کہیں دو چار ہوتا

دو آنکھیں چار ہونا = کنایہ ہے ملاقات سے۔

ہوس کو ہے نشاط کار کیا کیا	۷	نہو مرنا تو جینے کا مزا کیا

مرنا = فدا ہونا۔

نہو مرنا تو جینے کا مزا کیا = فدا ہونا یار پر یا یہ کہ مرجائیں تو ہوس کی بازیوں سے رہائی ہو۔ اسوقت زندگی کا ثمرہ پایا۔

تجاہل پیشگی سے مدعا کیا	۸	کہاں تک اے سراپا ناز کیا کیا

کیا کیا = انجان نے بار بار پوچھنا -

شکایت ہاے رنگین کا گلا کیا	۷۹	نوازش ہاے بیجا دیکھتا ہون

نوازش ہای بیجا = بہ نسبت غیرون کے تمھاری بیجا نوازشین -
شکایت ہاے رنگین کا گلا کیا = اپنی گفتگوے گلہ رنگین کا گلہ کیجیے -

تغافل ہای تمکین آزما کیا	۸۰	نگاہِ بے محابا چاہتا ہون

بے محابا = بے تامل و لحاظ
تغافل = انجان ہو جانا - آنکھین چرانی -
تمکین آزما = صبر کو آزمانیوالے عاشق کے -

ہوس کو پاس ناموس وفا کیا	۸۱	فروغ شعلۂ خس اک نفس ہے

فروغ شعلۂ خس اک نفس ہے = تمثیل ہوس کی ہے -
ہوس کو پاس ناموس وفا کیا = یہہ پاس عشق کو ہوتا ہے یعنے عاشق وفادار ہوتے ہین نہ بوالہوس -

تغافلہاے ساقی کا گلا کیا	۸۲	نفس موج محیط بیخودی ہے

محیط = محیطِ شراب -
تغافلہای ساقی کا گلا کیا = تغافلہاے ساقی سے جو بیخودی ہمین ہوی وہ بمنزلۂ نشۂ شراب ہے پس ساقی کے شراب نہ دینے کا کیا گلہ -
دوسری توجیہ ساقی کی چشم مستانہ نے ہمین مست کردیا ہے اس حالت کو دیکھ

وہ ہمین مُنہ نہ دے تو کیا گلہ۔

دماغ عطر پیراہن نہین ہے	۸۳	غمِ آوارگیہاے صبا کیا

اپنے یوسف کے پیرہن کی بو بسبب آوارگی صبا اگر ہم تک نہ پہونچی تو اچھا ہوا کہ دماغ اس عطر کے سونگھنے کا ہمین نتھا۔

دل ہر قطرہ ہے سازِ انا البحر	۸۴	ہم اُسکے ہین ہمارا پوچھنا کیا

دلِ ہر قطرہ ہے سازِ انا البحر = ہرایک قطرہ کے دل سے انا البحر کا نغمہ نکل رہا ہے۔

ہمارا پوچھنا کیا کہ ہم کون ہین۔

محابا کیا ہے مَین ضامن اِدھر دیکھ	۸۵	شہیدانِ نگہ کا خون بہا کیا

مین ضامن کہ خونبہا کا طلبگار تیرے شہیدانِ نگہ سے کوئی نہوگا۔

سُن اے غارتگرِ جنسِ وفا سُن	۸۶	شکستِ قیمتِ دل کی صدا کیا

جنسِ وفا کنایہ ہے دل سے۔

یہہ بات سُن لے کہ قیمتِ دل کی شکست آواز نہین رکھتی پس اسکو نہ توڑ اور جنس وفا کی غارتگری نکر۔ یا یہہ کہ شکستِ مذکور کی صدا پکارے کیا کہتی ہے۔؟ یہہ کہتی ہے کہ اے غارتگر جنسِ وفا ہماری آواز سن اور ہماری ضعیف نالی پر رحم کر۔

کیا کس نے جگرداری کا دعوےٰ	۸۷	شکیبِ خاطرِ عاشق بھلا کیا

کس عاشق نے دلاوری کا دعوےٰ صبر کرنے مین کیا ہے۔

ع زعشق تا بصبوری ہزار فرسنگ است۔

یہہ قاتل وعدۂ صبر آزما کیون	۸۸	یہ کافر فتنۂ طاقت ربا کیا

قاتل = منادیٰ یا ایسا قاتل۔ مصرعِ ثانی بھی بدستور۔

درخورِ قہر و غضب جب کوئی ہما نہوا	۸۹	پھر غلط کیا ہے کہ ہما کوئی پیدا نہوا

پھر غلط کیا ہے = یعنے یہہ دعویٰ صحیح ہے۔

سب کو مقبول ہے دعویٰ تری یکتائی کا	۹۰	روبرو کوئی بتِ آئینہ سیما نہوا

روبرو = مقابل تیرا۔

کم نہین نازشِ ہمنامیٔ چشمِ خوبان	۹۱	ترا بیمار برا کیا ہے گر اچھا نہوا

ہمنامیٔ چشمِ خوبان = یعنے چشمِ بیمار کا ہمنام ہونا۔

سینہ کا داغ ہے وہ نالہ کہ لب تک نگیا	۹۲	خاک کا رزق ہے وہ قطرہ کہ دریا نہوا

سینہ کا داغ ہے = باعثِ آزارِ سینہ ہے۔

دریا نہوا = دریا سے جا نملا۔ یعنی اپنی اصل سے جدا ہوا سو خاک مین مل گیا۔

نام کا میرے ہے جو دکھہ کہ کسی کو نملا	۹۳	کام مین میرے ہے جو فتنہ کہ برپا نہوا

نام کا میرے ہے = خبر مقدم۔

دکھہ = رنج

کام مین میرے = فکر کار مین میرے۔

ہر بنِ مو سے دمِ ذکر نہ ٹپکے خونناب	۹۴	حمزہ کا قصہ ہوا عشق کا چرچا نہوا

دمِ ذکر = وقتِ ذکر جس تذکرہ عشق کے خونِ خالص ہر بُنِ مُو سے نہ ٹپکے وہ امیر حمزہ کا داستان ہے نہ عشق کی کہانی ۔

قطرہ مین دجلہ دکھائی نہ دے اور جزو مین کُل	۹۵	کھیل لڑکون کا ہوا دیدۂ بینا نہوا

دیدۂ بینا نہوا = جو قطرہ مین دریا کو اور جزو مین کُل کو نہ دیکھے وہ دیدہ بازیچۂ طفلان ہے

ہے نذرِ کرم تحفہ ہے شرمِ نارسائی کا	۹۶	بخون غلطیدۂ صد رنگ دعویٰ پارسائی کا

کرم = بخششِ الٰہی ۔

تحفہ ہے شرمِ نارسائی کا = خجلتِ ناتمامی کا ہدیہ ہے ۔

وہ کون ۔ ؟ ۔ یعنی صد رنگ سے خون مین لوٹا ہوا پارسائی کا دعویٰ ۔

نہو حسنِ تماشا دوست رسوا بیوفائی کا	۹۷	بہ مُہرِ صد نظر ثابت ہے دعویٰ پارسائی کا

رسوا بیوفائی کا = بدنام عہدِ دوستی پورا نکرنے کا یا عہد پارسائی کو ۔

صد نظر = صد دیدۂ نظارگی ۔

دعویٰ پارسائی کا = دعویٰ حسنِ تماشا دوست کی پاکدامنی کا کہ محضرِ مذکور سے دعویٰ مزبور ثابت ہے ۔

زکاتِ حسن دے اے جلوۂ بینش کہ مہر آسا	۹۸	چراغِ خانۂ درویش ہو کاسہ گدائی کا

کاسہ گدائی کا = یعنی دیدہ دریوزہ گرِ دیدار

نمارا جا کر بجرم غافل تیری گردن پر	۹۹	رہا مانندِ خونِ بیگنہ حق آشنائی کا

نمارا = قتل نکیا ۔

جانکر نہ جرم = مجھکو بیگنہ جانکے -

غافل = اے غافل

حق آشنائی کا = حق عاشقی جو مقتضیٔ قتل تھا خونِ بیگنہ کی مانند تیری گردن پر رہگیا

تمنائی زبان محوِ سپاسِ بےزبانی ہی	۱۰۰	مٹا جس سے تقاضا شکوۂ بیدست وپائی کا

تمنائیِ زبان = تقاضائیِ مذکورِ مابعد -

بیدست وپائی = ہماری بیدست وپائی مقتضی تمہاری تشریف آوری کی تھی بارے - ہماری بےزبانی نے یہہ تقاضا بھی کرنے ندیا اور بےزبانی کی سپاسگذار ہماری تمنائی زبان ہے -

دہانِ ہر بتِ پیغارہ جو زنجیر رسوائی	۱۰۱	عدم تک بیوفا چرچا ہی تیری بیوفائی کا

حلقۂ دہانِ ہر ایک بتِ طعنہ جو کا باہم ملکے زنجیر رسوائی ہو گیا اس مصرع کے موافق ع حلقہ بر حلقہ چو افزود ہمان زنجیرست -

لفظِ عدم مراعاتِ دہن ہے -

وہی اک بات ہی جو یان نفس وان نکہت گل ہی	۱۰۲	چمن کا جلوہ باعث ہی مری رنگین نوائی کا
ندہو نامہ کو اتنا طول غالب مختصر لکھدی	۱۰۳	کہ حسرت سنج ہون عرضِ ستمہای جدائی کا

ہون = متکلم -

حسرت سنج ہون عرضِ ستمہای جدائی کا = یعنے جسقدر تون کا بیان ہو نہیں سکتا

دل کو ہم صرفِ وفا سمجھے تھے کیا معلوم تھا	۱۰۴	یعنے یہ پہلے ہی نذرِ امتحان ہو جائیگا

صرفِ وفا سمجھے تھے = وفا مین پایداری کریگا سمجھے تھے۔
پہلے ہی نذرِ امتحان ہو جائیگا = امتحانِ وفا کے ابتدا ہی مین اس کا کام تمام ہو جائیگا

گر نگاہِ گرم فرماتی رہے تعلیم ضبط	۱۰۵	شعلہ خس مین جیسے خون رگ مین نہان ہو جائیگا

نگاہِ گرم = نظرِ مہر۔

ہے خبر گرم اُن کے آنے کی	۱۰۶	آج ہی گھر مین بوریا نہوا

بوریا نہوا = بوریا نہوا بچھلانے۔

کیا وہ نمرود کی خدائی تھی	۱۰۷	بندگی مین مرا بھلا نہوا

صنم کی بندگی مین اپنی بھلائی جو نہوئی گویا صنم کی صاحبی نمرود کی خدائی تھی جس سے پرستارون کا بھلا نہوا۔

جان دی دی ہوئی اُسی کی تھی	۱۰۸	حق تو یون ہے کہ حق ادا نہوا

حق ادا نہوا = حق ادا نہوا جان کے دینے مین۔

رہزنی ہے کہ دل ستانی ہے	۱۰۹	لیکے دل دلستان روانہ ہوا

کہ = کافِ تردید بمعنیٔ یا۔

کچھ تو پڑھیے کہ لوگ کہتے ہین	۱۱۰	آج غالب غزل سرا نہوا

کچھ تو پڑھیے = کچھ تو پڑھیے حدیثِ نفس۔

گلہ ہے شوق کو دل مین بھی تنگیٔ جا کا	۱۱۱	گہر مین محو ہوا اضطراب دریا کا
ہنوز محرمیٔ حُسن کو ترستا ہون	۱۱۲	کرے ہے ہر بُنِ مو کام چشم بینا کا

کرے ہے = باآنکہ کرے ہے ۔

فلک کو دیکھکے کرتا ہون اُسکو یاد اسد	۱۱۳	جفا مین اُسکی ہے انداز کارفرما کا

کارفرما فلک ٹھہرا اور کارکُن محبوب یا بالعکس۔ توجیہ ثانی مین مبالغہ زیادہ ہے

قطرۂ مے بسکہ حیرت سے نفس پرور ہوا	۱۱۴	خطِ جامِ مے سراسر رشتۂ گوہر ہوا

حیرت سے = حیرت سے لبِ محبوب کی ۔

اہلِ بینش نے بحیرت کدۂ شوخیِ ناز	۱۱۵	جوہرِ آئینہ کو طوطیِ بسمل باندھا

ناز کی شوخی سے حیرت مُبدّل باضطراب ہوگئی۔ تو جوہرِ آئینہ طوطیِ مذبوح کے مانند تڑپھ رہے ہین ۔

یاس و امید نے یک عربدہ میدان مانگا	۱۱۶	عجزِ ہمت نے طلسمِ دلِ سائل باندھا

چونکہ دل سائل طلسمِ یاس و امید ہے اور سوال کی بنا پست ہمتی پر ہے اسلیئے سائل کے دل کو جنگ گاہِ امید و یاس کہا ہے ۔

نہ بندھے تشنگیٔ ذوق کے مضمون غالب	۱۱۷	گرچہ دل کھول کے دریا کو بھی ساحل باندھا

نہ بندھی = باندھی نگئے ۔

یعنے تشنگیٔ شوق یہان تک ہے کہ جس کے مقابل دریا بمثابہ ساحل ہے ۔

بے مئے کسے ہے طاقتِ آشوبِ آگہی	۱۱۸	کھینچا ہے عجزِ حوصلہ نے خطِ ایاغ کا
بے خونِ دل ہے چشم مین موجِ نگہ غبار	۱۱۹	یہہ میکدہ خراب ہے مے کے سراغ کا
باغِ شگفتہ تیرا بساطِ نشاطِ دل	۱۲۰	ابرِ بہار خمکدہ کس کے دماغ کا

تیرا باغِ شگفتہ یعنے گلزارِ حسن ہمارا بساطِ نشاطِ دل ہے۔ ابر بہار کی میکشی سے ہمارا دماغ تر و تازہ نہیں ہوتا۔

وہ مرے چینِ جبین سے غمِ پنہان سمجھا	۱۲۱	رازِ مکتوب بہ بے ربطیٔ عنوان سمجھا

بے ربطیٔ عنوان = عنوانِ نامہ مربوط یعنے چین جو ضد ہے جبینِ کشادہ کا۔

یک الف بیش نہین صیقل آئینہ ہنوز	۱۲۲	چاک کرتا ہون مین جب سے کہ گریبان سمجھا

صیقل سے جو خط آئینہ پر پڑتا ہے وہ ہو بہو الف کے مانند ہوتا ہے تو خطِ مذکور ابھی الف ہی کی مشق کر رہا ہے۔ ہنوز روز اول ہے۔

مگر چاکِ گریبان اپنا کہ وہ بھی بصورتِ الف تھا سیکڑوں شکلین اسکی بدل گئین تو معلوم ہوا کہ مشقِ گریبان دری مین آئینہ مبتدی ہے اور حضرت غالب کا گریبان منتہی۔

بدگمانی نے نچاہا اُسے سرگرمِ خرام	۱۲۳	رخ پہ ہر قطرہ عرق دیدۂ حیران سمجھا

کیونکہ گرمیٔ مشی عرق آور ہے اور قطرۂ عرق شبیہ دیدۂ حیرانِ عاشق ہے۔

عجز سے اپنے یہ جانا کہ وہ بدخو ہوگا	۱۲۴	نبضِ خس سے تپشِ شعلۂ سوزان سمجھا

بدخو = افروختہ و سرکش۔

سفرِ عشق مین کی ضعف نے راحت طلبی	۱۲۵	ہر قدم سایہ کو مین اپنے شبستان سمجھا

لف و نشر مرتب۔

تھا گریزان مژۂ یار سے دل تا دمِ مرگ	۱۲۶	دفعِ پیکانِ قضا اس قدر آسان سمجھا

مگر کہاں تک بھاگ سکیے آخر اسی کا کشتہ ہو گیا کیونکہ وہ مژگانِ قضا کا پیکان تھا جس کا دفع کرنا آسان نہیں ہے۔

قضا و قدر مراعات النظیر ہے۔

اگر (دفع) کی جگہہ (زخم) بمعنیٰ جراحت ہوتا تو مناسب تھا۔

غلطی کی کہ جو کافر کو مسلمان سمجھا	۱۲۷	دل دیا جان کے کیوں اسکو وفادار اسد

جان کے = ایہام تناسب۔

دل جگر تشنۂ فریاد آیا	۱۲۸	پھر مجھے دیدۂ تر یاد آیا

دل = مبتدا۔

تشنہ جگر خبر ہے دل کی۔

یعنے دیدۂ تر کی یاد سے دل تشنہ جگر فریاد کا ہوا یعنے رونا پلانا جو لازمہ عاشقی کا ہے پھر تازہ ہوا۔

پھر ترا وقتِ سفر یاد آیا	۱۲۹	دم لیا تھا نہ قیامت نے ہنوز

پھر ترا وقتِ سفر یاد آیا = جسکے یاد آنے سے ہنگامۂ قیامت تازہ ہوا۔

پھر وہ نیرنگِ نظر یاد آیا	۱۳۰	سادگی ہائے تمنا یعنے

یادِ نیرنگ بازیٔ نظرِ محبوب بتقاضای سادگیٔ عشق ہے کیونکہ جس نیرنگ سے ایکبار آفتیں اٹھا چکے ہیں دوبارہ اُسکا خیال کرنا محض نادانی ہوگی۔

نالہ کرتا تھا جگر یاد آیا	۱۳۱	عذرِ واماندگی اے حسرتِ دل

اے حسرتِ دل مین نالہ کرتی رہگیا اور عذر رہجانے کا یاد آنا جگر کا ہے کہ اب جگر مین آہ باقی نرہی۔

زندگی یون بھی گذر ہی جاتی	۱۳۲	کیون ترا راہگذر یاد آیا

تیرا رہگذار جس پر میری زندگی کوئی دن بسر ہوئی تھی کیون یاد آگیا جسکے یاد آنے سے اب زندگی کا گذرنا مجھ پر سخت دشوار ہو گیا ہے والا زندگی کسی حال گزر ہی جاتی۔

کیا ہی رضوان سے لڑائی ہوگی	۱۳۳	گھر ترا خلد مین گر یاد آیا

لڑائی ہوگی تکرار پر اس بات کی کہ تیرا گھر بہتر ہے نہ خلد۔

آہ وہ جرأت فریاد کہان	۱۳۴	دل سے تنگ آکے جگر یاد آیا

دل سے تنگ آنیکی یہہ وجہ کہ پہلے کی مانند دل مین جرأتِ فریاد نرہی لیکن جگر کہ جس سے شجاعت کا تعلق ہے یاد آگیا پر کیا فایدہ کہ اب وہ جرات اُسمین بھی باقی نرہی۔

کوئی ویرانی سی ویرانی ہے	۱۳۵	دشت کو دیکھکے گھر یاد آیا

دو پہلو مین دشت دلکشائی مین گھر جیسا ہے یا اپنا گھر ویرانی مین دشت جیسا ہے۔

مین نے مجنون پہ لڑکپن مین اسد	۱۳۶	سنگ اُٹھایا تھا کہ سر یاد آیا

یعنے اپنے سر کی چوٹ یاد آئی اسلئے طفلی مین مجنون کے سر پر سنگ اندازی نکی گویا لڑکپن سے قایل نے آپکو شوریدہ سر فرض کیا ہے جسکے سبب سنگِ

طفلان کا مزہ چکھ چکا ہے ۔

ہوئی تاخیر تو کچھ باعث تاخیر بھی تھا	۱۳۷	آپ آتے تھے مگر کوئی عنان گیر بھی تھا

کوئی = غیر یا رقیب ۔

عنان گیر = مانع ومزاحم ۔

تم سے بیجا ہے مجھے اپنی تباہی کا گلا	۱۳۸	اسمین کچھ شائبۂ خوبی تقدیر بھی تھا

شائبۂ خوبی تقدیر = آمیزش ومیل بدی مقدر کا ۔

تو مجھے بھول گیا ہو تو پتا بتلادون	۱۳۹	کبھی فتراک مین تیرے کوئی نخچیر بھی تھا

کبھی فتراک مین تیرے کوئی نخچیر بھی تھا = کیا تسمۂ شکار بند مین تیرے کوئی شکار بھی تھا ؟ یہہ مراد اپنی گرفتاری سے ہے زمانۂ سابق مین ۔

قید مین ہے ترے وحشی کو وہی زلف کی یاد	۱۴۰	ہان کچھ اک رنج گرانباری زنجیر بھی تھا

ہان کچھ اک رنج گرانباری زنجیر بھی تھا = گرفتاری یاد زلف کے علاوہ گرانی زنجیر کا کسیقدر رنج بھی تھا مگر آن کجا واین کجا ۔

بجلی اک کوند گئی آنکھون کی آگے تو کیا	۱۴۱	بات کرتے کہ مین لب تشنۂ تقریر بھی تھا

بجلی = یہہ کنایہ چمک سے دانتون کی ہے بات کرنے مین ۔

بجلی کو باران لازم ہے ۔ باران تراوش تقریر کو قرار دیا ہے جو چارۂ لب تشنگی ہے ۔

یوسف اسکو کہون اور کچھ نکہے خیر ہوئی	۱۴۲	گر بگڑ بیٹھے تو مین لائق تعذیر بھی تھا

کچھ نکہو = مجھے بُرا نکہا اُس نے ۔
لائق تعذیر بھی تھا = بُرا کہنے کے علاوہ سزا کے لائق بھی مین تھا ۔

نالہ کرتا تھا وے طالب تاثیر بھی تھا	۱۴۳	دیکھکر غیر کو ہو کیون نہ کلیجا ٹھنڈا

نالہ کرتا تھا غیر کے تقرب سے مگر میرے نالہ کی تاثیر نے اُسکو یار کی نزدیکی سے دُور کردیا ۔

ہم ہی آشفتہ سرون مین وہ جوانمیر بھی تھا	۱۴۴	پیشہ مین عیب نہین رکھئے نہ فرہاد کو نام

ہم آشفتہ سرانِ محبت مین فرہاد بیشہ در ہیز زمرہ بھی تھا یا جوان مرگیا تھا ۔ کسیکو نام رکھنا = محاورہ ہے اردو کا اسکے دو پہلو مین ۔

آخر اُس شوخ کی ترکش مین کوئی تیر بھی تھا	۱۴۵	ہم تھے مرنیکو کھڑے پاس نہ آیا نہ سہی

پاس = ایہام بمعنی پاسداری یا نزدیکی یعنی پاس نہ آنا سہی نہوا کیونکہ اُس شوخ کی ترکش مین کوئی تیر نہین تھا جو پاس آیا ہوتا ۔

آدمی کوئی ہمارا دمِ تحریر بھی تھا	۱۴۶	پکڑے جاتے ہین فرشتونکے لکھے پر ناحق

فرشتون = کراماً کاتبین ۔

زیارت کدہ ہون دل آزردگان کا	۱۴۷	لبِ خشک درتشنگی مردگان کا

تشنگی مین موے ہوے جو لوگ ہین گویا مین اُنکا لبِ خشک ہون ۔
چونکہ مُردے کی زیارت کیا کرتے ہین مین زیارت گاہ ہون اپنے غمگسارانِ آزردہ دل کا ۔

ہمہ نا امیدی ہمہ بدگمانی | ۱۴۸ | مین دل ہون فریبِ وفا خوردگان کا

مین بالکل نا امید اور بالکل بدگمان ہون یہہ صفتین دلِ فریب خوردگانِ وفائے بیوفایان کی ہین گویا مین وہی دل ہون۔

تو دوست کسی کا بھی ستمگر نہوا تھا | ۱۴۹ | اورون پہ ہے وہ ظلم کہ مجھہ پر نہوا تھا

حالانکہ وہ ظلم جو اورون پر ہوا تھا مجھہ پر ہونا تھا۔ تو نے بحیلۂ دوستی وہ ظلم جو عین مطلوب میرا تھا مجھہ پر نکیا یہہ محض دشمنی ٹھہری تو حقیقۃً تو میرا بھی دوست نتھا اگر میرا دوست ہوتا تو وہ ستم جو اورون پر کر رہا ہے پہلے مجھپر کرتا۔ خلاصہ محبوب کا ظلم زیادہ سے زیادہ بھی ہو مرغوبِ عاشقِ صادق ہے۔

چھوڑا مہِ نخشب کیطرح دستِ قضا نے | ۱۵۰ | خورشید ہنوز اُسکے برابر نہوا تھا

چھوڑا = چھوڑا چاہِ مغرب مین۔

توفیق باندازۂ ہمت ہے ازل سے | ۱۵۱ | آنکھون مین ہے وہ قطرہ کہ گوہر نہوا تھا

یعنے آنسو اگر گوہر ہوتا تو صدف مین ہوتا نہ آنکھہ مین پس آنسو علوِ ہمت سے گوہر نہوا تو چشمِ مردم یا چشمِ عاشق مین اُسکی جائے ہوئی۔

جب تک کہ ندیکھا تھا قدِ یار کا عالم | ۱۵۲ | مین معتقدِ فتنۂ محشر نہوا تھا

جب قامتِ یار کا تماشا دیکھا تو ہنگامۂ محشر کا معتقد ہوا اور ایمان لایا کہ فتنۂ محشر برحق ہے۔ یہہ ندیکھے تک دہریون کے مانند منکرِ قیامت تھا۔

مین سادہ دل آزردگیٔ یار سے خوش ہون | ۱۵۳ | یعنے سبقِ شوق مکرر نہوا تھا

حالانکہ آزردگی یار کی جو تکرارِ شوق سے پہلے ہوئی محلِ خوشی نتھی کیونکہ یہہ انداز نازِ حسن کے ہین - تکرارِ مذکور کے بعد وہ آزردگی نرہتی معاملہ دیگر گون ہو جاتا پس میری خرسندی سادگی سے تھی -

دریاے معاصی تنک آبی سے ہوا خشک	۱۵۴	میرا سرِ دامن بھی ابھی تر نہوا تھا

میرے دامن کا کنارہ دریاے معاصی کا پانی بیکر ہنوز تر بھی نہوا تھا کہ دریاے مذکور خشک ہو گیا -

شب کہ وہ مجلس فروزِ خلوتِ ناموس تھا	۱۵۵	رشتہ ہر شمع خارِ کسوتِ فانوس تھا

ناموس = شرم وحیا -

مجلس افروزی شمع بسبب بے پردگی اور رسوائی کے مایہ آزارِ فانوس تھی -

مشہدِ عاشق سے کوسون تک جو اُگتی ہے حنا	۱۵۶	کسقدر یا رب ہلاکِ حسرتِ پابوس تھا

کسقدر عاشق کشتۂ حسرتِ پابوسی معشوق کا تھا کہ جس کے مشہد یعنی قبر سے کوسون تک مہندی کے جھاڑ اوگے ہوے ہین تا بذریعہ حنا ہی مشہد کے پابوسی بعدِ مُردن حاصل ہو -

حاصلِ الفت نہ دیکھا جز شکستِ آرزو	۱۵۷	دل بدل پیوستہ گویا یک لبِ افسوس تھا

جیسے دو لب باہم ملے ہوے افسوس کرنے مین جدا ہوتے ہین دل ہاے پیوستہ کا بھی یہی حال ہے کہ اُن کے ملاپ مین پھوٹ پڑجاتی ہے -

کیا کہون بیماریِ غم کی فراغت کا بیان	۱۵۸	جو کہ کھایا خونِ دل بے منتِ کیموس تھا

غم = غم عشق -

آئینہ دیکھہ اپنا سامنہ لیکے رہگئے ۔ ۱۵۹ ۔ صاحب کو دل نہ دینے پہ کتنا غرور تھا

دل نہ دینے پر پشیمان ہوگئے اور اپنے پر آپ فریفتہ و حیران ہوگئے -

قاصد کو اپنے ہاتھہ سے گردن نہ مارئے ۔ ۱۶۰ ۔ اُس کی خطا نہیں ہے یہہ میرا قصور تھا

پس اپنے ہاتھہ سے میری گردن مارئے -

عرضِ نیازِ عشق کے قابل نہیں رہا ۔ ۱۶۱ ۔ جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا

مین اظہارِ نیازمندیِ عاشقی کے لائق نرہا کیونکہ وہ دل جسپر مجھے ناز تھا کہ عہدہ برآ نازِ معشوق کا ہوگا اب وہ دل نرہا -

جاتا ہون داغِ حسرتِ ہستی لئے ہوے ۔ ۱۶۲ ۔ ہون شمعِ کشتہ درخورِ محفل نہیں رہا

روشن ہے کہ شمعِ مُردہ کو محفل سے نکالدیتے ہین -

مرنے کی اے دل اور ہی تدبیر کر کہ مین ۔ ۱۶۳ ۔ شایانِ دست و بازوی قاتل نہیں رہا

شایانِ دست و بازوی قاتل نہیں رہا بسبب حقیری اور ناچیزی کے -

بر روے شش جہت درِ آئینہ باز ہے ۔ ۱۶۴ ۔ یان امتیازِ ناقص و کامل نہیں رہا

شش جہت کے مُنہ پر دروازہ آئینہ کا کھلا ہے یعنے آئینہ کے گھر جسکا جی چاہے چلا آئے - یہان خوب و زشت دونون برابر ہین - آئینہ کنایہ ہے دلِ سادہ دلان یا صاف ضمیران یا روشندلان سے -

واکر دئے ہین شوق نے بندِ نقابِ حسن ۔ ۱۶۵ ۔ غیر از نگاہ اب کوئی حائل نہیں رہا

حسن = حسنِ حقیقی یا مجازی ۔
نگاہ = نگاہِ قاصر نظارگیان کہ دیکھنے پر قادر نہین ہے ۔

گو مین رہا رہینِ ستم ہاے روزگار	۱۶۶	لیکن ترے خیال سے غافل نہین رہا

یعنے مکروہاتِ زمانہ کی قید مین بھی تجھکو نہ بھولا ۔

دل سے ہواے کشتِ وفا مٹگئی کہ وان	۱۶۷	حاصل سواے حسرتِ حاصل نہین رہا

ہوا = آرزو ۔

بیدادِ عشق سے نہین ڈرتا مگر اسد	۱۶۸	جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہین رہا

ناز تھا = ناز تھا بیدادِ عشق سہنیکا ۔
اس مقطع مین مطلع کے مصرعِ آخر کی تضمین ہے ۔

ذرہ ذرہ ساغرِ میخانۂ نیرنگ ہے	۱۶۹	گردشِ مجنون بہ چشمک ہاے لیلا آشنا
شوق ہے سامان طرازِ نازشِ اربابِ عجز	۱۷۰	ذرہ صحرا دستگاہ و قطرہ دریا آشنا

شوق کی سامان پردازی نے ذرہ اور قطرۂ ضعیف کو صحرا اور دریا تک پہونچا دیا جس والا دستگاہی اور آشنائی پر وہ ناز کرتے ہین ۔ دوسری تقریر ۔ اربابِ عجز ذرہ و قطرۂ ناچیز ہین جنکا سامان پردازِ افتخار شوق ہوا اور بوسیلا اسکے ذرہ صاحبِ جاگیرِ صحرا اور قطرہ دریا کا آشنا ہوگیا ۔ لفظِ آشنا ضد بیگانہ و بمعنی شنا کنندہ ایہامی لفظ و مناسب دریا ہے ۔

مین اور اک آفت کا ٹکڑا وہ دلِ وحشی کہ ہے	۱۷۱	عافیت کا دشمن اور آوارگی کا آشنا

اور = عطفِ ملازمہ۔

شکوہ سنجِ رشکِ ہمدیگر نہ رہنا چاہیے | ۱۷۲ | میرا زانو مونس اور آئینہ تیرا آشنا

زانو = آئینۂ زانو۔

عاشق اور معشوق ایک ہی چیز کے آشنا ہوتے تو رشکِ ہمدیگر لازم آتا۔

کوہکن نقاشِ یک تمثالِ شیریں تھا اسد | ۱۷۳ | سنگ سے سر مار کر ہووے نہ پیدا آشنا

یعنے فرہاد نے فقط تصویرِ شیریں کو پیدا کیا نہ شیریں کو۔

ذکر اُس پری وش کا اور پھر بیاں اپنا | ۱۷۴ | بنگیا رقیب آخر تھا جو رازداں اپنا

پھر = علاوہ ۔

مے وہ کیوں بہت پیتے بزمِ غیر میں یارب | ۱۷۵ | آج ہی ہوا منظور اُن کو امتحاں اپنا

آج ہی جو میں بھی شریکِ بزم ہوں۔

منظر اک بلندی پر اور ہم بنا سکتے | ۱۷۶ | عرش سے ادھر ہوتا کاشکے مکاں اپنا

منظر = جھروکہ۔

دے وہ جسقدر ذلت ہم ہنسی میں ٹالینگے | ۱۷۷ | بارے آشنا نکلا انکا پاسباں اپنا

انکا پاسبان جسقدر ہماری تذلیل کرے ہم ہنسی میں ٹالین گے کیونکہ آشنائی کی باتوں سے آزردہ نہیں ہوتے۔ دوسرے مصرع میں تعقیدِ لفظی ہے

سرمۂ مفتِ نظر ہوں مری قیمت یہ ہے | ۱۷۸ | کہ رہے چشمِ خریدار پہ احساں میرا

خریدار کو کوئی چیز مفت ہاتھ آئے تو وہ احسان پذیر ہوگا پس خریدار پر منت کا

ہونا یہی میری قیمت ہے کہ وہ بے اجرت مجھ سے منفعت پائے۔

رخصتِ نالہ مجھے دے کہ مبادا ظالم | ۱۷۹ | تیرے چہرے سے ہو ظاہر غمِ پنہاں میرا

ضبطِ نالہ سے رُک رُک کر میں مر جاؤں اُسوقت میرے غمِ پنہاں کا اثر یعنی یوں مر جانیکا غم تیرے چہرے سے نمایاں ہوگا۔

غافل بوہمِ ناز خود آرا ہے ورنہ یاں | ۱۸۰ | بے شانۂ صبا نہیں طرہ گیاہ کا

محبوبانِ طناز اپنی خود آرائی پر غافلانہ ناز کر رہے ہیں ورنہ دنیا میں کوئی طرۂ گیاہِ ناچیز کا بے شانہ زنیٔ مشاطۂ صبا نہیں ہے جَلَّ قُدرَتہٗ۔

بزمِ قدح سے عیشِ تمنا نہ رکھ کہ رنگ | ۱۸۱ | صیدِ ز دام جستہ ہے اس دامگاہ کا

مجلسِ شراب سے زندگانی خوش کی تمنا نکر۔ کیونکہ رنگ جو شراب پینے سے چہرہ پر آتا اور نشہ اُترتے ہی اُڑ جاتا ہے دامگاہِ بزمِ قدح کا ایک شکار رمیدہ ہے۔

رحمت اگر قبول کرے کیا بعید ہے | ۱۸۲ | شرمندگی سے عُذر نکرنا گناہ کا

گناہ کے عُذر نکرنے کو جسکا منشا شرمندگی ہے اگر رحمت قبول کرے تو بعید نہیں

حریفِ جوششِ دریا نہیں خودداریِ ساحل | ۱۸۳ | جہاں ساقی ہو تو باطل ہے دعویٰ ہوشیاری کا

حریف = مقابل۔

خودداری = ضبطِ خود۔

تجھ سے قسمت میں مری صورتِ قفلِ ابجد | ۱۸۴ | تھا لکھا بات کے بنتے ہی جدا ہو جانا

بات کا بننا مراد ترتیبِ حروفِ ابجد سے ہے قفلِ مذکور پر۔

دل سے مٹنا تری انگشتِ حنائی کا خیال | ۱۸۵ | ہو گیا گوشت سے ناخن کا جدا ہو جانا

گر نہیں نکہتِ گل کو ترے کوچے کی ہوس	۱۸۶	کیون ہے گردِ رہِ جولانِ صبا ہو جانا

اگر بوئے گل کو تیری گلی مین آنے کی آرزو نہیں ہے تو اُسکا گردِ راہِ صبا ہو جانا کس لئے ہے۔ خوشبو کا گردِ راہِ ہوا ہو جانا کنایہ ہے اسکی ہمراہی سے کمال خاکساری کے ساتھ۔

تا کہ تجھ پر کھلے اعجازِ ہوائے صیقل	۱۸۷	دیکھ برسات مین سبز آئینہ کا ہو جانا

آئینہ = آئینۂ فولادی۔

ردیف باے ابجد

پھر ہوا وقت کہ ہو بال کشا موجِ شراب	۱۸۸	دے بطِ مے کو دل و دستِ شنا موجِ شراب

یہہ غزل صفتِ باران مین بعنوانِ بہاریہ ہے۔

پھر ہوا وقت = موسمِ برسات وقتِ میکشی ہے۔

بطِ مے = صراحیِ مے بصورتِ بط۔

پوچھ مت وجہِ سیہ مستیِ اربابِ چمن	۱۸۹	سایۂ تاک مین ہوتی ہے ہوا موجِ شراب

یعنے سایۂ تاک کے اثر سے موجِ ہوا موجِ شراب ہو جاتی ہے۔ یہی سبب ہے سیہ مستیِ گل و شجر کا۔ سیاہ رنگ سبز اشجار و سایہ دونون کی مناسب

جو ہوا غرقۂ مے بختِ رسا رکھتا ہے	۱۹۰	سر سے گذرے پہ بھی ہے بالِ ہما موجِ شراب

سر سے گذرنا بنسبت شراب کے حد سے تجاوز کرنا نشہ کا ہے۔ اور بہ نسبت

ہُما کے دُور ہونا سایۂ ہما کا ہے سر سے ۔ لفظ رسا مناسب مقام ہے ۔

ہے یہہ برسات وہ موسم کہ عجب کیا ہے اگر | ۱۹۱ | موجِ ہستی کو کرے فیضِ ہوا موجِ شراب

موجِ ہستی کو کرے فیضِ ہوا موجِ شراب = یعنی ہستی کو مستی شراب کی بخشے ۔

چار موج اُٹھتی ہے طوفانِ طرب سے ہر سو | ۱۹۲ | موجِ گل موجِ شفق موجِ صبا موجِ شراب

چار موج = گرداب ۔

جسقدر روحِ نباتی ہے جگر تشنۂ ناز | ۱۹۳ | دے ہے تسکیں بدمِ آبِ بقا موجِ شراب

جسقدر قوۃ نامیہ اپنی ترقی حسن پر ناز کرنیکی مشتاق ہے اوسیقدر اُسکو موجِ شراب بدمِ آبِ حیات تسکین بخش ہے ۔ شراب باعثِ آب و تابِ حسن اور لازم موسم باران ہے ۔

موجۂ گل سے چراغان ہے گذرگاہِ خیال | ۱۹۴ | ہے تصور میں زبس جلوہ نما موجِ شراب

جوش و کثرتِ گل چراغان ہے تو متوہّم چراغانِ مذکور کی موجِ شراب گویا بمنزلہ روغن کے ۔

نشہ کے پردہ میں ہے محوِ تماشائے دماغ | ۱۹۵ | بسکہ رکھتی ہے سرِ نشو و نما موجِ شراب

لفظِ پردہ مناسب دماغ و دماغ مناسب ہے سر ۔ نشو و نما کے بطرزِ ایہام التناسب نشہ و نشو اشتقاق ہے ۔

اک عالم پہ ہیں طوفانیِ کیفیتِ فصل | ۱۹۶ | موجۂ سبزۂ نوخیز سے تا موجِ شراب

کیفیت = چگونگی ۔ نشہ ۔

شرحِ ہنگامۂ ہستی ہے زہے موسمِ گل | ۱۹۷ | رہبرِ قطرہ بدریا ہے خوشا موجِ شراب

شرحِ ہنگامۂ ہستی ہے زہے موسمِ گل = یعنے برہانِ حدوثِ عالم موسم بہار ہے ۔

عرفی ؎ ای بطبعِ باغ کون از بہرِ برہانِ حدوث ۔ طرحِ رنگ آمیزی از فصلِ خزان

انداختہ - رہبرِ قطرہ بدریا ہے خوشا موج شراب - قطرہ = وجود آدمی - دریا = خودِ شراب یا ذاتِ پاکِ جناب باری - رہبر = رہبری باین طریق کہ خودی کو باہر کردے اور اپنے کو بھلا دے ہے -

ہوش اڑتے ہیں مرے جلوۂ گل دیکھ اسد | ۱۹۸ | پھر ہوا وقت کہ ہو بال کشا موج شراب

مصرعِ اول مطلع کی تضمین ہے مقطع میں - موج شراب کی بال کشائی کو ہوش کا اڑنا لازم ہے اور مطلق پرواز کی بال کشائی ملزوم -

ردیف تاے قرشت

افسوس کہ دیداں کا کیا رزق فلک نے | ۱۹۹ | جن لوگوں کی تھی در خورِ عقدِ گہر انگشت

دیداں = بکسرِ دالِ مہملہ و یاے معروف جمع دودہ بمعنی کرم -

کافی ہے نشانی تری چھلے کا نہ دینا | ۲۰۰ | خالی مجھے دکھلا کے بوقتِ سفر انگشت

نشانی کا نہ دینا ہی عین نشانی ہے -

رہا گر کوئی تا قیامت سلامت | ۲۰۱ | پھر اک روز مرنا ہے حضرت سلامت

ایک روز = وہی روزِ قیامت -

علی الرغمِ دشمن شہیدِ وفا ہوں | ۲۰۲ | مبارک مبارک سلامت سلامت

دشمن = رقیبِ بیوفا -

نہیں گر سروبرگِ ادراکِ معنی | ۲۰۳ | تماشائے نیرنگِ صورت سلامت

نیرنگ = عجائب -

مند گئیں کھولتے ہی کھولتے آنکھیں غالب ۲۰۴ یار لائے مری بالین پہ اُسے پر کسوقت

یار مفعول - لائے کے فاعل احباب - ضمیر راجع یار کیطرف - کسوقت کا بیان مصرعِ اول مین ہے - مصرعِ ثانی کی ترکیب فارسی ہے نہ اردو -

آمدِ خط سے ہوا ہی سرد جو بازارِ دوست ۲۰۵ دودِ شمعِ کشتہ تھا شاید خطِ رخسارِ دوست

شمع کشتہ کنایہ ہی بجھی ہوی شمعِ حسن سے جسکا دھوان خط ہی اور خط سے گرمیٔ ہنگامۂ حسن سرد ہو جاتی ہے

ای دلِ ناعاقبت اندیش ضبطِ شوق کر ۲۰۶ کون لا سکتا ہی تابِ جلوۂ دیدارِ دوست

شوق = شوقِ دیدار -

خانۂ ویران سازیٔ حیرت تماشا کیجیے ۲۰۷ صورتِ نقشِ قدم ہون رفتۂ رفتارِ دوست

جیسے خانۂ ویرانی و پامالی نقشِ قدم کی بسبب اُسکی حیرت سے بی حس و حرکت ہونیکے ہے اُسیطرح مجھ محوِ رفتارِ دوست کا حال عالمِ بیخودی مین ہے یعنے اُسکی رفتار سے خانۂ نقشِ قدم کی مانند میرا خانۂ تن بھی پامالِ ویرانی ہو رہا ہے -

چشمِ ما روشن کہ اوس بیدرد کا دل شاد ہی ۲۰۸ دیدۂ پر خون ہمارا ساغرِ سرشارِ دوست

ہمارے چشمِ خون پالا کو دیکھکر (غیر یون کرتا ہے میری پرسش اُسکی ہجر مین) سے (رشکے کرتا ہے بیانِ شوخئ گفتارِ دوست) تک قطعہ بند ہے -

جب کہ مین کرتا ہون اپنا شکوۂ ضعفِ دماغ ۲۰۹ سر کری ہی وہ حدیثِ زلفِ عنبر بارِ دوست

عنبر مضعفِ دماغ ہے -

یہ غزل اپنی مجھے جی سے پسند آتی ہی آپ ۲۱۰ ہی ردیف شعر مین غالب ز بس تکرارِ دوست

زبس تکرارِ دوست = وجہ پسندیدگی۔

ردیف جیم عربی

گلشن مین بندوبست برنگِ دگر ہے آج	۲۱۱	قمری کا طوق حلقۂ بیرون در ہے آج

آج ہمارا محبوبِ خوش قامت سرو تماشا کا باعثِ غیرت سیر چمن کو آتا ہے اس سئے قمری کو ممانعت اور اُسکا طوق گلو حلقۂ بیرون در ہے۔

آتا ہے ایک پارۂ دل ہر فغان کے ساتھ	۲۱۲	تارِ نفس کمندِ شکارِ اثر ہے آج

اسمین قسمت بد کی شکایت اور فغان کے اثر بالعکس کی حکایت ہے یعنے تار نالہ صیدِ مدعا کا کمند ہونے کے عوض پارۂ دل کا کمند ہے۔

لو ہم مریضِ عشق کے بیمار دار ہین	۲۱۳	اچھا اگر نہو تو مسیحا کا کیا علاج

حمایت کی راہ سے پوچھتے ہین۔ سوال مین دو پہلو ہین ایک یہہ کہ مسیحا کا علاج کچھہ اچھا نہین۔ دوسرا مسیحا علیہ السلام کو العیاذ باللہ کیا سزا دینی چاہیے مسیحا کی جگہہ طبیب کا لفظ ہو تو از روے ادب مقتضاے پاس ادب ہے

ردیف جیم پارسی

نفس نہ انجمنِ آرزو سے باہر کھینچ	۲۱۴	اگر شراب نہین انتظارِ ساغر کھینچ

آرزو کو انتظار لازم ہے۔ مصرعِ ثانی مین کھینچنا بدو معنی ہے ایک پینا (ایہام) دوسرا اُٹھانا۔ اگر شراب کھینچنے کو نہو اُسکے انتظار ہی کو کھینچ۔

کمالِ گرمیٔ سعیِ تلاشِ دید نہ پوچھ	۲۱۵	برنگِ خار مرے آئینہ سے جوہر کھینچ

میرے آئینۂ دل کی نہایت گرم رفتاری تلاشِ دید مین نہ پوچھ کہ بیان سے

باہر ہے - جوہر اس آئینہ کے جو کانٹے ہو کے پائے دلمین چبھ رہے ہین اُنکو کھینچ ڈال - ایسا نہو کہ آتشِ گرمیٔ رفتار سے یہہ خار سلگ جائین -

تجھے بہانۂ راحت ہے انتظار اے دل	۲۱۶	کیا ہے کسنے اشارہ کہ نازِ بستر کھینچ

انتظار کو سکون لازم ہے - سکون کو راحت - راحت کو بستر - اور بستر کا ناز اٹھانا مراد ہے بستر کی منت اُٹھانے سے حصولِ راحت مین -

تری طرف ہے بحسرت نظارۂ نرگس	۲۱۷	بکوریٔ دل وچشمِ رقیب ساغر کھینچ

تری = خطاب بہ حبیب بقرینہ رقیب - نرگس = جو ساغر بدست ہے بکوریٔ دل وچشم = کنایہ ہے علی الرغم کسی کے کچھ کام کرنے سے -

بنیم غمزہ ادا کر حقِ ودیعتِ ناز	۲۱۸	نیامِ پردۂ زخمِ جگر سے خنجر کھینچ

ودیعتِ ناز خنجر ہے جو نیام مین پردۂ زخمِ جگرِ عاشق کے پنہان ہے - اسکو کھینچ لے اور حقِ ودیعتِ مذکور کا نیم غمزہ سے ادا کر کیونکہ مطلوبِ عاشق یہی نیم غمزہ ہے - وہ کشتۂ اسی خنجر بیداد کا ہے نہ خنجر فولاد کا -

مرے قدح مین ہے صہبائے آتشِ پنہان	۲۱۹	بروئے سفرہ کبابِ دلِ سمندر کھینچ

آتش پنہان = آتشِ دل -

ردیف دال غیر منقوطہ

حسنِ غمزے کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد	۲۲۰	ہارے آرام سے ہین اہلِ جفا میرے بعد

ہارے = بارے (نسخہ)

منصب شیفتگی کے کوئی قابل نہ رہا | ۲۲۱ | ہوئی معزولیٔ انداز و ادا میرے بعد

کوئی = کوئی عاشق۔

شمع بجھتی ہے تو اُس میں سے دھواں اُٹھتا ہے | ۲۲۲ | شعلۂ عشق سیہ پوش ہوا میرے بعد

خون ہے دل خاک میں احوال بتاں پر یعنے | ۲۲۳ | اُنکے ناخن ہوئے محتاج حنا میرے بعد

خاک = قبر۔ اُن کے ناخن جو خون مذکور سے حنائی ہوتے تھے اور محتاج حنا نتھے میرے بعد محتاج حنا ہوئے۔

در خورِ عرض نہیں جوہر بیداد کو جا | ۲۲۴ | نگہ ناز ہے سرمہ سے خفا میرے بعد

یہاں عرض و جوہر حکمت کی مشہور اصطلاح ایہام تناسب ہے۔ لفظ جوہر مناسب سنگ۔ جوہر بیداد کنایہ سرمہ سے ہے یعنے نگاہ ناز معشوق سرمہ سے میرے بعد خفا ہے۔ کیونکہ جوہر بیداد کے قابل اظہار اب کوئی جائے نہ رہی۔

ہے جنوں اہل جنوں کیلئے آغوشِ وداع | ۲۲۵ | چاک ہوتا ہے گریباں سے جدا میرے بعد

جنوں اہلِ جنوں سے اور چاک گریبان سے میرے بعد الوداع ہوتے ہیں کیونکہ اب دنیا میں کوئی دیوانہ لایقِ صحبت اور کوئی گریبان قابل چاک نہ رہا۔

ردیف رائے مہملہ

و فورِ اشک نے کاشانہ کا کیا یہ رنگ | ۲۲۶ | کہ ہو گئے مرے دیوار و در در و دیوار

دیوار شق ہو کے بصورتِ در ہو گئی اور درِ گل و لا سے بند ہو کر بصورتِ دیوار ہو گیا۔

جو ہے تجھے سرِ سودائے انتظار تو آ | ۲۲۷ | کہ ہیں دکانِ متاعِ نظر در و دیوار

لفظ سودا بمعنی شوق مفرط و خریداری اس معنی سو مناسب کان یعنی تجھے سودای انتظار نظارگیان حسن کا خیال ہی تو آ جا کہ خریدی متاع نظارہ کی ہو جای - نظر در و دیوار پر پڑتی ہی خصوصا کوچہ محبوب مین دروازہ پر رہتی ہی لہذا در و دیوار کو دکان متاع نظر کہا - واللہ اعلم

ہوے فدا در و دیوار پر در و دیوار	۲۲۸	وہ آ رہا مرے ہمسایہ مین تو سایہ سے

سایہ سے = سایہ سے اُسکے یا سایہ کی مانند -

کہ ناچتے ہین پڑے سر بسر در و دیوار	۲۲۹	نہ پوچھہ بیخودیٔ عیش مقدم سیلاب

مقدم = آمد -

حریف راز محبت مگر در و دیوار	۲۳۰	نہ کہہ کسی سے کہ غالب نہین زمانہ مین

اے غالب راز عاشقی کسی سے نہ کہہ کیونکہ زمانہ مین حریف یعنے ہمدم اس راز کا کوئی نہین ہی بجز در و دیوار کے - در و دیوار سے راز کہنا کنایہ اخفای راز سے ہے

جانون کسی کی دل کی مین کیونکر کہی بغیر	۲۳۱	کہتے ہین جب رہی نہ مجھے طاقت سخن

جب رہی نہ مجھے طاقت سخن کمال ضعف یا نزع مین -

مر جاے یا رہے نہ رہین پر کہے بغیر	۲۳۲	جی مین ہی کچھہ نہین ہے ہمارے ورنہ ہم

جی = دل -

چلتا نہین ہی دشنہ و خنجر کہے بغیر	۲۳۳	مقصد ہی ناز و غمزہ و لے گفتگو مین کام

گفتگو = شعر و سخن - دشنہ و خنجر = جو شبیہ بہ ناز و غمزہ مین -

بنتی نہین ہے بادہ و ساغر کہے بغیر	۲۳۴	ہر چند ہو مشاہدۂ حق کی گفتگو

مشاہدہ = یعنے مراقبہ - بادہ = کنایہ شراب معرفت الٰہی جل شانہ سے - ساغر = کنایہ دل عارف سے -

کیون جل گیا نہ تاب رخ یار دیکھکر | ۲۳۵ | جلتا ہون اپنی طاقت دیدار دیکھکر

جلتا ہون = ایہام - سوز و گداز مین ہون یا آتش غم مین جلتا ہون -

کیا آبروے عشق جہان عام ہو جفا | ۲۳۶ | رکتا ہون تم کو بے سبب آزار دیکھکر

عام ہو جفا = خاص عاشق پر نہو بلکہ اہل ہوس پر بھی ہو - بے سبب = کیونکہ سبب آزار عشق ہے نہوتا

آتا ہے میرے قتل کو پر جوش رشک سے | ۲۳۷ | مرتا ہون اسکے ہاتھ مین تلوار دیکھکر

جوش رشک = کہ تلوار کو دست بوسی نصیب ہوی نہ مجھے یا رشک پنا اپنے نفس پر کہ ایسے قاتل کے مقتول ہوے - مرتا ہون = بے تلوار مارے مرتا ہون -

ثابت ہوا ہے گردن مینا پہ خون خلق | ۲۳۸ | لرزے ہے موج مے تری رفتار دیکھکر

کیونکہ تیری رفتار مستانہ کا سبب شراب ہوی اور اس رفتار کے مارے ہوون کا خون گردن مینا پر ثابت ہوا اسلیے موج مے بخوف گرفتاری لرزان اور لرزانی موج مے کی عیان ہے -

بکجاتے ہین ہم آپ متاع سخن کے ساتھ | ۲۳۹ | لیکن عیار طبع خریدار دیکھکر

یعنے ہم خود مملوک و بندہ ہو جاتے ہین اپنے خریدار سخن و طلبگار کلام کے مگر جب خریدار موصوف عیار سخن سنجی رکھتا ہو والا فلا -

زنار باندہ سبحۂ صد دانہ توڑ ڈال | ۲۴۰ | رہرو چلے ہے راہ کو ہموار دیکھکر

رشتۂ زنار مین ہمواری ہے بخلاف سبحہ کہ اسمین نشیب و فراز ہر قدم پر ہے -

ان آبلون سے پاؤن کے گھبرا گیا تھا مین | ۲۴۱ | جی خوش ہوا ہے راہ کو پرخار دیکھکر

جی خوش ہوا ہے راہ کو پرخار دیکھکر = کیونکہ کانٹون سے آبلے پھوٹ جاینگے۔

کیا بدگمان ہے مجھ سے کہ آئینہ مین مرے	۲۴۲	طوطی کا عکس سمجھے ہے زنگار دیکھکر

یعنے بدگمانی میری وابستگی کی کرتا ہے صورتِ غیر کے ساتھ۔ زنگار و طوطی مین بوجہِ سبزی مشابہت۔ اور طوطی و آئینہ مین الفت ہے جیسے بلبل و گل مین۔

گرنی تھی ہم پہ برقِ تجلّی نہ طور پر	۲۴۳	دیتے ہین بادہ ظرفِ قدح خوار دیکھکر

گرنی تھی ہم پہ برقِ تجلّی۔ کیونکہ ہم مصداقِ خرّ موسیٰ صعقاً نہوتے۔

سر پھوڑنا وہ غالبِ شوریدہ حال کا	۲۴۴	یاد آگیا مجھے تری دیوار دیکھکر

سر پھوڑنا = تیری دیوار پر سر پھوڑنا۔

لرزتا ہے مرا دل زحمتِ مہرِ درخشان پر	۲۴۵	مین ہون وہ قطرۂ شبنم کہ ہو خارِ بیابان پر

فکرِ خستگیِ دستِ مہر سے جو میرے لینے مین متصور ہے میرا دل لرزتا ہے کیونکہ شبنم کو نوکِ خار پر سے لینا خلشِ دست رنجگی سے خالی نہوگا۔

نہ چھوڑی حضرتِ یوسف نے یان بھی خانہ آرائی	۲۴۶	سفیدی دیدۂ یعقوب کی پھرتی ہے زندان پر

یعنے یوسف علیہ السلام نے خانۂ زندان کو بھی خانۂ چشمِ یعقوب کی مانند سفید کیا۔ دیدۂ یعقوب علیہ السلام جو ہجرِ یوسفؑ مین روتے روتے سفید ہوگیا تو سفیدی اسکی چونا ہوکے زندانِ یوسف پر پھر گئی۔

فنا تعلیمِ درسِ بیخودی ہون اُس زمانہ سے	۲۴۷	کہ مجنون لام الف لکھتا تھا دیوارِ دبستان پر

تعلیم فنا یافتہ یاد ہندہ درس بیخودی کا اُس زمانہ سے ہون کہ قیس دیوار مکتب پر ابتدائی مشق لام الف کی جو عبارت لا کلمۂ نفی سے ہے کر رہا تھا ۔ لفظ فنا و تعلیم و درس و مکتب مناسب مجنون ۔ کیونکہ قیس فنا فی اللیلیٰ کے مقام مین اور تعلیم یافتۂ مکتب صورت و معنی تھے ۔

فراغت کس قدر رہتی مجھے تشویش مرہم سے	۲۴۸	بہم گر صلح کرتے پارہاے دل نمکدان پر

تشویش = فکر ۔ نمکدان = جو باعثِ مضرتِ زخم ہے عموماً اور سببِ لذتِ جراحت ہے خصوصاً عاشقون کے لئے ۔

نہین اقلیمِ الفت مین کوئی طومارِ ناز ایسا	۲۴۹	کہ پشتِ چشم سے جسکی نہووے مُہر عنوان پر

اقلیمِ الفت = اقلیمِ عاشقی ۔ طومارِ ناز = طومارِ ناز معشوقی ۔ پشتِ چشم = کنایہ تغافل و اغماض و چشم پوشی سے ہے جو لازمِ نازِ معشوقی ہے ۔ چشم کی تشبیہ اس حالت مین مُہر سے ظاہر ہے ۔ دراصل یہہ محاورہ فارسی ہے ۔ کہتے ہین پشتِ چشم دیدن یعنے بے توجہی دیکھنی بینش کشمیری ؎ غیر پشتِ چشم دیدن حاصلی بینش نداشت ✤ ہمچو ابرو بر سرِ ہر دیدہ منزل داشتم ✤ اسیطرح پشتِ چشم نازک کردن و تنگ کردن نازو اغماض و تغافل کرنا اور آزردگی ناز آمیز بیدماغی و رنجش ظاہر کرنی ناز و غرور سے دیکھنا طغرا ؎ چنان پشت چشمی تنگ کردہ است ✤ کہ رطلِ گران راسبک کردہ است ۔

مجھے اب دیکھکر ابرِ شفق آلودہ یاد آیا	۲۵۰	کہ فرقت مین تری آتش برستی تھی گلستان پر

یاد آیا کہ وہ ابرِ شفق آلودہ تھا بلکہ آتش برستی تھی۔

بجز پرواز شوق ناز کیا باقی رہا ہوگا | ۲۵۱ | قیامت اک ہوائے تند ہے خاکِ شہیدان پر

چونکہ قیامت ہنجارِ ناز یا رفتارِ ناز سے معشوق کے تشبیہ ہے اسلئے صرصر کی
کی مانند خاکِ شہیدانِ عشق پر سے گذرکے ذرہ ذرہ کو اس خاک کے برباد
کر گئی اسطرح کہ خاکِ مذکور سے کچھہ باقی نرہا الّا پرواز شوق یعنے رسائی اشتیاق
ناز کی کہ وہ ایک باقی رہگئی واللہ اعلم۔

نہ لڑ ناصح سے غالب کیا ہوا گر اُسنے شدت کی | ۲۵۲ | ہمارا بھی تو آخر زور چلتا ہے گریبان پر

شدت = سختی۔ ناصح منعِ عاشقی مین ہم سے جنگ بشدت کریگا تو ہم بھی تنگ آکر
اپنے یا ناصح کے گریبان سے شدت کرینگے یعنے زور سے اُس کو چاک چاک کرینگے۔

ہے بسکہ ہر اک اُنکے اشارے مین نشان اور | ۲۵۳ | کرتے ہین محبت تو گذرتا ہے گمان اور

گمان اور = نامعلوم کرین کہ یہہ ہمارا عاشق ہے۔ پھر ناز و انداز معشوقانہ ہم سے
شروع کرین۔

یارب وہ نہ سمجھے ہین نہ سمجھینگے مری بات | ۲۵۴ | دے اور دل انکو جو نہ دے مجھکو زبان اور

دے اور دل اُن کو = کہ بات کا ادراک کرسکین۔

ابرو سے ہے کیا اس نگہ ناز کو پیوند | ۲۵۵ | ہے تیر مقرر مگر اسکی ہے کمان اور

مصرع ثانی یون ہو تو لا ثانی ہوگا مصرع پر اور ہے یہہ تیر اور اوسکی ہے کمان اور۔

تم شہر مین ہو تو ہمین کیا غم جب اُٹھینگے | ۲۵۶ | لے آئینگے بازار سے جاکر دل و جان اور

جب تم جیسے دلبر جانربا شہر مین ہو تو ہمین غم اپنی گرفتاری کا کچھ نہین ہے - ہم بازار جاینگے تو نقدِ دل و جانِ کشتگانِ عشق تمہارے لئے اور لے آینگے - کوئی ہم سے مواخذہ نکریگا کیونکہ معاملہ شہیدانِ محبت کی بازخواست ہوتی نہین دوسرا - اور بمعنی دیگران یعنے رقیبان لیا جاے - یعنے جب ہم دنیا سے اٹھ جاینگے تو ہمین فکر کیا ہے - تمہین دل دینے والے بوالہوس بازار سے دل و جان مول لاینگے - ظاہر ہے یہہ چیزین بازار مین بکتی نہین - اسمین طعن و تعریض ہے واللہ اعلم -

ہر چند سبکدست ہوے بت شکنی مین	۲۵۷	ہم ہین تو ابھی راہ مین ہے سنگِ گران اور

یعنے خود شکنی ہنوز نکی اور بتِ نفس کو نتوڑا -

مرتا ہون اُس آواز پہ ہرچند سر اُڑ جاے	۲۵۸	جلاد کو لیکن وہ کہے جاَین کہ ہان اور

کشتہ اُنکی آوازِ ہان اور کا ہون کہ سر اوڑ جائے تو بھی جلاد سے وہ کہہ جاتے مین کہ اور ہاتھ لگائے جا -

لوگون کو ہے خورشیدِ جہانتاب کا دھوکا	۲۵۹	ہر روز دکھاتا ہون مین اک داغِ نہان اور

اک داغِ نہان جسکو خورشید گمان کرتے مین -

لیتا نہ اگر دل تمہین دیتا کوئی دم چین	۲۶۰	کرتا جو نہ مرتا کوئی دن آہ و فغان اور

لیتا = چین لیتا - کرتا = آہ و فغان کرتا -

صفاے حیرت آئینہ ہے سامانِ زنگ آخر	۲۶۱	تغیر آبِ برجا ماندہ کا پاتا ہے رنگ آخر

یہہ دعوی ہے کہ صفای حیرت آخر کو سامانِ کدورت ہوجاتا ہے - مصرعِ ثانی اسکی دلیل ہے - صفای حیرت آئینہ مبدل بزنگ کی تمثیل آب برجا ماندہ سے جو متغیر ہو جاے ایک تازہ مضمون ہے -

جنون کی دستگیری کس سے ہو گر ہو نہ عریانی	۲۶۲	گریبان چاک کا حق ہو گیا ہی میری گردن پر

جب عریانی دستگیر جنون ہے تو مجنونِ گریبان چاک کا حق میری گردن پر ہوگیا ہی - گردن بھی جامہ سے باہر اور ننگی ہوا کرتی ہے اسلئے مین عریان ہوکے لباس اپنی گردن سے کھینچ کے مجنون کے گلے مین ڈال دیتا ہون کہ وہ گریبان بالای گریبان حسب دلخواہ اپنے چاک کیا جاے -

برنگِ کاغذِ آتش زدہ نیرنگِ بیتابی	۲۶۳	ہزار آئینہ دل باندھے ہے بالِ یک تپیدن پر

نیرنگ یعنے شعبدہ بیتابی بمقدار ہزار آئینۂ دل ہمرنگ کاغذ آتش زدہ یک بالِ تپش پر باندھے ہے - بالِ تپش تمثیل کاغذ آتش زدہ اور شرر افشانی کاغذ مذکور تمثیل ہزار آئینۂ دل ہے -

فلک سے ہم کو عیش رفتہ کا کیا کیا تقاضا ہی	۲۶۴	متاعِ بردہ کو سمجھے ہوے ہین قرض رہزن پر
ہم اور وہ بے سبب رنج آشنا دشمن کہ رکھتا ہی	۲۶۵	شعاعِ مہر سے تہمت نگہ کی چشمِ روزن پر

بے سبب رنج = آزردہ بیوجہ ہونیوالا - آشنا دشمن = دشمن اپنے دوست کا - تہمت = بدگمانی -

فنا کو سونپ گر مشتاق ہی اپنی حقیقت کا	۲۶۶	فروغِ طالعِ خاشاک ہے موقوف گلخن کا

گلخن - آتشدانِ حمام -

اسد بسمل ہے کس انداز کا قاتل سے کہتا ہے	۲۶۷	کہ مشقِ ناز کر خونِ دو عالم میری گردن پر

اے قاتل موافق اُس اندازِ دلپسند کے جسکا بسمل اسد ہے ناز کی مشق تو کئے جا میں جو ترغیب اس قتل کی دلانیوالا ہون دو عالم کا خون میری گردن پر ہوگا نہ تجھ پر -

ستم کش مصلحت سے ہون کہ خوبان تجھ پہ عاشق ہین	۲۶۸	تکلف برطرف ملجائیگا تجھ سا رقیب آخر

پس میرا رقیب جو تجھ سا ہوگا مین اس سے دل لگاؤنگا اور تجھ مارے رشک کے اپنے رقیب کا رقیب بناؤنگا - بنا برین مصلحت تیرا ستمکش محبت ہون -

اس مضمون مین ایک نیا انداز واسوخت کی ادا پر ہے -

مٹ جائیگا سر گر ترا پتھر نہ گھسے گا	۲۶۹	ہون در پہ ترے ناصیہ فرسا کوئی دن اور

تیرا سنگِ آستان نہ گھسیگا میرا سر تو گھس کے مٹ جائیگا اسلئے ہون در پہ الخ -

آئے ہو کل اور آج ہی کہتے ہو کہ جاؤن	۲۷۰	مانا کہ ہمیشہ نہین اچھا کوئی دن اور

نہین - نہ ہوگے -

جاتے ہوئے کہتے ہو قیامت کو ملین گے	۲۷۱	کیا خوب قیامت کا ہے گویا کوئی دن اور

اِس دن کے سوائے جو آج جاتے ہو قیامت کا کوئی دوسرا دن نہین ہے کہ ہمارے حق مین قیامتِ عظمیٰ یہی ہے -

تم کونسے تھے ایسے کھرے داد و ستد کے	۲۷۲	کرتا ملک الموت تقاضا کوئی دن اور

تقاضا = تم سے نقدِ جان کا تقاضا ۔

مجھ سے تمہیں نفرت سہی نیّر سے لڑائی	۲۷۳	بچّون کا بھی دیکھا نہ تماشا کوئی دن اور
گذری نہ بہر حال یہ مدت خوش و ناخوش	۲۷۴	کرنا تھا جوانمرگ گذارا کوئی دن اور

قطعہ بند ہے ۔ خوش و ناخوش = نفرت و لڑائی مین ۔

نادان ہو جو کہتے ہو کہ کیون جیتے ہین غالبؔ	۲۷۵	قسمت مین ہے مرنے کی تمنّا کوئی دن اور

تمنائے مرگ مین تلخ کامی سے بسر کرنا کوئی دن اور قسمت مین غالب کی ہے ۔

ردیف زای معجمہ

فارغ مجھے نہ جان کہ مانندِ صبح و مہر	۲۷۶	ہے داغِ عشق زینتِ جیبِ کفن ہنوز

فارغ = بعدِ مُردن عشق سے فارغ ۔

ہے نازِ مفلسان زرِ از دست رفتہ پر	۲۷۷	ہون گلفروشِ شوخیِ داغِ کہن ہنوز

ناز کہ ہم بھی کبھی ایسے زردار تھے ۔

میخانۂ جگر مین یہان خاک بھی نہین	۲۷۸	خمیازہ کھینچے ہے بتِ بیدادفن ہنوز

خاک بھی نہین = خاک بھی نہین بجاے خون ۔ خمیازہ کھینچے ہے = ہمارے خونِ جگر کی شراب پینے کیلئے انگڑائی لیتا ہے ۔

حریفِ مطلبِ مشکل نہین فسونِ نیاز	۲۷۹	دعا قبول ہو یارب کہ عمرِ خضر دراز

ہمارا افسونِ نیاز مدعیِ مطلبِ مشکل نہین ۔ عمرِ خضر جو خود دراز ہے ہم دعا گو

اسکے ہین - اس دعا کی قبولیت اور مطلب کی سہولت ظاہر ہے -

(۲۸۰) نہو ہر ذرہ بیابان نوردِ وہم وجود ‖ ہنوز تیرے تصور مین ہے نشیب و فراز

بیہودہ وہم وجود کا صحرا نورد نہو کہ یہہ بیابان پُر از نشیب و فراز ہے - نشیب و فراز کنایہ زمین و آسمان سے ہے - دوسرا - تیرا تصور ہنوز ناہموار اور اُس مین پستی و بلندی باقی ہے تو زمین و آسمان کو جو موہوم اور معدوم ہین یا ہیولے مین موجود تصور کرتا ہے -

(۲۸۱) وصال جلوہ تماشا ہے پر دماغ کہان ‖ کہ دیجے آئینۂ انتظار کو پرداز

جلوہ تماشا = تماشا جلوۂ جمال کا دکھانے والا - پرداز = بدالِ مہملہ صیقل -

(۲۸۲) ہر ایک ذرۂ عاشق ہے آفتاب پرست ‖ گئی نہ خاک ہوئے پر ہوائے جلوۂ ناز

ایک ایک ذرہ ذرۂ خاکِ عاشق آفتابِ جلوۂ نازِ معشوق کا پرستار ہے - ذرات کا آفتاب پرست ہونا یعنے ہوائی مہر مین پرواز کرنا آشکار ہے -

(۲۸۳) نہ پوچھہ وسعتِ میخانۂ جنون غالب ‖ جہان یہ کاسۂ گردون ہے ایک خاک انداز

جنون = عشق - خاک انداز = بسکونِ کاف ظرفی است از آہن کہ خاک و خاشاک خانہ را پس از روبیدن در آن کردہ بیرون ریزند خواجہ حافظ گفتہ ؎

خیز و در کاسۂ زر آبِ طرب ناک انداز ✦ پیشتر زانکہ شود کاسۂ سر خاک انداز - انجمن آرا -

(۲۸۴) وسعتِ سعیِ کرم دیکھہ کہ سرتاسرِ خاک ‖ گذرے ہے آبلہ پا ابرِ گہر بار ہنوز

کریمون کی فراخیِ کوششِ کرم کو دیکھ کہ تمام روے زمین پر ابر گہر بار آبلہ پا گذرتا ہے۔ آبلہ کنایہ قطراتِ باران سے اور گوہر بھی کنایہ انہین قطرون سے ہے جو صدف مین جا کر موتی بنتے ہین۔ فافہم۔

یک قلم کاغذِ آتش زدہ ہے صفحۂ دشت ۲۸۵ نقشِ پا مین ہے تپِ گرمیِ رفتار ہنوز

ہمارے نقشِ قدم مین گرمیِ رفتار کا بخار ہنوز باقی ہے جس سے صفحۂ دشت یکسر کاغذِ آتش زدہ کی مانند جل رہا ہے۔

کیونکر اُس بت سے رکھون جان عزیز ۲۸۶ کیا نہین ہے مجھے ایمان عزیز

وہ صنم میرا ایمان ہے تو جان ایمان پر سے قربان ہے۔

دل سے نکلا پہ نہ نکلا دل سے ۲۸۷ ہے ترے تیر کا پیکان عزیز

نکلا بسبب نکالنے کے اور نہ نکلا یعنے بھولا گیا بسبب عزیز ہونے کے شیخ فرماتے ہین ع ای مونسِ روزگار سعدی : رفتی و نرفتی از ضمیرم۔

تاب لائے ہی بنیگی غالب ۲۸۸ واقعہ سخت ہے اور جان عزیز

واقعہ سخت ہے = جیسے ہنگامۂ غدر ہندوستان کا اور جان کا بچا لیجانا اس سے تحمل شدائد ناگزیر تھا۔

نہ گل نغمہ ہون نہ پردۂ ساز ۲۸۹ مین ہون اپنے شکست کی آواز

شکست کی آواز = اسمین ایہام ہے بمعنی صیتِ ہزیمت یا اپنے شیشۂ دل کے شکست کی آواز ہون نہ نغمۂ خوشدلی۔

مین اور اندیشہ ہای دور و دراز	۲۹۰	تو اور آرایشِ خمِ کاکل ÷

اندیشہ ہاے دور و دراز = بمقتضای بدگمانیٔ عشق کہ اغیار کی بزم آرائی وصال یا عاشقانِ نو کی دلربائی کیواسطے یہہ سنگار ہو رہا ہے - لطف دور و دراز برعایت کاکل ہویدا ہے -

ہم ہین اور راز ہای سینہ گداز	۲۹۱	لافِ تمکین فریبِ سادہ دلی

ایسے دلگداز اسرارِ عاشقی کا مین راز دار ہون کہ سامع اُن کو سُنکر اگر لافِ صبر و تحمل مارے لاف زنی اُسکی فریب نادانی سے ہوگی -

ورنہ باقی ہے طاقتِ پرواز	۲۹۲	ہون گرفتارِ الفتِ صیاد

گرفتارِ الفتِ صیاد ہون اس لئے اُڑ نہین جاتا -

ناز کھینچون بجاے حسرتِ ناز	۲۹۳	وہ بھی دن ہو کہ اس ستمگر سے

حسرت = ارمان -

ردیف سین مہملہ

دامِ خالی قفسِ مرغِ گرفتار کے پاس	۲۹۴	مژدہ ای ذوقِ اسیری کہ نظر آتا ہے

چاہئے کہ ہم بھی مرغِ مذکور کی مانند اسیرِ دامِ ستورِ مسطور ہو جائین -

جوےِ خون ہم نے بہائی بُنِ ہر خار کے پاس	۲۹۵	جگرِ تشنۂ آزار تسلی نہوا -

جوے خون بہائی آبلون سے -

دشنہ اک تیز سا ہوتا مرے غمخوار کے پاس	۲۹۶	مین بھی رُک رُک کے نہ مرتا جو زبان کے بدلے

غمخوار = ناصح -

دیکھکر تجکو چمن بسکہ نمو کرتا ہے | ۲۹۷ | خود بخود پہونچے ہے گل گوشۂ دستار کے پاس

نمو = بالیدگی -

ردیفِ شین معجمہ

فروغِ حسن سے ہوتی ہے حلِ مشکلِ عاشق | ۲۹۸ | نہ نکلے شمع کے پاسے نکالے گر نہ خار آتش

خار یعنی رشتۂ شمع - خار مفعول - آتش فاعل - نہ نکلے = خار نہ نکلے -

ردیفِ عین مہملہ

جادۂ رہ خور کو وقتِ شام ہے تارِ شعاع | ۲۹۹ | چرخ وا کرتا ہے ماہِ نو سے آغوشِ وداع

خور = خورشید -

رخِ نگار سے ہے سوزِ جاودانیِ شمع | ۳۰۰ | ہوئی ہے آتشِ گل آبِ زندگانیِ شمع

رخِ نگار = جو بمنزلۂ آتشِ گل ہے - آتشِ گل = سرخیِ گل یعنے رخِ نگارِ گلعذار

زبانِ اہلِ زباں میں ہے مرگِ خاموشی | ۳۰۱ | یہ بات بزم میں روشن ہوئی زبانیِ شمع

یہ بات = مرگِ خاموشی -

کرے ہے صرف بایمائے شعلہ قصہ تمام | ۳۰۲ | بطرزِ اہلِ فنا ہے فسانہ خوانیِ شمع

ترے خیال سے روح اہتزاز کرتی ہے | ۳۰۳ | بجلوہ ریزیِ باد و بہ پرفشانیِ شمع

اہتزاز = جنبشِ خوشحالی - بجلوہ = بائے تشبیہ - پرفشانی = بال افشانی -

نشاطِ داغِ غمِ عشق کی بہار نہ پوچھ | ۳۰۴ | شگفتگی ہے شہیدِ گلِ خزانیِ شمع

شگفتگی = بہار کی شگفتگی - شہید - کشتہ - گل خزانی شمع = گل خزان زدہ شمع یعنی سوختہ و پژمردہ جسکو گلگیر قطع کرتی ہے -

نکیون ہو دل یہ مرے داغ بدگمانی شمع	۳۰۵	جلے ہے دیکھ کے بالین یار پر مجھکو

بدگمانی شمع = عشق شمع کی بدگمانی یار کے ساتھ -

ردیف فا

مجبوریان تلک ہوئے ای اختیار حیف	۳۰۶	ہم رقیب سے نہین کرتے وداع ہوش

مجبور = ناچار - ہم رقیب سے نہین کرتے وداع ہوش - کیونکہ رقیب محبوب کے روبرو بیہوش دیکھکے سمجھیگا کہ عاشق ہے -

ای ناتمامی نفس شعلہ بار حیف	۳۰۷	جلتا ہے دل کہ کیون نہ ہم اکبار جل گئے

ناتمامی = نقص -

ردیف کاف عربی

ورنہ ہوتا ہے جہان مین کسقدر پیدا نمک	۳۰۸	گرد راہ یار ہے سامان ناز زخم دل

نمک دنیا مین ایسا کتنا ہوتا ہے جو سامان ناز اپنے زخم دل کا ہوتا - یہ صفت سامان ہونے کی صرف غبار راہ یار ہی مین ہے -

نالۂ بلبل کا درد اور خندۂ گل کا نمک	۳۰۹	مجکو ارزانی رہے تجکو مبارک ہو جیو

ارزانی مُیسّر - مین جو عاشق نالان ہون میرے نالہ کو یا دل کو درد نالۂ بلبل میسر ہو جیو - تو جو معشوق خندان ہے تیرے لب یا چہرہ کو

خندۂ گل کا نمک مبارک ہوجیو - یہ دونوں دعائیہ جملہ متضمنِ صنعتِ تقسیم ہین -

شورِ جولان تھا کنارِ بحر پر کس کا کہ آج	۳۱۰	گردِ ساحل ہے بزخمِ موجۂ دریا نمک

گردِ ساحل ہے الخ = بتاثیر اس شور کے -

داد دیتا ہے مرے زخمِ جگر کی واہ واہ	۳۱۱	یاد کرتا ہے مجھے دیکھے ہے وہ جس جا نمک
چھوڑ کر جانا تنِ مجروحِ عاشق حیف ہے	۳۱۲	دل طلب کرتا ہے زخم اور مانگے ہین اعضا نمک

چھوڑ جانا قاتل کا -

غیر کی منت نہ کھینچوں گا پئے توقیرِ درد	۳۱۳	زخم مثلِ خندۂ قاتل ہے سر تا پا نمک

منت = احسان نمک پاشی - زخم = خود اپنا زخم -

یاد ہین غالبؔ تجھے وہ دن کہ وجدِ ذوق مین	۳۱۴	زخم سے گرتا تو مین پلکون سے چنتا تھا نمک

وجدِ ذوق = شیفتگی و حالتِ شوق -

آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہوتے تک	۳۱۵	کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہوتے تک

سر ہوتے تک = رہا ہوتے یعنے دراز ہوتے تک -

عاشقی صبر طلب اور تمنا بیتاب	۳۱۶	دل کا کیا رنگ کرون خونِ جگر ہوتے تک

مصرع ثانی ایسا ہوتا تو اچھا ہوتا مصرع رنگ دل کا ہو کیا خونِ جگر ہوتے تک

غمِ ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج	۳۱۷	شمع ہر رنگ مین جلتی ہے سحر ہوتے تک

ردیف کاف فارسی

گر تجھکو ہے یقین اجابت دعا نمانگ	۳۱۸	یعنے بغیر یک دل بے مدعا نمانگ

دعا نمانگ کسی مدعا کے لئے ۔

ردیف لام

ہے کس قدر ہلاک فریب وفای گل	۳۱۹	بلبل کے کاروبار پہ ہین خندہای گل

ہلاک = کشتہ ۔

آزادی نسیم مبارک کہ ہر طرف	۳۲۰	ٹوٹے پڑے ہین حلقۂ دامِ ہوای گل

ٹوٹے پڑے ہین فصل خزان مین ۔

جو تھا سو موج رنگ کے دھوکے مین مر گیا	۳۲۱	ای وائے نالۂ لبِ خونین نوای گل

والا موج مذکور نالۂ خونین گل تھا ۔ مرنے والے پر نالۂ مذکور گویا نوحۂ ماتم ہے

ایجاد کرتی ہے اسے تیرے لئے بہار	۳۲۲	میرا رقیب ہے نفسِ عطر سای گل

اسے = گل یا بوے گل کو تیری ہم آغوشی یا شامہ افروزی کے لئے ۔

نفس = بو ۔ نکہت ۔

تیرے ہی جلوہ کا ہے یہ دھوکا کہ آج تک	۳۲۳	بے اختیار دوڑے ہے گل درقفای گل

چونکہ موسم بہار کی جلوہ گری مین تیرے ہی جلوہ حسن کا دھوکا تھا اسکے دیکھنے کو گل پس گل دوڑے جاتے ہین ۔

ردیف میم

غم نہین ہوتا ہے آزادون کو بیش از یک نفس	۳۲۴	برق سے کرتے ہین روشن شمع ماتم خانہ ہم

محفلین برہم کرے ہے گنجفہ باز خیال | ۳۲۵ | ہین ورق گردانی نیرنگ یکبتخانہ ہم

گنجفہ باز خیال یعنے شاعر - نیرنگ = یعنے نیرنگ خیال - بت خانہ با عتبار بتان مضامین کہا ۔

باوجود یک جہان ہنگامہ پیدائی نہین | ۳۲۶ | ہین چراغان شبستان دل پروانہ ہم

ضعف سے ہے نے قناعت سے یہ ترک جستجو | ۳۲۷ | ہین وبال تکیہ گاہ ہمت مردانہ ہم

دائم الحبس اس مین ہین لاکھون تمنائین اسد | ۳۲۸ | جانتے ہین سینۂ پرخون کو زندان خانہ ہم

بنالہ حاصل دلبستگی فراہم کر | . | متاع خانۂ زنجیر جز صدا معلوم

دلبستگی = عاشقی -

مجکو دیار غیر مین مارا وطن سے دور | ۳۲۹ | رکھ لی مرے خدا نے مری بیکسی کی شرم

بیکسی = جو وطن مین مین بیکس تھا ۔

وہ حلقہ ہائے زلف کمین مین ہین اے خدا | ۳۳۰ | رکھ لیجو میرے دعوی وارستگی کی شرم

کمین = قابو یا گھات مین میری گرفتاری کے - وارستگی = آزادی -

ردیف نون

دل تو دل وہ دماغ بھی نہ رہا | ۳۳۱ | شور سودائے خط و خال کہان

وہ دماغ = جسمین شور سودای خال وخط رہا کرتا تھا ۔

تھی وہ یک شخص کے تصور سے | ۳۳۲ | اب وہ رعنائی خیال کہان

ایک شخص کے = محبوب یا آشنا کے - رعنائی = زیبائی و آراستگی -

فکرِ دنیا مین سر کھپاتا ہون	۲۲۳	مین کہان اور یہ وبال کہان
آج ہم اپنی پریشانیٔ خاطر اُن سے	۲۲۴	کہنے جاتے تو ہین پر دیکھئے کیا کہتے ہین

کیا کہتے ہین = ہم یاوہ۔

اگلے وقتون کے ہین یہ لوگ انھین کچھ نکہو	۲۲۵	جو مے و نغمہ کو اندوہ ربا کہتے ہین

مے و نغمہ اب اندوہ فزا ہین۔

دل مین آجاے ہی ہوتی ہی جو فرصت غش سے	۲۲۶	اور پھر کونسے نالہ کو رسا کہتے ہین

دل مین آجاے ہی = محبوب دل مین آجاتا ہے نہ آنکھون مین۔ دوسرے مصرع مین تعریف ہے نارسائی پر نالہ کی۔

پای افگار پہ جب سے تجھے رحم آیا ہے	۲۲۷	خارِ رہ کو ترے ہم مِہر گیا کہتے ہین

مِہر گیا = ایک جڑی ہے الحُب کی۔

اک شرر دل مین ہی اُس سے کوئی گھبرائیگا کیا	۲۲۸	آگ مطلوب ہے ہم کو جو ہوا کہتے ہین

شرر = سوزِ عشق۔ ہوا = عشق و محبت۔

دیکھیے لاتی ہی اُس شوخ کی نخوت کیا رنگ	۲۲۹	اُسکی ہر بات پہ ہم نامِ خدا کہتے ہین

نامِ خدا = کلمۂ تحسین بحذفِ بای موحدہ ہے پیر نہین میرجی کا ہی اللہ رے نامِ خدا ہو جوان کچھ تو کیا چاہئے۔ نامِ خدا = ماشاءاللہ۔

آبرو کیا خاک اُس گل کی کہ گلشن مین نہین	۲۳۰	ہی گریبان ننگ پیراہن جو دامن مین نہین

دامن مین نہین بسبب صد چاک ہونے کے۔

ضعف سے ای گریہ کچھ باقی مرے تن مین نہین	۳۴۱	رنگ ہو کر اڑ گیا جو خون کہ دامن مین نہین

(گریہ) کی جگہو (اشک) بمعنی قطرہ آب چشم ہو تو کلام مطابق اقتضای مقام ہوگا ۔

ہو گئے ہین جمع اجزای نگاہ آفتاب	۳۴۲	ذرے اُسکے گھر کی دیوارون کے روزن مین نہین

ہو گئے ہین جمع نظارہ کی محویت مین ۔

قطرہ قطرہ اک ہیولی ہے نئے ناسور کا	۳۴۳	خون بھی ذوق درد سے فارغ مرے تن مین نہین

ہیولی = محل صورت جسمی ۔

عہدے سے مدح ناز کے باہر نہ آسکا	۳۴۴	گر اک ادا ہو تو اسے اپنی قضا کہون

ایک عہدہ مدح مذکور کا ادا ہو یا ایک ادای ناز تیری ہو تو اپنی موت ہے ۔ ادائین بکثرت ہون تو اللہ کی پناہ ۔

حلقے ہین چشم ہای کشادہ بسوی دل	۳۴۵	ہر تار زلف کو نگہ سرمہ سا کہون

حلقے = حلقے زلف کے ۔ نگہ سرمہ سا = نگہ سرمہ آلود حلقہ ہای زلف کے آنکھون کی ۔

مین اور صد ہزار نوای جگر خراش	۳۴۶	تو اور ایک وہ نشنیدن کہ کیا کہون

اور = عطف ملازمہ ۔ نوای جگر خراش = باتین دل و جگر کی خستہ کرنیوالی نشنیدن کہ کیا کہون = نہ سُننا نوای جگر خراش کا جس کے سُننے کی تعریف کیا کرون یا تیرا ہی تجاہلاً کہنا کہ کیا کہون ۔

ظالم مرے گمان سے مجھے منفعل نہ چاہ	۳۴۷	ہے ہے خدا نکردہ تجھے بیوفا کہون

گمان سے - ظن خیر سے جسکا بیان مصرع ثانی مین ہے -

مہربان ہوکے بلالو مجھے چاہو جس وقت	۳۴۸	مین گیا وقت نہین ہون کہ پھر آبھی نسکون

گیا وقت = زمانۂ ماضی -

ضعف مین طعنۂ اغیار کا شکوہ کیا ہے	۳۴۹	بات کچھ سر تو نہین ہے کہ اٹھا بھی نسکون

اٹھا بھی نسکون = ایہام برداشت -

زہر ملتا ہی نہین مجھکو ستمگر ورنہ	۳۵۰	کیا قسم ہے ترے ملنے کی کہ کھا بھی نسکون

کھا بھی نسکون = زہر کو -

ہم سے کھل جاؤ بوقت مے پرستی ایکدن	۳۵۱	ورنہ ہم چھیڑین گے رکھکر عذر مستی ایکدن

عذر مستی = بہانۂ بدشرابی -

غرۂ اوج بنای عالم امکان نہو	۳۵۲	اس بلندی کے نصیبون مین ہے پستی ایکدن

غرہ = مغرور و فریفتہ - بنا = مرتبہ - عالم امکان = دنیا -

نغمہ ہای غم کو بھی ای دل غنیمت جانئے	۳۵۳	بے صدا ہو جائیگا یہ ساز ہستی ایکدن

نغمہ ہائے غم کی جگہہ نالہ ہائے غم ہو تو مناسب مقام ہے -

ہم پر جفا سے ترک وفا کا گمان نہین	۳۵۴	اک چھیڑ ہے وگرنہ مراد امتحان نہین

جفائے محبوب سے ہماری ترک وفا کا گمان کہ ہم کو عاشق بیوفا سمجھ کے جفا کرتا ہے نہین ہے بلکہ جفا کاری لازم حسن کی ہے - مقصد محبوب کا ہمارا امتحان نہین ہے -

کس منہ سے شکر کیجیے اس لطفِ خاص کا ۳۵۵ پرسش ہے اور پای سخن درمیان نہین

پرسش ہے اور پای سخن درمیان نہین = ہمارے پوچھنے کو آئے ہین مگر مارے شرم کے بات نہین کرتے ۔

ہم کو ستم عزیز ستمگر کو ہم عزیز ۳۵۶ نامہربان نہین ہے اگر مہربان نہین

بوسہ نہین نہ دیجیے دشنام ہی سہی ۳۵۷ آخر زبان تو رکھتے ہو تم گر دہان نہین

دہان معدوم ہے تو بوسہ معلوم یعنے بوجہ تنگی دہان گویا نہین ہے تو بوسہ اسکا کہان ۔

ق ہر چند جانگدازیٔ قہر و عتاب ہے ۳۵۸ ہر چند پشتِ گرمیٔ تاب و توان نہین

جان مطربِ ترانۂ ھل من مزید ہے ۳۵۹ لب پردہ سنجِ زمزمۂ الامان نہین

قطعہ بند ہے ۔ جان گدازیٔ قہر و عتاب = محبوب کے قہر و عتاب کی جانگدازی ۔ پشت گرمیٔ تاب و توان = ہم کو پشتی بانیٔ تحمل و طاقت ۔

ق خنجر سے چیر سینہ اگر دل نہو دو نیم ۳۶۰ دل مین چھری چبھو مژہ گر خونچکان نہین

ہے ننگِ سینہ دل اگر آتشکدہ نہو ۳۶۱ ہے عارِ دل نفس اگر آذر فشان نہین

قطعہ بند ہے ۔ چیر = خطابِ عام بعشاق ۔ آذر = آتش ۔

نقصان نہین جنون مین بلا ہو گھر خراب ۳۶۲ سو گز زمین کے بدلے بیابان گران نہین

سو گز زمین = گھر ۔ بدلے = عوض ۔ بیابان گران نہین = صحرا گران نہین ہے با این وسعت جو سو گز زمین کے عوض ہاتھ آئے ۔

کہتے ہین کیا لکھا ہے تری سرنوشت مین | ۳۶۳ | گویا جبین پہ سجدۂ بت کا نشان نہین

سجدۂ بت = خطِ سرنوشت یہی ہے ۔

پاتا ہون اُس سے داد کچھ اپنے کلام کی | ۳۶۴ | روح القدس اگرچہ مرا ہمزبان نہین

جبرئیل علیہ السلام میرے کلام کی داد دینے والے ہین ۔

روح القدس جبرئیل علیہ السلام ۔

جان ہے بہائے بوسہ ولے کیون کہے ابھی | ۳۶۵ | غالبؔ کو جانتا ہے کہ وہ نیم جان نہین

نیم جان نہین = ابھی شوقِ بوسہ مین نیم جان نہین ہے ۔

مانعِ دشت نوردی کوئی تدبیر نہین | ۳۶۶ | ایک چکر ہے مرے پانون مین زنجیر نہین

چکر = ایہام بمعنی گردش و حلقۂ زنجیر ۔

شوق اس دشت مین دوڑائے ہے مجھکو کہ جہان | ۳۶۷ | جادہ غیر از نگہِ دیدۂ تصویر نہین

دشت = دشتِ بے کنار و سر در گم ۔ جادہ غیر از نگہِ دیدۂ تصویر نہین = جادہ معدوم و ناپیدا ہے جیسے نگاہ دیدۂ تصویر مین ۔

حسرتِ لذتِ آزار رہی جاتی ہے | ۳۶۸ | جادۂ راہِ وفا جز دمِ شمشیر نہین

رہی جاتی ہے اگر اس جادہ پر سلوک نکرین ۔

رنجِ نومیدیٔ جاوید گوارا رہیو | ۳۶۹ | خوش ہون گر نالہ زبونی کشِ تاثیر نہین

زبونی کش = عاجزی اُٹھانیوالا ۔

سر کھجاتا ہے جہان زخمِ سر اچھا ہو جائے | ۳۷۰ | لذتِ سنگ باندازۂ تقریر نہین

سر کھجاتا ہے = ایہام بہر زخم سنگ کھانے کیلئے اور خراش مین جو ایک مزہ ہوتا ہے معلوم ہے - سنگ = سنگِ طفلان جسکے مارین جراحت و التیام دونون کا اثر ہے - سر کھجانا = کنایہ ہے دوبارہ مار کھانیکی خواہش پیدا ہونے سے - نظیر اسکی سر توقع خاریدن یعنی متوقع شدن -

جب کرم رخصتِ بیباکی و گستاخی دے	۳۷۱	کوئی تقصیر بجز خجلتِ تقصیر نہین

کرم = کرمِ محبوب - کوئی تقصیر الخ بیباکی تقصیر سے شرمندہ ہونا ہی بڑی تقصیر ہے -

مت مردمکِ دیدہ مین سمجھو یہ نگاہین	۳۷۲	ہین جمع سویدای دلِ چشم مین آہین

مردمک = پتلی - سویدا = نقطۂ سیاہ -

الفتِ گل سے غلط ہے دعوی وارستگی	۳۷۳	سرو ہے باوصفِ آزادی گرفتارِ چمن

وارستگی = رہائی یعنے دعوی آزادی الفتِ گل سے اگر سرو بھی کرے تو غلط ہے - ثبوت اسکا دوسرے مصرع مین دیکھیے -

عشق تاثیر سے نومید نہین	۳۷۴	جانسپاری شجر بید نہین

شجر بید نہین کہ بے ثمر ہو -

سلطنت دست بدست آئی ہے	۳۷۵	جام مے خاتمِ جمشید نہین

دست بدست = یہ لفظ تلازماتِ جام سے ہے - خاتمِ جمشید نہین کہ صرف جمشید کی انگشت پر منحصر ہو -

ہے تجلی تری سامانِ وجود | ۳۷۶ | ذرہ بے پرتوِ خورشید نہین

رازِ معشوق نہ رسوا ہو جاے | ۳۷۷ | ورنہ مرجانے مین کچھ بھید نہین

نہ رسوا ہو جاے کہ فلانے معشوق کا عاشق مر گیا اور رازِ معشوقی کھل گیا۔

گردشِ رنگِ طرب سے ڈر ہے | ۳۷۸ | غمِ محرومیِ جاوید نہین

محرومیِ جاوید۔ کہ اس مین رنگِ طرب کے تغیر کا کچھ ڈر ہی نہین۔

جہان تیرا نقشِ قدم دیکھتے ہین | ۳۷۹ | خیابان خیابان ارم دیکھتے ہین

خیابان = کیاریان چمن کی۔ ارَم = باغ شدّاد۔

دلِ آشفتگان خالِ کنجِ دہن کے | ۳۸۰ | سویدا مین سیرِ عدم دیکھتے ہین

تماشا گرای محوِ آئینہ داری | ۳۸۱ | تجھے کس تمنا سے ہم دیکھتے ہین

آئینہ داری = آئینہ بینی۔

سراغِ تفِ نالہ لے داغِ دل سے | ۳۸۲ | کہ شبرو کا نقشِ قدم دیکھتے ہین

ملتی ہے خوے یار سے نار التہاب مین | ۳۸۳ | کافر ہون گر نملتی ہو راحت عذاب مین

خوی یار سے = تیزی خوی یار سے۔ نار = دوزخ۔ کافر ہون = قسمیہ

عذاب = عذاب دوزخ۔

قاصد کے آتے آتے خط اک اور لکھ رکھون | ۳۸۴ | مین جانتا ہون جو وہ لکھین گے جواب مین

یعنی وہ لکھین گے کہ مطلب خط معلوم نہوا یا تو لیسندہ کون ہے۔

جو منکر وفا ہو فریب اُس پہ کیا چلے | ۳۸۵ | کیون بدگمان ہون دوست سے دشمن کی باب مین

جو منکر وفا ہو = یعنے محبوب - فریب = فریبِ وفاداریٔ رقیب -
دوست = حبیب - دشمن = رقیب -

میں مضطرب ہوں وصل میں خوفِ رقیب سے	۳۸۶	ڈالا ہے تم کو وہم نے کس پیچ و تاب میں
میں اور حظِ وصل خدا ساز بات ہے	۳۸۷	جان نذر دینی بھول گیا اضطراب میں

قطعہ بند ہے - خوف = کہیں وصل سے مطلع نہو جائے - وہم = وہم اسکا کہ بخیالِ وصالِ دوسرے محبوب کے میں مضطرب ہوں - اور = عطف استبعاد - حظِ وصل = اشعارِ مابعد میں حظِ وصل کا بیان ہے - خدا ساز بات ہے = اتفاقی امر ہے جو کسیقدر حظِ وصل پایا اور اضطراب میں جان دینی بھول گیا تو پھر حظِ کاملِ وصل کیا اُٹھایا ہوگا -

تیوری چڑھی ہوئی ہے جو اندر نقاب کے	۳۸۸	ہے اک شکن پڑی ہوئی طرفِ نقاب میں

تیوری چڑھی ہوئی محبوب کی - طرف = کنارہ -

لاکھوں لگاؤ ایک چُرانا نگاہ کا	۳۸۹	لاکھوں بناؤ ایک بگڑنا عتاب میں

لگاؤ = دلبستگی - چُرانا نگاہ کا = شرم کے مارے چُرانا نگاہ کا - ایک بگڑنا = ایک بگڑنا محبوب کا کہ ان لاکھوں کو برباد کردے -

وہ نالہ دل میں خس کے برابر جگہ نپائے	۳۹۰	جس نالہ سے شگاف پڑے آفتاب میں

جگہ = منزلت - شگاف پڑے آفتاب میں = شگاف پڑے آفتاب میں مگر محبوب کے دل میں اثر نکرے -

وہ سحر مدعا طلبی مین نہ کام آئے ۲۹۱ جس سحر سے سفینہ رواں ہو سراب مین

وہ سحر مدعا طلبی مین نہ کام آے = وہ افسون و جادو طلب وصل مین کام نہ آے -

کل کے لئے کر آج نہ خست شراب مین ۲۹۲ یہ سوء ظن ہے ساقیٔ کوثر کے باب مین

کل = ایہام - کل قیامت کے روز ساقیٔ کوثر تنگدلی نفرمائینگے -

جان کیون نکلنے لگتی ہے تن سے دم سماع ۲۹۳ گر وہ صدا سمائی ہے چنگ و رباب مین

سماع = راگ - وہ صدا = صداے نغمہ جو جان بخش ہے یا صداے الست بمذہب صوفیہ -

اُتنا ہی مجکو اپنی حقیقت سے بُعد ہے ۲۹۴ جتنا کہ وہم غیر سے ہون پیچ و تاب مین

اپنی حقیقت = مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ - وہم غیر سے = عالم کو غیر اللہ جاننے سے -

اصل شہود و شاہد و مشہود ایک ہے ۲۹۵ حیران ہون پھر مشاہدہ ہے کس حساب مین

شہود = دیدن - شاہد = بینندہ - مشہود = دیدہ شدہ - مشاہدہ - دیدن حیران ہون = کیونکہ مشاہدہ مین دوئی پائی گئی بلحاظ شاہد و مشہود کے

ہے مشتمل نمودِ صور پر وجود بحر ۲۹۶ یان کیا دھرا ہے قطرہ و موج و حباب مین

یہان کیا دھرا ہے بجز بحر کے -

شرم اک ادائے ناز ہے اپنے ہی سے سہی ۲۹۷ ہین کتنے بے حجاب کہ ہین یون حجاب مین

نازہے = نازِ محبوب ہے کہ اپنے سے شرماتا ہے ۔ ہین کتنے بے حجاب = ہین کتنے سب بے حجاب در باطن ۔ ہین یون حجاب مین = ہین یون حجاب مین بظاہر

آرائشِ جمال سے فارغ نہین ہنوز	۳۹۸	پیشِ نظر ہے آئینہ دائم نقاب مین

فارغ نہین = فارغ نہین حجاب مین بھی ۔

ہے غیب غیب جسکو سمجھتے ہین ہم شہود	۳۹۹	ہین خواب مین ہنوز جو جاگے ہین خواب مین

غیب الغیب = وجود باری تعالے ۔ یعنے عالمِ ظاہر بھی از روی ماہیت عالم غیب الغیب ہے ۔

حیران ہون دل کو روؤن کہ پیٹون جگر کو مین	۴۰۰	مقدور ہو تو ساتھ رکھون نوحہ گر کو مین

ساتھ رکھون نوحہ گر کو رونے پیٹنے ۔

چھوڑا نہ رشک نے کہ ترے گھر کا نام لون	۴۰۱	ہر اک سے پوچھتا ہون کہ جاؤن کدھر کو مین

پوچھتا ہون بطریق تجاہل ۔

جانا پڑا رقیب کے در پر ہزار بار	۴۰۲	اے کاش جانتا نہ ترے رہگذر کو مین

جانا پڑا بگڑے ہوے یا از راہِ خوشامد ۔

ہے کیا جو کس کے باندھیے میری بلا ڈرے	۴۰۳	کیا جانتا نہین ہون تمھاری کمر کو مین

میری بلا ڈرے اس بات سے کہ کمر لچک جائیگی ۔

لو وہ بھی کہتے ہین کہ یہ بے ننگ و نام ہے	۴۰۴	یہہ جانتا اگر تو لٹاتا نہ گھر کو مین ؎

وہ = جنکے لئے گھر لٹا دیا ۔

چلتا ہون تھوڑی دُور ہر اک تیز رَو کے ساتھ | ۵۔ہم | پہچانتا نہین ہون ابھی راہبر کو مین

پہچانتا نہین ہون = تعریض ہے ہادیان شریعت پر

خواہش کو احمقون نے پرستش دیا قرار | ۶۔ہم | کیا پوجتا ہون اُس بُتِ بیدادگر کو مین

خواہش = ہوا پرستی - اُس بتِ بیدادگر کو نہین پوجتا بلکہ اپنی خواہش نفس کو پوجتا ہون -

پھر بیخودی مین بھول گیا راہِ کوئے یار | ۷۔ہم | جاتا وگرنہ ایک دن اپنی خبر کو مین

جاتا وگرنہ ایک دن اپنی خبر کو مین = یعنے اپنے کو وہین چھوڑ آیا -

اپنے پہ کر رہا ہون قیاس اہلِ دہر کا | ۸۔ہم | سمجھا ہون دلپذیر متاعِ ہنر کو مین

اہل زمانہ کو اپنے مانند ہنرمند سمجھا ہون کہ المرء یقیس علی نفسہ

ذکر میرا بہ بدی بھی اُسے منظور نہین | ۹۔ہم | غیر کی بات بگڑ جاے تو کچھہ دُور نہین

از بسکہ میرا ذکر بہ بدی بھی ناگوارِ طبع معشوق ہے تا بہ نیکی چہ رسد پس بات رقیب کی میری بدی کی بابت بگڑ جاے تو کچھہ دور نہین -

وعدہ سیرِ گلستان ہے خوشا طالعِ شوق | ۱۰۔ہم | مژدہ قتل مقدر ہے جو مذکور نہین

سیر گلستان = کنایہ خونریزی عاشق سے ہے - شوق = یعنے آرزوے عاشق قتل ہونے پر دست معشوق سے - مذکور نہین = مذکور نہین وعدہ سیر گلستان مین -

شاہد ہستیِ مطلق کی کمر ہے عالم | ۱۱۔ہم | لوگ کہتے ہین کہ ہے پر ہمین منظور نہین

ہستیِ مطلق = باری تعالیٰ بقولِ صوفیۂ وجودیہ - لوگ کہتے ہیں کہ ہے # یعنے محبوب کی کمر ہے - ہمیں منظور نہیں # کیونکہ کمر معدوم ہے - مفروضِ موہوم ہے -

قطرہ اپنا بھی حقیقت میں ہے دریا لیکن	۱۴۱۲	ہم کو تقلیدِ تنک ظرفیِ منصور نہیں

تنگ ظرفی = کم ظرفی -

حسرت اے ذوقِ خرابی کہ وہ طاقت نہ رہی	۱۴۱۳	عشقِ پُر عربدہ کی گَون تنِ رنجور نہیں

گَون = بوزنِ عون - مونث - قابو و فرصت - گونا بالفتح - مذکر - بجانہ آوردن ع و س ۱۲ دلیل ساطع

ظلم کر ظلم اگر لطف دریغ آتا ہو	۱۴۱۴	تو تغافل میں کسی رنگ سے معذور نہیں

ہر چند تغافل ظلم میں ایک امر پسندیدہ ہے مگر تجھہ سے پسندیدہ نہیں کیونکہ تیرا ظلم مطلوبِ عاشقان ہے - کسی رنگ سے # ظلم سے خواہ لطف سے پس بوجہ تغافل جو تیری خاص صفت ہے - نہ ظلم ہوگا نہ لطف -

صاف دُردی کشِ پیمانۂ جم ہیں ہم لوگ	۱۴۱۵	وائے وہ بادہ کہ افشردۂ انگور نہیں

جمشید موجدِ شراب اور یہہ قصہ طلب بات ہے - وائے وہ بادہ کہ الخ = پس ہمکو شراب انگوری چاہیے -

ہوں ظہوری کے مقابل میں خفائی غالب	۱۴۱۶	میرے دعوے پہ یہہ حجت ہے کہ مشہور نہیں

مشہور نہیں = میں مشہور نہیں -

نالہ جز حسنِ طلب اے ستم ایجاد نہیں	۱۴۱۷	ہے تقاضائے جفا شکوۂ بیداد نہیں

عشق و مزدوریٔ عشرتگہِ خسرو کیا خوب	۴۱۸	ہم کو تسلیم نکو نامیٔ فرہاد نہین

عشرتگہ = مکان بے ستون - ہم کو تسلیم نکو نامی الخ = کیونکہ فرہاد عشرتگہِ پرویز کا کہ رقیب فرہاد ہے مزدور ٹھہرا -

کم نہین وہ بھی خرابی مین پہ وسعت معلوم	۴۱۹	دشت مین ہے مجھے وہ عیش کہ گھر یاد نہین

وسعت = گھر کی وسعت مقابلہ نہین صحرا کے -

اہل بینش کو ہے طوفانِ حوادث مکتب	۴۲۰	لطمۂ موج کم از سیلیٔ اُستاد نہین

مکتب = مدرسۂ کسب دیدہ وری و حصول آگہی - ایک

والے محرومیٔ تسلیم و بداحالِ وفا	۴۲۱	جانتا ہے کہ ہمین طاقتِ فریاد نہین

ہم تسلیم و وفا داری کے سبب فریاد نہین کرتے اور اسوجہ سے محروم ہین یعنے باآنکہ محبوب جانتا ہے بتقاضاے وفا ہم فریاد نہین کرتے - نکرنا فریاد کا باعث محرومی ہوا کیونکہ وہ دادرسی ہمارے عشق کی نہین کرتا - دوسرا یہہ کہ جانتا ہے ہم فریاد کر نہین سکتے اسلیئے ظلم و بیداد ہم پر زیادہ کرتا ہے حالانکہ فریاد نکرنا ہمارا بنا بر وفا ہے جو سبب ہماری محرومی و ناکامی کا ہوا واللہ اعلم -

سبدِ گل کے تلے بند کرے ہے گلچین	۴۲۲	مژدہ اے مرغ کہ گلزار مین صیاد نہین

زہے قسمتِ بلبل کہ گلچین اُسکو سبدِ خالی کے نیچے بند کرتا ہے کیونکہ گلزار مین اگر صیاد ہوتا تو قفس مین بند کرتا -

نفی سے کرتی ہے اثبات تراوش گویا	۲۲۳	دی ہے جای دہن اُسکو دم ایجاد نہین

یعنے قضا و قدر نے محبوب کو دہن دینے کی جگہ لفظ نہین کا دی ہے کہ کلمہ نفی کا ہے جسکے دینے سے ندینا ثبوت ہوا ۔

کم نہین جلوہ گری مین تری کوچہ سی بہشت	۲۲۴	یہی نقشہ ہی وے اسقدر آباد نہین
دو نوجہان دیکے وہ سمجھی یہہ خوش رہا	۲۲۵	یان آپڑی یہہ شرم کہ تکرار کیا کرین

تکرار کیا کرین اس بضاعت اندک کے دینے پر در عوض اپنی ذات کے ۔

تھک تھک کے ہر مقام پہ دو چار رہگئی	۲۲۶	تیرا پتا نپائین تو ناچار کیا کرین

ناچار کیا کرین جو رہ نجائین ۔

کیا شمع کے نہین ہین ہواخواہ اہل بزم	۲۲۷	ہو غم ہی جانگداز تو غمخوار کیا کرین

غم = شعلۂ شمع ۔ ایک لفظ کے معنے ۔

ہو گئی ہی غیر کی شیرین بیانی کارگر	۲۲۸	عشق کا اُسکو گمان ہم بے زبانون پر نہین

دعوی عشق مین غیر اگرچہ کاذب ہے مگر بسبب اُسکی شیرین بیانی کے معشوق اُسکو صادق جانتا ہے اور ہم پر عشق کا گمان بھی نہین کرتا بسبب ہماری بے زبانی کے اگرچہ ہم عاشق صادق ہین ۔

قیامت ہی کہ سن لیلی کا دشت قیس مین آنا	۲۲۹	تعجب سے وہ بولا یون بھی ہوتا ہی زمانہ مین

وہ = قیس

دل نازک پہ اُسکے رحم آتا ہی مجھے غالب	۲۳۰	نکر سرگرم اُس کافر کو الفت آزمانے مین

مگر یہ گرم اُس کافر کو امتحان مین میرے عشق کے کہ اُس کا دلِ نازک اس کا تاب نہ لا سکیگا ۔

دل لگا کر لگ گیا اُن کو بھی تنہا بیٹھنا ۔ ۴۳۱ ۔ بارے اپنی بیکسی کی ہم نے پائی داد یان

بارے اپنی بیکسی الخ = کہ وہ بھی ہمارے مانند عاشقِ بیکس بن بیٹھے ۔

یہ ہم جو ہجر مین دیوار و در کو دیکھتے ہین ۔ ۴۳۲ ۔ کبھی صبا کو کبھی نامہ بر کو دیکھتے ہین

صبا کا راستہ بالاے دیوار اور قاصد کا اندرونِ در تو یہہ لف و نشر مرتب ہے ۔

کوئی کہے کہ شبِ مہ مین کیا برائی ہے ۔ ۴۳۳ ۔ بلا سے آج اگر دن کو ابر و باد نہین

کیا برائی ہے شراب پینے مین

جو آؤن سامنے اُنکے تو مرحبا نکہین ۔ ۴۳۴ ۔ جو جاؤن وان سے کہین کو تو خیر باد نہین

کہین کو = کسی طرف کو ۔ خیر باد = خدا حافظ یہہ کلمہ رخصت ہے ۔ مرحبا کی اصل یہہ ہے رحبت الدار لک مرحبا ۔ دوست اپنے گھر آئے تو کہتے ہین یعنے ہمارا گھر کشادہ ہے تمہارے لئے ۔

کبھی جو یاد بھی آتا ہون مین تو کہتے ہین ۔ ۴۳۵ ۔ کہ آج بزم مین کچھہ فتنہ و فساد نہین

کہ آج بزم مین الخ = غالب کے نہونے سے ۔

تم اُن کو وعدہ کا ذکر اُن سے کیون کرو غالبؔ ۔ ۴۳۶ ۔ یہہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہین کہ یاد نہین

تیری توسن کو صبا باندھتے ہین ۔ ۴۳۷ ۔ ہم بھی مضمون کی ہوا باندھتے ہین

توسن = بچھیرا ۔

آہ کا کس نے اثر دیکھا ہے	۴۳۸	ہم بھی اک اپنی ہوا باندھتے ہین

ہوا = خواہش۔

تیری فرصت کے مقابل اے عمر	۴۳۹	برق کو پا بہ حنا باندھتے ہین

پا بہ حنا = بے رفتار۔

قیدِ ہستی سے رہائی معلوم	۴۴۰	اشک کو بے سروپا باندھتے ہین

قیدِ مذکور سے کسی کو رہائی نہین ہے یہان تک آنسو کو حالتِ بے سروپائی مین باندھتے ہین۔ باندھتے ہین = ایہام بمعنی قید مین باندھنے کے اور مضمون مین لانے کے یعنے اشکِ بے سروپا پر بھی رحم نہین کرتے۔

غلطیہائے مضامین مت پوچھ	۴۴۱	لوگ نالہ کو رسا باندھتے ہین

لوگ نالہ کو الخ = حالانکہ نارسا ہے۔

اہل تدبیر کی واماندگیان	۴۴۲	آبلون پر بھی حنا باندھتے ہین

واماندگیان = ایک تو آبلہ کی واماندگی دوسری آبلہ پر حنا لگانے کی۔

سادہ پرکار ہین خوبان غالب	۴۴۳	ہم سے پیمان وفا باندھتے ہین

سادہ پرکار = بظاہر سادہ بباطن پرکار۔

زمانہ سخت کم آزار ہے بجانِ اسد	۴۴۴	وگرنہ ہم توقع زیادہ رکھتے ہین

توقع = توقع آزار کی۔

کیون گردشِ مدام سے گھبرا نجائے دل	۴۴۵	انسان ہون پیالہ و ساغر نہین ہون مین

گردش = ایہام - مُدام = ایہام بمعنے ہمیشہ و شراب -

یارب زمانہ مجکو مٹاتا ہے کس لئے | ۴۴۶ | لوحِ جہان پہ حرفِ مکرر نہیں ہون مین

حرفِ مکرر = حرف دوبارہ نوشتہ شدہ - یہہ کنایہ اپنی یکتائی سے ہے -

حد چاہئے سزا مین عقوبت کیواسطے | ۴۴۷ | آخر گناہگار ہون کافر نہیں ہون مین

عقوبت = عذاب -

کس واسطے عزیز نہیں جانتے مجھے | ۴۴۸ | لعل و زمرد و زر و گوہر نہیں ہون مین

ازقسمِ جمادات ہوتا تو عزیز ہوتا - یا استفہام استنکاری ہے -

کرتے ہو مجکو منعِ قدمبوس کس لئے | ۴۴۹ | کیا آسمان کے بھی برابر نہیں ہون مین

آسمان کو منع نکرین اور مجھے منع کرین -

سب کہان کچھ لالہ و گل مین نمایان ہوگئین | ۴۵۰ | خاک مین کیا صورتین ہونگی کہ پنہان ہوگئین

خاک مین الخ یعنے کیسی کیسی صورتین ہونگی کہ زیرِ خاک پنہان ہوگئین -

یاد تھین ہم کو بھی رنگارنگ بزم آرائیان | ۴۵۱ | لیکن اب نقش و نگارِ طاقِ نسیان ہوگئین

یعنے ہم بزم آرائیون کو بھول گئے حوادثِ زمان یا نسیانِ پیری سے -

قید مین یعقوب نے لی گو نہ یوسف کی خبر | ۴۵۲ | لیکن آنکھین روزنِ دیوارِ زندان ہوگئین

لی گو نہ یوسف کی خبر = گو کہ خبر نہ لی یاکسیقدر یادِ شباروزی سے خبر لی -

لیکن آنکھین روزنِ دیوارِ زندان ہوگئین = یعنے مگر روتے روتے آنکھین کور ہوگئین -

سب رقیبوں سے ہوں ناخوش پر زنانِ مصر سے ۔۔ ۴۵۳ ۔۔ ہے زلیخا خوش کہ محوِ ماہِ کنعاں ہو گئیں

رقیب = عاشق ایک معشوق کے ۔ زنانِ مصر سے زلیخا خوش ہے کہ محوِ ماہِ کنعان ہو گئیں اور زلیخا کو عشقِ یوسف میں معذور رکھا ۔

جوئے خوں آنکھوں سے بہنے دو کہ ہے شامِ فراق ۔۔ ۴۵۴ ۔۔ میں یہ سمجھوں گا کہ شمعیں دو فروزاں ہو گئیں

ان پری زادوں سے لیں گے خلد میں ہم انتقام ۔۔ ۴۵۵ ۔۔ قدرتِ حق سے یہی حوریں اگر واں ہو گئیں

پری زادان = محبوبانِ دنیا ۔ ہو گئیں = آ گئیں یا بن گئیں ۔

میں چمن میں کیا گیا گویا دبستاں کھل گیا ۔۔ ۴۵۶ ۔۔ بلبلیں سن کر مرے نالے غزلخواں ہو گئیں

کھل گیا = چمن میں کھل گیا ۔

وہ نگاہیں کیوں ہوئی جاتی ہیں یارب دل کے پار ۔۔ ۴۵۷ ۔۔ جو مری کوتاہیِ قسمت سے مژگاں ہو گئیں

وہ نگاہیں باوجود کوتاہ ہونے کے مژگان کی مانند دل کے پار ہوئی جاتی ہیں ۔

بسکہ روکا میں نے اور سینے میں ابھریں پے بہ پے ۔۔ ۴۵۸ ۔۔ میری آہیں بخیۂ چاکِ گریباں ہو گئیں

ابھریں = بلند ہوئیں ۔

دیوانگی سے دوش پہ زنار بھی نہیں ۔۔ ۴۵۹ ۔۔ یعنی ہماری جیب میں اک تار بھی نہیں

تارِ جیب کو زنارِ دوش قرار دیا ہے بسبب صنم پرستی کے ۔

دل کو نیازِ حسرتِ دیدار کر چکے ۔۔ ۴۶۰ ۔۔ دیکھا تو ہم میں طاقتِ دیدار بھی نہیں

نیازِ حسرتِ دیدار = نذرِ حسرتِ دیدار نہ دیدار ۔

ملنا ترا اگر نہیں آساں تو سہل ہے ۔۔ ۴۶۱ ۔۔ دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں

یعنے ملنا تیرا اگر شکل ہوتا تو یہہ امر بہ مجبوری مجھپر آسان ہوتا با آنکہ تیرا ملنا آسان ہے مگر تو نہیں ملتا - یہہ امر دشوار ہے - دیگر ہر ایک سے تیرا ملنا اگر شکل ہوتا یہہ امر مجھپر بھی آسان ہوتا مگر شکل یہہ ہے کہ اغیار سے ملنا آسان اور یہہ امر مجھپر دشوار ہے - واللہ اعلم -

بے عشق عمر کٹ نہیں سکتی ہے اور یاں	۲۶۲	طاقت بقدرِ لذتِ آزار بھی نہیں

لذتِ آزار = مزہ رنج عاشقی -

شوریدگی کے ہاتھ سے ہے سر وبالِ دوش	۲۶۳	صحرا میں اے خدا کوئی دیوار بھی نہیں

شوریدگی = آشفتہ سری - کوئی دیوار بھی نہیں = جس سے سر شوریدہ کو پھوڑ لے

ڈر نالہ ہاے زار سے میرے خدا کو مان	۲۶۴	آخر نواے مرغ گرفتار بھی نہیں

آخر نواے مرغ الخ = کیا میرا نالۂ زار بھی نواے مرغ گرفتار کے برابر نہیں ہے -

دل میں ہے یار کی صفِ مژگان سے روکشی	۲۶۵	حالانکہ طاقتِ خلشِ خار بھی نہیں

روکشی = مقابلہ -

ہوی ہے مانعِ ذوقِ تماشا خانہ ویرانی	۲۶۶	کفِ سیلاب باقی ہے برنگِ پنبہ روزن میں

کفِ سیلاب جس سے خانہ ویرانی ہوی

ودیعت خانۂ بیدادِ کاوشہاے مژگان ہوں	۲۶۷	نگینِ نامِ شاہد ہے مرا ہر قطرہ خون تن میں

میں سراپا امانت خانہ ہوں کاوشِ مژگانِ شاہد کا - میرے تن میں ہر قطرہ خون کا نام معشوق کا نگینہ ہے کہ اُس کے مژگانِ تیز کی کاوش سے نگینہ پر میرے

ہر قطرۂ خون کے نام محبوب کا کندہ ہے -

نکوہش ہا نع بیربطیٔ شور جنون آئی ۔ ۴۶۸ ۔ ہوا ہی خندۂ احباب بخیہ جیب و دامن مین

نکوہش = احباب کی ملامت جسکا خندہ اہانت لازم ہے - خندہ = خندہ دندان نما جو بخیہ سے شبیہ ہے -

ہوی اس مہروش کی جلوۂ تمثال کی آگے ۔ ۴۶۹ ۔ پر افشان جوہر آئینہ مین مثل ذرہ روزن مین

تمثال = صورت -

نجانون نیک ہون یا بد ہون پر صحبت مخالف ہے ۔ ۴۷۰ ۔ جو گل ہون تو ہون گلخن مین جو خس ہون تو ہون گلشن مین

گل = جسکی جگہ گلشن ہے - خس = جسکی جگہ گلخن ہے -

ہزارون دل دئے جوش جنون عشق نے مجھکو ۔ ۴۷۱ ۔ سیہ ہو کر سویدا ہو گیا ہر قطرہ خون تن مین

اسد زندانیٔ تاثیر الفت ہای خوبان ہون ۔ ۴۷۲ ۔ خم دست نوازش ہو گیا ہی طوق گردن مین

مزے جہان کے اپنی نظر مین خاک نہین ۔ ۴۷۳ ۔ سوای خون جگر سو جگر مین خاک نہین

دنیا کے مزے کچھ نہین ہین مگر خون جگر کا پینا عاشقی مین با مزہ تھا سو وہ خون بھی اب جگر مین نہ رہا -

مگر غبار ہوے پر ہوا اڑا لیجاے ۔ ۴۷۴ ۔ وگرنہ تاب و توان بال و پر مین خاک نہین

غبار ہوے پر = بال و پر غبار ہوے پر -

یہ کس بہشت شمائل کی آمد آمد ہے ۔ ۴۷۵ ۔ کہ غیر جلوۂ گل رہگذر مین خاک نہین

خاک = گرد -

۴۷۶ بھلا اُسے نسہی کچھہ مجھی کو رحم آتا — اثر مرے نفس بے اثر مین خاک نہین

اُسے نسہی = محبوب کو مجھہ پر رحم نسہی - رحم آتا = میرے حال پر رحم آتا -

۴۷۷ خیالِ جلوۂ گل سے خراب ہین میکش — شرابخانہ کے دیوار و در مین خاک نہین

گل = ایہام - مقصود شراب ہے - خراب = مست -

۴۷۸ دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیون — روئین گے ہم ہزار بار کوئی ہمین ستائے کیون

کوئی = یارِ دل آزار یا ناصحِ ملامت شعار -

۴۷۹ جب وہ جمالِ دلفروز صورتِ مہرِ نیمروز — آپ ہی ہو نظارہ سوز پردہ مین منہ چھپائے کیون

صورتِ مہرِ نیمروز = دوپہر کے آفتاب کی مانند - آپ ہی ہو الخ = نگاہ بینندگان کو جلادے اور یہہ دیکھہ نسکین - پھر روپوشی کس لئے -

۴۸۰ دشنۂ غمزہ جانستان ناوکِ ناز بے پناہ — تیرا ہی عکسِ رخ سہی سامنے تیرے آئے کیون

ناوکِ نازِ بے پناہ = ناوکِ ناز تیرِ بے زنہار ہے - تیرا ہی عکسِ رخ الخ = یعنے تو ہی سہی آئینہ مین اپنا مقابل کیون ہو - جس دشنہ و ناوک سے اپنے تو خود دلفگار ہو جاے -

۴۸۱ حسن اور اُسپہ حسنِ ظن رہ گئی بوالہوس کی شرم — اپنے پہ اعتماد ہے غیر کو آزمائے کیون

حسنِ ظن = محبوب کا حسنِ ظن بوالہوس کی نسبت - اپنے پہ = اپنی عفتِ حسن پہ یا حسنِ ظن پہ -

۴۸۲ وان وہ غرورِ عز و ناز یان یہ حجابِ پاسِ وضع — راہ مین ہم ملین کہان بزم مین وہ بلائے کیون

حجاب پاسِ وضع = شرم و ضعداری -

ہاں وہ نہیں خدا پرست جاؤ وہ بیوفا سہی ۔ ۴۸۳ ۔ جسکو ہو دین و دل عزیز اسکی گلی میں جائے کیوں

وہ = محبوب - جاؤ = خطاب بناصح - جسکو = جس شخص کو -

غالب خستہ کے بغیر کونسے کام بند ہیں ۔ ۴۸۴ ۔ روئیے زار زار کیا کیجئے ہائے ہائے کیوں

طنز آمیز گفتگو ہے دوست کے ساتھ -

غنچۂ ناشگفتہ کو دُور سے مت دکھا کہ یوں ۔ ۴۸۵ ۔ بوسہ کو پوچھتا ہوں میں منہ سے مجھے بتا کہ یوں

غنچۂ ناشگفتہ کو چمن میں دُور سے مت دکھا کہ ایسی صورت بوسہ چینی ہے بلکہ اپنے دہن و لب سے بتا کہ بوسہ یوں لیتے ہیں -

پرسشِ طرزِ دلبری کیجئے کیا کہ بن کہے ۔ ۴۸۶ ۔ اُسکے ہر اک اشارہ سے نکلے ہے یہ ادا کہ یوں

یہہ ادا کہ یوں = یہہ بیان کہ یوں ہوا کرتی ہے طرزِ دلبری -

رات کیوقت مے پیئے ساتھ رقیب کو لئے ۔ ۴۸۷ ۔ آئے وہ یاں خدا کرے پر نکرے خدا کہ یوں

تیہا مے پیئے آئے - ساتھ رقیب کو لئے نہ آئے - یہہ لف و نشر مرتب ہے -

غیر سے رات کیا بنی یہہ جو کہا تو دیکھئے ۔ ۴۸۸ ۔ سامنے آن بیٹھنا اور یہہ دیکھنا کہ یوں

سامنے آن بیٹھنا الخ = سامنے ناز سے آن بیٹھنا اور منہ بنا کے کہنا کہ ایسی بنی

بزم میں اُسکے روبرو کیوں نہ خموش بیٹھئے ۔ ۴۸۹ ۔ اُسکی تو خامشی میں بھی ہے یہی مدعا کہ یوں

بزم = جو محفلِ یار و اغیار ہے - خامشی میں = چپ بیٹھنے میں جو شیوہ محبوب کا ہے -- یوں = خاموش بیٹھئے -

مین نے کہا کہ بزمِ ناز چاہئے غیر سے تہی ۔ ۴۹۰ ۔ سنکے ستم ظریف نے مجکو اٹھا دیا کہ یون

یون = ایسی تہی چاہئے ۔

مجھ سے کہا جو یار نے جاتے ہین ہوش کسطرح ۔ ۴۹۱ ۔ دیکھکے میری بیخودی چلنے لگی ہوا کہ یون

بادِ صبا چلنے لگی اور بتانے لگی کہ ہوش عاشقون کے معشوقون کے روبرو یون اڑے جاتے ہین ۔

کب مجھکو کوی یار مین رہنے کی وضع یاد تھی ۔ ۴۹۲ ۔ آئینہ دار بن گئی حیرتِ نقشِ پا کہ یون

آئینہ دار = نمایندہ ۔ حیرتِ نقشِ پا = رہنے کی وضع ہے ۔

گر ترے دل مین ہو خیال وصل مین شوق کا زوال ۔ ۴۹۳ ۔ موجِ محیطِ آب مین مارے ہے دست و پا کہ یون

یعنے خیال اسکا کہ وصل مزیلِ شوق ہے تو دیکھ موج کو کہ دست و پا مار رہی ہے کہ یون محیط سے کنارہ کش ہوتے ہین ۔ واللہ اعلم

ردیف واو

حسد سے دل اگر افسردہ ہے گرمِ تماشا ہو ۔ ۴۹۴ ۔ کہ چشمِ تنگ شاید کثرتِ نظارہ سے وا ہو

خطاب بزاہد جو خوبرویون کو دیکھ نسکے ۔

بقدرِ حسرتِ دل چاہئے ذوقِ معاصی بھی ۔ ۴۹۵ ۔ بھرون یک گوشۂ دامن گر آبِ ہفت دریا ہو

آبِ ہفت دریا = تردامنیٔ معاصی کے لئے ۔

اگر وہ سرو قد گرمِ خرامِ ناز آجاوے ۔ ۴۹۶ ۔ کفِ ہر خاکِ گلشن شکلِ قمری نالہ فرسا ہو

کف ہر خاک گلشن = ہر کف خاک گلشن ۔

دوزخ مین ڈالدو کوئی لیکر بہشت کو	۴۹۷	طاعت مین تا رہے نہ مے و انگبین کی لاگ

لاگ = خلاف ۔ دوزخ مین بہشت کو ڈالدو تاکہ مے اور انگبین کی لاگ نرہے کیونکہ مے آتش دیدہ ہے اور جوئے عسل جنت آتش دیدہ نہین ہے جب یہہ بھی آتشدیدہ ہوجاے تو دونون مساوی ہوجاوینگے ۔

ٹیڑھا لگا ہے قط قلم سرنوشت کو	۴۹۸	ہون منحرف نہ کیون رہ و رسم ثواب سے

منحرف = برگشتہ ۔

خرمن جلے اگر نہ ملخ کھاے کشت کو	۴۹۹	غالب کچھہ اپنی سعی سے لہنا نہین مجھے

لہنا = یافت و نصیب ۔ خرمن جلے الخ = یعنے ملخ سے اپنا کشت بچیے تو برق سے نہ بچیے ۔

کیجے ہمارے ساتھہ عداوت ہی کیون نہو	۵۰۰	وارستہ اُس سے ہین کہ محبت ہی کیون نہو

وارستہ = آزاد ۔

ہے دل پہ بار نقش محبت ہی کیون نہو	۵۰۱	چھوڑا نہ مجھہ مین ضعف نے رنگ اختلاط کا

دل یہانتک ضعیف ہوگیا کہ نقش محبت کو بھی اُٹھا نہین سکتا ۔

ہر چند بر سبیل شکایت ہی کیون نہو	۵۰۲	ہے مجھہ کو تجھہ سے تذکرۂ غیر کا گلا

برسبیل شکایت ہی کیون نہو تذکرۂ غیر ۔

یون ہو تو چارۂ غم الفت ہی کیون نہو	۵۰۳	پیدا ہوئی ہے کہتے ہین ہر درد کی دوا

پیدا ہوی ہے الخ = حدیث لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ - یون ہو تو الخ = ہر درد کی دوا ہو اور علاج غمِ الفت ہی کا نہو - یعنی جیہ - گویا غم مذکور درد نہین ہے -

ڈالا نہ بیکسی نے کسی سے معاملہ | ۵۰۴ | اپنے سے کھینچتا ہون خجالت ہی کیون نہو

معاملہ یعنے کام اپنا - بن آئیکی شرمندگی آپ سے کھینچتا ہون نہ دوسرے سے

ہے آدمی بجاے خود اک محشرِ خیال | ۵۰۵ | ہم انجمن سمجھتے ہین خلوت ہی کیون نہو

خلوت انجمن ہے کیونکہ آدمی خود محشرِ خیال ہے -

ہنگامۂ زبونیِ ہمت ہے انفعال | ۵۰۶ | حاصل نکیجے دہر سے عبرت ہی کیون نہو

زبونی = عجز - انفعال = خجالت - عبرت بھی زمانہ سے نہ لیجے کہ لینا عجزِ ہمت اور اوسکا حاصل خجالت ہے -

وارستگی بہانۂ بیگانگی نہین | ۵۰۷ | اپنے سے کر نہ غیر سے وحشت ہی کیون نہو

مٹتا ہے فوتِ فرصتِ ہستی کا غم کوئی | ۵۰۸ | عمرِ عزیز صرفِ عبادت ہی کیون نہو

گو عمر بھر عبادت مین رہے تو بھی **الا لیعرفون** کے مقام کو نہ پہونچا -

قفس مین ہون اگر اچھا بھی نجانین میرے شیون کو | ۵۰۹ | مرا ہونا برا کیا ہے نواسنجانِ گلشن کو

مرا ہونا برا کیا ہے کیونکہ مین اونکا ہمصفیر اور شریکِ تمتّع نہین ہون -

نہین گر ہمدمی آسان نہو یہہ رشک کیا کم ہے | ۵۱۰ | ندی ہوتی خدایا آرزوے دوست دشمن کو

اگر ہمدمی دوست کی آسان نہین - خیر - مگر رشک اس ہمدمی کا جو رقیب کو حاصل ہے کیا کم ہے - بس ہی خدا آرزوے یار اغیار کو ہونے ندے -

نہ نکلا آنکھ سے تیری اک آنسو اُس جراحت پر ۱۱ کیا سینے مین جس نے خون چکان مژگانِ سوزن کو

تیرے = خطاب بر معشوق - جراحت = زخم - سینے = ایہام -

خدا شرمائے ہاتون کو کہ رکھتے ہین کشاکش مین ۱۲ کبھی میرے گریبان کو کبھی جانان کے دامن کو

ہاتون کو = اِن اپنے یا اُسکے ہاتون کو -

ابھی ہم قتل گہ کا دیکھنا آسان سمجھتے ہین ۱۳ نہین دیکھا شناور جوے خون مین تیرے توسن کو

قتل گہ = مقتلِ عُشاق - آسان سمجھتے ہین کیونکہ اپنا خون بہنے کی نوبت نہین آئی اور بسبب اسکے تیرے توسن کو جوے خون مین شناور نہین دیکھا ہے -

ہوا چرچا جو میرے پانون کی زنجیر بننے کا ۱۴ کیا بیتاب کان مین جنبشِ جوہر نے آہن کو

کان مین = معدنِ آہن مین جنبشِ شوق جو جوہر کو ہونے لگی -

خوشی کیا کھیت پر میرے اگر سو بار ابر آوے ۱۵ سمجھتا ہون کہ ڈھونڈھے ہے ابھی سے برق خرمن کو

ابھی سے = کھیت تیار ہونے سے پہلے -

وفاداری بشرطِ استواری اصل ایمان ہے ۱۶ مرے بتخانہ مین تو کعبہ مین گاڑو برہمن کو

برہمن کا بتکدہ مین مرنا وفاداری ہے اور وفا اصلِ ایمان ہے پس اس صفت کے صلہ مین برہمن کو کعبہ مین گاڑو اگرچہ بتخانہ مین مرجاے -

شہادت تھی مری قسمت مین جو دی تھی یہ خو مجکو ۱۷ جہان تلوار کو دیکھا جھکا دیتا تھا گردن کو

خو = خصلت -

نہ لٹتا دن کو تو کب رات کو یون بیخبر سوتا ۱۸ رہا کھٹکا نہ چوری کا دعا دیتا ہون رہزن کو

چوری کا = رات کی رہزنی کا۔

سخن کیا کہہ نہیں سکتے کہ جویا ہوں جواہر کے | ۵۱۹ | جگر کیا ہم نہیں رکھتے کہ کھودیں جا کے معدن کو

سخن = شعر۔ جگر کیا ہم الخ = بلکہ اپنی جگر کنی سے جواہر سخن پیدا کر لیتے ہیں۔

مری شاہ سلیمان جاہ سے نسبت نہیں **غالب** | ۵۲۰ | فریدون و جم و کیخسرو و داراب و بہمن کو

شاہ سلیمان جاہ = شاہ ظفر رحمۃ اللہ علیہ ہونگے۔

دھوتا ہوں جب میں پینے کو اس سیم تن کے پانو | ۵۲۱ | رکھتا ہے ضد سے کھینچ کے باہر لگن کے پانو

لگن ۔ تشت ۔

دی سادگی سے جان پڑوں کوہکن کے پانو | ۵۲۲ | ہیہات کیوں نہ ٹوٹ گئے پیرزن کے پانو

ہیہات = ایہام تناسب ۔

اللہ رے ذوق دشت نوردی کہ بعد مرگ | ۵۲۳ | ہلتے ہیں خود بخود مرے اندر کفن کے پانو

گویا عالم کی صحرا نوردی میں ہیں۔

ہے جوش گل بہار میں یاں تک کہ ہر طرف | ۵۲۴ | اڑتے ہوئے الجھتے ہیں مرغ چمن کے پانو

الجھتے ہیں = جوش گل سے الجھتے ہیں۔

غالب مرے کلام میں کیونکر مزہ نہو | ۵۲۵ | پیتا ہوں دھو کے خسرو شیریں سخن کے پانو

خسرو شیریں سخن = یعنے **شاہ ظفر** ۔

اپنے کو دیکھتا نہیں ذوق ستم تو دیکھ | ۵۲۶ | آئینہ تا کہ دیدۂ نخچیر سے نہو

جب تک چشم قربانی سے آئینہ نہو اپنی صورت کو دیکھتا نہیں ۔ لطف یہہ کہ

چشمِ بدبوح مین ذابح کی صورت آئینہ کی مانند نقش بزیر ہوتی ہے -

وان پہنچ کر جو غش آتا پئی ہم ہی ہمکو	۵۲۷	صدرہ آہنگِ زمین بوسِ قدم ہی ہمکو

پئی ہم = پس یکدیگر یعنے پیاپے - صدرہ = سو مرتبہ - آہنگ = قصد -

دل کو مین اور مجھے دل محوِ وفا رکھتا ہے	۵۲۸	کسقدر ذوقِ گرفتاریٔ ہم ہے ہمکو

گرفتاریٔ ہم = گرفتاریٔ یکدیگر - دل کو مین = یعنے مین دل کو محوِ وفا رکھتا ہون -

ضعف سے نقشِ پئے مور ہی طوقِ گردن	۵۲۹	تیری کوچہ سے کہان طاقتِ رم ہی ہمکو

پئے = پاے -

جانکر کیجے تغافل کہ کچھ اُمید بھی ہو	۵۳۰	یہ نگاہِ غلط انداز تو سم ہے ہمکو

جانکر = عمداً - امید = توقع دلبری - غلط انداز = سہواً - بیجانے -

رشکِ ہمطرحی و دردِ اثرِ بانگِ حزین	۵۳۱	نالۂ مرغ سحر تیغ دو دم ہے ہمکو

رشکِ ہمطرحی = ایکدم - دردِ اثرِ بانگِ حزین = دوسرا دم -

سر اُڑانیکے جو وعدے کو مکرر چاہا	۵۳۲	ہنس کے بولے کہ تری سر کی قسم ہی ہمکو

ہنس کے بولے الخ = سر اوڑادینگے یا نہ اوڑانیگے کیونکہ پھر قسم کسکی سر کی کھاینگے -

دلکی خون کرنی کی کیا وجہ ولیکن ناچار	۵۳۳	پاسِ بے رونقیٔ دیدہ اہم ہی ہمکو

یعنی لہو رونے کی کوئی وجہ نہین مگر یہ کہ ناگزیر ہے اگر لہو نروئین دیدہ بے رونق رہتا ہے -

تم وہ نازک کہ خموشی کو فغان کہتے ہو	۵۳۴	ہم وہ عاجز کہ تغافل بھی ستم ہی ہمکو

ہماری خموشی بھی تمھاری بارِ خاطر ہی پس ہم بے صبر تمھارے تغافل سے کیا فریاد کر سکیں -

مقطعِ سلسلۂ شوق نہین ہی یہہ شہر	۳۳۵	عزمِ سیرِ نجف و طوفِ حرم ہے ہمکو

مقطع = جاے انقطاع - یہہ شہر = لکھنو -

لئے جاتی ہی کہین ایک توقع غالب	۳۳۶	جادۂ رہ کششِ کافِ کرم ہے ہمکو

جادہ کو کششِ کافِ کرم سے تشبیہ تام ہے -

تم جانو تمکو غیر سے جو رسم و راہ ہو	۳۳۷	مجکو بھی پوچھتے رہو تو کیا گناہ ہو

رسم و راہ = رسم و راہِ باطنی - پوچھتے رہو = بہ پرسشِ ظاہری پوچھتے رہو -

بچتے نہین مواخذۂ روزِ حشر سے	۳۳۸	قاتل اگر رقیب ہے تو تم گواہ ہو

بچتے نہین = ہم - تم گواہ ہو = تم ایسی گواہی دوگے کہ قاتل بچ جائیگا اور مقتول گرفتار ہو جائیگا

کیا وہ بھی بیگنہ کش و حق ناشناس ہین	۳۳۹	مانا کہ تم بشر نہین خورشید و ماہ ہو

وہ = خورشید و ماہ -

اُبھرا ہوا نقاب مین ہی اُن کی ایک تار	۳۴۰	مرتا ہون مین کہ یہہ نہ کسی کی نگاہ ہو

اُبھرا ہوا الخ = اور تارون مین نقاب کے - کسی کی = عاشق کی -

جب میکدہ چھٹا تو پھر اب کیا جگہہ کی قید	۳۴۱	مسجد ہو مدرسہ ہو کوئی خانقاہ ہو

جگہہ کی قید شراب نوشی کے لئے -

غالب بھی گر نہو تو کچھ ایسا ضرر نہین	۳۴۲	دنیا ہو یارب اور مرا بادشاہ ہو

مرا بادشاہ = ظفر رح

گئی وہ بات کہ ہو گفتگو تو کیونکر ہو ۔ ۵۴۳ ۔ کہے سے کچھ نہوا پھر کہو تو کیونکر ہو

کہے سے = گفتگو سے - کہو تو - استفسار از ہم نفس -

ہمارے ذہن میں اس فکر کا ہے نام وصال ۔ ۵۴۴ ۔ کہ گر نہو تو کہاں جائیں ہو تو کیونکر ہو

گر نہو = وصال اگر نہو - ہو تو کیونکر ہو = اگر وصال حاصل ہو تو کسطرح ہو -

ادب ہے اور یہی کشمکش تو کیا کیجے ۔ ۵۴۵ ۔ حیا ہے اور یہی گو مگو تو کیونکر ہو -

ادب ہے ہمکو اور حیا ہے محبوب کو - کشمکش = کشاکش شوق -

تمہیں کہو کہ گذارا صنم پرستوں کا ۔ ۵۴۶ ۔ بتوں کی ہو اگر ایسی ہی خو تو کیونکر ہو -

گذارا = گذران -

الجھتے ہو تم اگر دیکھتے ہو آئینہ ۔ ۵۴۷ ۔ جو تم سے شہر میں ہوں ایک دو تو کیونکر ہو

الجھتے ہو = رشک سے اسکے کہ اپنا مثل کدہر سے پیدا ہوا -

جسے نصیب ہو روزِ سیاہ میرا سا ۔ ۵۴۸ ۔ وہ شخص دن نہ کہے رات کو تو کیونکر ہو

وہ شخص دن الخ = کیونکہ اُسکے روزِ سیاہ کے مقابلہ میں رات اندھیری روز روشن ہے -

ہمیں پھر اُن سے امید اور انھیں ہماری قدر ۔ ۵۴۹ ۔ ہماری بات ہی پوچھیں نہ وُہ تو کیونکر ہو

ہمیں پھر الخ = ہمیں امید اور انہیں قدر کیا ہو گی - ہماری بات ہی پوچھیں نہ = ہمارا ذکر ہی نکریں - وُہ = ضمیر واحد غائب -

غلط تھا ہمیں خط پر گمان تسلی کا ۔ ۵۵۰ ۔ نہ مانے دیدۂ دیدار جو تو کیونکر ہو

تسلّی = تسلی دل کے لئے ۔ نماتے = خط کو نمانے ۔ دیدار جو = دیدار طلب ۔

بتا و اُس مژہ کو دیکھکر کہ مجکو قرار	۵۵۱	یہ نیش ہو رگِ جان مین فرو تو کیونکر ہو

یہ نیش ہو رگِ جان الخ = اس مصرع مین تعقیدِ لفظی ہے یعنے نیشِ فروشدہ برگِ جان پر قرار کیونکر ہو ۔

مجھے جنون نہین غالبؔ و لے بقول حضور	۵۵۲	فراقِ یار مین تسکین ہو تو کیونکر ہو

بقول حضور = بقول شاہ ظفر رح ۔

کسی کو دیکے دل کوئی نوا سنجِ فغان کیون ہو	۵۵۳	نہو جب دل ہی سینہ مین تو پھر منہ مین زبان کیون ہو
وہ اپنی خو نچھوڑین گے ہم اپنی وضع کیون چھوڑین	۵۵۴	سبک سر بنکے کیا پوچھین کہ ہم سے سرگران کیون ہو

وہ اپنی خو نچھوڑین گے = وہ اپنی خو جو سرگرانی ہے نچھوڑین گے ۔ ہم اپنی وضع کیون چھوڑین = ہم اپنی وضع جو خودداری ہے کیون چھوڑین ۔ سبک سر = احمق ۔ سرگران ۔ متکبر ۔

کیا غمخوار نے رسوا لگے آگ اس محبت کو	۵۵۵	نلاوے تاب جو غم کی وہ میرا رازدان کیون ہو

غمخوار نے = میرے ہمدرد نے ۔ جو = غمخوار ۔

وفا کیسی کہان کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھرا	۵۵۶	تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگِ آستان کیون ہو

وفا کیسی کہان کا عشق = واسوخت کے طور پر دل جلی بات ہے ۔

یہہ کہہ سکتے ہو ہم دل مین نہین ہین پر یہ بتلاؤ	۵۵۷	کہ جب دل مین تمہین تم ہو تو آنکھون سے نہان کیون ہو

ہم دل مین نہین ہین = ہم دل مین تمھارے نہین ہین - دل مین تمھین تم ہو = دل مین ہمارے تمھین تم ہو -

غلط ہی جذب دل کا شکوہ دیکھو جرم کس کا ہی	۵۵۸	نہ کھینچو گر تم اپنے کو کشاکش درمیان کیون ہو
جذبِ دل کا شکوہ = ہماری کششِ دل کا شکوہ - جرم کس کا ہے = جرم تمھارا ہے - نہ کھینچو گر تم اپنے کو = اگر تم کنارہ کشی نکرو -		
یہ فتنہ آدمی کی خانہ ویرانی کو کیا کم ہی	۵۵۹	ہوی تم دوست جسکے دشمن اسکا آسمان کیون ہو
یہ فتنہ = دوستی تمھاری -		
یہی ہے آزمانا توستانا کس کو کہتے ہین	۵۶۰	عدو کے ہو لئے جب تم تو میرا امتحان کیون ہو
امتحان = امتحان محبت -		
کہا تم نے کہ کیون ہو غیر کے ملنے مین رسوائی	۵۶۱	بجا کہتے ہو سچ کہتے ہو پھر کہیو کہ ہان کیون ہو
ہان کیون ہو = رسوائی کیون ہو -		
بے در و دیوار سا اک گھر بنایا چاہیے	۵۶۲	کوئی ہمسایہ نہو اور پاسبان کوئی نہو

ردیف ہای ہوز

از مہر تا بہ ذرہ دل و دل ہے آئینہ	۵۶۳	طوطی کو شش جہت سی مقابل ہی آئینہ
از مہر تا بہ ذرہ دل و دل ہے آئینہ = باعتبار سوزش و طپش آفتاب سی ذرہ تک مانندِ دل اور دل بصورتِ آئینہ ہے - طوطی کو = ہر پرستار آئینۂ دل کو -		

ہے سبزہ زار ہر در و دیوارِ غمکدہ	۵۶۴	جسکی بہار یہ ہو پھر اُسکی خزان نہ پوچھ

ہے سبزہ زار ۔ ہے سبزہ زار کثرتِ گریہ سے ۔ خزان = کنایہ شکست و ریخت سے غمکدہ کے ۔

ناچار بیکسی کی بھی حسرت اُٹھائیے	۵۶۵	دشواریٔ رہ و ستمِ ہمرہان نہ پوچھ

رہ = راہ بیکسی ۔ ہمرہان ۔ بیکسانِ ہمراہ ۔

ردیف یای تحتیہ

صد جلوہ روبرو ہے جو مژگان اُٹھائیے	۵۶۶	طاقت کہان کہ دید کا احسان اٹھائیے

جلوۂ دلدار کی دید کا احسان اسقدر ہے کہ اُٹھا نسکئے ۔

ہے سنگ پر براتِ معاشِ جنونِ عشق	۵۶۷	یعنے ہنوز منتِ طفلان اٹھائیے

برات = چکِ روزی ۔

دیوار بارِ منتِ مزدور سے ہے خم	۵۶۸	اے خانمان خراب نہ احسان اٹھائیے

دیوار = دیوار جو حالتِ افتادگی مین ہو ۔ اے = خطاب عام ۔

یا میرے زخمِ رشک کو رسوا نہ کیجیے	۵۶۹	یا پردۂ تبسمِ پنہان اٹھائیے

رسوا نہ کیجیے = خندۂ بے پردہ و آشکار سے رسوا کیجیے ۔ یا پردۂ تبسم الخ = یا غیر کے ساتھ تبسمِ پنہان کو ترک کیجیے تا میرے زخمِ رشک کا خندہ آشکار رہے ۔

مسجد کے زیرِ سایہ خرابات چاہیے	۵۷۰	بھون پاس آنکھ قبلۂ حاجات چاہیے

بھون کنایہ طاقِ مسجد سے اور آنکھہ میخانہ سے ہے -

عاشق ہوئے ہین آپ بھی اک اور شخص پر ۵۰۱ آخر ستم کی کچھہ تو مکافات چاہیے

ستم کی = ستم معشوقی کی -

دے داد اے فلک دلِ حسرت پرست کی ۵۰۲ ہان کچھہ نکچھہ تلافیٔ مافات چاہیے

دلِ حسرت پرست کی = عاشق کے دل کی - تلافیٔ مافات چاہیے = معشوق سے تلافی مافات چاہیے - (عاشق ہوئے ہین) سے (تلافی مافات چاہیے) تک قطعہ بند ہے -

سیکھے ہین مہ رخون کیلئے ہم مصوری ۵۰۳ تقریب کچھہ تو بہر ملاقات چاہیے

تقریب = یہی نقاشی کی تقریب -

مے سے غرض نشاط ہے کس رو سیاہ کو ۵۰۴ اک گونہ بیخودی مجھے دن رات چاہیے

بیخودی = واسطے فراموشئ مکارہِ دنیا کے - ع ساقی بدہ آن بادہ کہ از ہوشِ خود افتم ❖ من بارِ خودم یک نفس از دوشِ خود افتم -

ہر رنگِ لالہ و گل و نسرین جدا جدا ۵۰۵ ہر رنگ مین بہار کا اثبات چاہیے

بہار کا اثبات چاہیے = بہارِ قدرتِ صانع کا شہود چاہیے -

سر پای خم پہ چاہیے ہنگامِ بیخودی ۵۰۶ رو سوی قبلہ وقتِ مناجات چاہیے

یعنے بحسب گردشِ پیمانۂ صفات ۵۰۷ عارف ہمیشہ مستِ مۓ ذات چاہیے

(سر پای خم الخ) سے (عارف ہمیشہ الخ) تک قطعہ بند ہے - بحسبِ گردش

پیمانۂ صفات = کیفیاتِ جداگانہ لطف و قہر -

نشوونما ہے اصل سے غالب فروع کو ۔ ۵۷۸ ۔ خاموشی ہی سے نکلے ہے جو بات چاہیے

نشوونما = بالیدگی - خاموشی ہی سے الخ = کیونکہ فکر کو خامشی سے تعلق ہے -

بساطِ عجز مین تھا ایکدل یک قطرہ خون وہ بھی ۔ ۵۷۹ ۔ سو رہتا ہے باندازِ چکیدن سرنگون وہ بھی

بساطِ عجز مین = بساطِ انسانی مین - سرنگون = دل سینہ مین منقلب ہے اسی لئے اسکو قلب کہتے ہین -

رہے اُس شوخ سے آزردہ ہم چندے تکلف سے ۔ ۵۸۰ ۔ تکلف بر طرف تھا ایک اندازِ جنون وہ بھی

تکلف سے = بناوٹ سے - تھا ایک اندازِ جنون وہ بھی = آزردہ رہنا بھی ایک اندازِ جنون تھا - وہ = آزردہ رہنا -

نکرتا کاش نالہ مجکو کیا معلوم تھا ہمدم ۔ ۵۸۱ ۔ کہ ہوگا باعثِ افزایشِ دردِ درون وہ بھی

اے ہمدم مجکو معلوم نتھا کہ اثرِ نالہ سے دردِ دل بڑھجایگا - اگر معلوم ہوتا نالہ نکرتا -

نہ اتنا بُرِّشِ تیغِ جفا پر ناز فرماؤ ۔ ۵۸۲ ۔ مرے دریای بیتابی مین ہے اک موجِ خون وہ بھی

وہ = تیغِ جفا - گویا موجِ دریای بیتابی برّش مین تیغِ جفا سے سوا ہے جسکے مقابل تیغِ جفا موجِ خون آسا ہے -

مئی عشرت کی خواہش ساقیِ گردون سے کیا کیجے ۔ ۵۸۳ ۔ لئے بیٹھا ہے اک دو چار جامِ واژگون وہ بھی

جامِ واژگون = جامِ تہی جسمین مئی عشرت کہان - دو چار = کنایہ سے جہ

ستیارہ سے ہے -

مری دل مین ہے غالب شوقِ وصل و شکوۂ ہجران ۔ ۵۸۴ ۔ خدا وہ دن کرے جو اس سے مین یہہ بھی کہون وہ بھی

ہے بزمِ بتان مین سخن آزردہ لبون سے ۔ ۵۸۵ ۔ تنگ آئے ہین ہم ایسے خوشامد طلبون سے

ہے بزم بتان الخ = خوشامد گوئی سے جنکے لب خستہ ہو گئے اُن خوشامد گویون کا ذکر ہے یا یہہ کہ نفسِ سخن بفرطِ خوشامد گوئی لبون سے خوشامد گویون کی آزردہ ہے -

ہے دورِ قدح وجہ پریشانیٔ صہبا ۔ ۵۸۶ ۔ یکبار لگا دو خُمِ مے میری لبون سے

وجہ پریشانیٔ صہبا = سببِ تفرقۂ شراب -

رندانِ درِ میکدہ گستاخ ہین زاہد ۔ ۵۸۷ ۔ زنہار نہو نا طرف ان بے ادبون سے

طرف = مقابل -

بیدادِ وفا دیکھہ کہ جاتی رہی آخر ۔ ۵۸۸ ۔ ہرچند مری جان کو تھا ربط لبون سے

عہدِ وفا نے جو معشوق کے ساتھہ تھا جانِ برلب رسیدہ کے ربط کو لبون کے ساتھہ رہنے ندیا اور پاسِ عہد مین جان جاتی رہی -

تا ہم کو شکایت کی بھی باقی نرہے جا ۔ ۵۸۹ ۔ سُن لیتے ہین گو ذکر ہمارا نہین کرتے

سُن لیتے ہین = ہمارا ذکر دوسرون سے سُن لیتے ہین -

گھر مین تھا کیا کہ ترا غم اُسے غارت کرتا ۔ ۵۹۰ ۔ وہ جو رکھتے تھے ہم اک حسرتِ تعمیر سو ہے

تھا کیا = اسبابِ اثاث البیت نہین تھا - حسرت = حسرت کو کوئی کیا غارت کرے -

غمِ دنیا سے گر پائی بھی فرصت سر اُٹھانیکی | ۵۹۱ | فلک کا دیکھنا تقریب تیرے یاد آنیکی

سر اُٹھا کے فلکِ ستمگر کی طرف حسرت سے دیکھنا تیرے یاد آنے کی تقریب ہے -

کھلے گا کسطرح مضمون مری مکتوب کا یارب | ۵۹۲ | قسم کھائی ہے اُس کافر نے کاغذ کو جلانے کی

کھلے گا = ایہام -

لپٹنا پرنیان میں شعلۂ آتش کا آسان ہے | ۵۹۳ | ولے مشکل ہے حکمت دل میں سوزِ غم چھپانیکی

پیچیدگی یعنے پوشیدگی شعلہ کی پرنیان میں جو مشکل ہے وہ بھی آسان تر ہے بنسبت اسکے کہ سوزِ غم یعنے عشق کو حکمت سے دل میں چھپائیے -

انھیں منظور اپنے زخمیوں کا دیکھ آنا تھا | ۵۹۴ | اُٹھے تھے سیرِ گل کو دیکھنا شوخی بہانے کی

اپنے زخمیوں کا = اپنے خستگانِ عشق کا کہ از آن جملہ گل بھی ہیں -

لکد کوبِ حوادث کا تحمل کر نہیں سکتے | ۵۹۵ | مری طاقت کہ ضامن تھی بتونکے ناز اٹھانیکی

تحمل کر نہیں سکتی = اب تحمل کر نہیں سکتی - ضامن تھی = پہلے ضامن تھی -

حاصل سے ہاتھ دھو بیٹھ اے آرزو خرامی | ۵۹۶ | دل جوشِ گریہ میں ہے ڈوبی ہوئی اسامی

حاصل سے = حصولِ اسامئی مذکور سے - اسامی = اصطلاح اہلِ دفتر -

اُس شمع کیطرح سے جسکو کوئی بجھا دے | ۵۹۷ | میں بھی جلے ہوؤں میں ہوں داغِ ناتمامی

اُس شمع الخ = اُس جلتی شمع کے مانند کہ جسکو خاموش کر دیں -

داغِ ناتمامی = اپنی نقصِ سوختگی کا داغ بدل ہوں -

کیا تنگ ہم ستمزدگان کا جہان ہے ۵۹۸ جس مین کہ ایک بیضۂ مور آسمان ہے

ہے کائنات کو حرکت تیرے ذوق سے ۵۹۹ پرتو سے آفتاب کے ذرہ مین جان ہے

ذوق = شوق۔

حالانکہ ہے یہ سیلیٔ خارا سے لالہ رنگ ۶۰۰ غافل کو میرے شیشہ پہ مَے کا گمان ہے

سیلی = طمانچہ۔ خارا = سنگِ سخت جس سے شیشہ بنا ہے۔

کی اُس نے گرم سینۂ اہلِ ہوس مین جا ۶۰۱ آوے نہ کیون پسند کہ ٹھنڈا مکان ہے

اُس نے = معشوق نے۔ اہلِ ہوس = مردمِ بوالہوس جنکا سینہ گرمیِ عشقِ صادق سے خالی ہے۔

کیا خوب تم نے غیر کو بوسہ نہین دیا ۶۰۲ بس چپ رہو ہمارے بھی مُنہ مین زبان ہے

نہین دیا = طنز آمیز گفتگو ہے۔ زبان ہے = اس بات کے اثبات کے لئے یا بوسہ طلب کرنے کے لئے زبان ہے۔

بیٹھا ہے جو کہ سایۂ دیوارِ یار مین ۶۰۳ فرمان روائے کشورِ ہندوستان ہے

ہر ایک بیٹھنے والا پادشاہ ہے یا خود بادشاہِ ہند بیٹھا ہوا ہے۔ ہندوستان کو یہان کے لوگون کی سیاہی وسبزیِ رنگ کے بلحاظ سایہ سے تشبیہ تام ہے فقط۔

ہستی کا اعتبار بھی غم نے مٹا دیا ۶۰۴ کس سے کہون کہ داغ جگر کا نشان ہے

ہستی کا اعتبار الخ = عشق نے خوار و بے اعتبار کر دیا۔ جگر کا نشان ہے = یادگار یا فرزند جگر کا ہے۔

ہے بارے اعتمادِ وفاداری اسقدر	۶۰۵	غالب ہم اسمین خوش ہین کہ نامہربان ہے
دوست کی نامہربانی پر خوش ہین با عتمادِ اپنی وفاداری کے کہ ترکِ محبت نکرینگے ۔		
درد سے میرے ہے تجکو بیقراری ہائے ہائے	۶۰۶	کیا ہوئی ظالم تری غفلت شعاری ہائے ہائے
میرے حال سے جو مین اس درد کو پہونچا غفلت شعاری تیری کدہر گئی جو تو بیقراری کر رہا ہے اور اس بیقراری پر افسوس ہے ۔		
تیرے دلمین گر نتہا آشوبِ غم کا حوصلہ	۶۰۷	تو نے پھر کیون کی تہی میری غمگساری ہائے ہائے
حوصلہ = ظرف و تحمل ۔		
کیون مری غمخوارگی کا تجکو آیا تھا خیال	۶۰۸	دشمنی اپنی تھی میری دوستداری ہائے ہائے
دشمنی اپنی تھی الخ = مجھ سے جو دوستداری کی گویا اپنے ساتھ دشمنی کی ۔		
عمر بھر کا تو نے پیمانِ وفا باندھا تو کیا	۶۰۹	عمر کو بھی تو نہین ہے پایداری ہائے ہائے
عمر کو بھی تو الخ = پھر پیمانِ وفا کی کیا پایداری ۔		
زہر لگتی ہے مجھے آب و ہوائے زندگی	۶۱۰	یعنے تجھ سے تھی اسے ناسازگاری ہائے ہائے
اسے = آب و ہوای زندگی کو تجھ سے مخالفت تھی ۔		
گل فشانی ہای نازِ جلوہ کو کیا ہو گیا	۶۱۱	خاک پر ہوتی ہے تیری لالہ کاری ہائے ہائے
گل فشانی تیرے نازِ جلوہ کی کدہر گئی کہ وہ بالائے زمین ہوتی تھی سو آب زیرِ زمین ہو گئی ۔		

شرمِ رسوائی سے جا چھپنا نقابِ خاک مین	۶۱۲	ختم ہے الفت کی تجھپر پردہ داری ہائے ہائے

رسوائی = بدنامی - خاک = قبر -

خاک مین ناموسِ پیمانِ محبت مل گئی	۶۱۳	اُٹھ گئی دنیا سے راہ و رسمِ یاری ہائے ہائے

خاک مین الخ = تیرے مرنے سے خاک مین الخ - اُٹھ گئی الخ = تیرے اُٹھ جانے سے اُٹھ گئی الخ -

ہاتھ ہی تیغ آزما کا کام سے جاتا رہا	۶۱۴	دل پہ اک لگنے نپایا زخمِ کاری ہائے ہائے

تیغ زن کا ہاتھ ہی بسبب نازکی چند وار کرنے مین شل ہو گیا - یہہ کنایہ اسکی موت سے ہے -

کسطرح کاٹے کوئی شبہای تارِ برشکال	۶۱۵	ہے نظر خو کردۂ اختر شماری ہائے ہائے

کسطرح کاٹے الخ = کیونکہ اختر پردۂ ابر مین چھپے رہتے ہین - ہے نظر = ہے اپنی نظر -

گوش مہجورِ پیام و چشم محرومِ جمال	۶۱۶	ایک دل تسپر یہ نا اُمیدواری ہائے ہائے

نا امیدواری = گوش و چشم کی نا امیدواری -

عشق نے پکڑا نتھا غالب ابھی وحشت کا رنگ	۶۱۷	رہگیا تھا دل مین جو کچھہ ذوقِ خواری ہائے ہائے

دل مین جو کچھہ خواریٔ عشق کا ذوق تھا نکلنے نپایا وُہ ہی رہگیا اور عشق کی رسوائی ہنوز نہوئی تھی -

سرگشتگی مین عالمِ ہستی سے یاس ہے	۶۱۸	تسکین کو دی نوید کہ مرنے کی آس ہے

ہستی = زندگی - نوید - خوشخبری -

لیتا نہین مرے دل آوارہ کی خبر	۶۱۹	ابتک وہ جانتا ہے کہ میرے ہی پاس ہے

میرے ہی پاس ہے = حالانکہ دل آوارہ میرا اُسکے پاس ہے - میرے پاس نہین - یا میرا دل اُسی کے پاس ہے - جا کر خبر گیری نہین کرتا -

کیجے بیان سرورِ تپ غم کہان تلک	۶۲۰	ہر مو مرے بدن پہ زبانِ سپاس ہے

سرورِ تپ غم = تپ مین قشعریرہ کی سی حالت ہوکرتی ہے -

پی جسقدر ملے شبِ مہتاب مین شراب	۶۲۱	اس بلغمی مزاج کو گرمی ہی راس ہے

شبِ ماہ کو بلغمی مزاج ٹھرایا - بلغمی مزاج سفید رنگ ہوتے ہین چاندنی کے مانند -

گر خامشی سے فایدہ اخفاے حال ہے	۶۲۲	خوش ہون کہ میری بات سمجھنی محال ہے

میری بات سمجھنی محال ہے = یعنے بیان و زبانِ خامشی یا آنکہ میری گفتگو ہی زبانی -

کسکو سناؤن حسرتِ اظہار کا گلا	۶۲۳	دل فردِ جمع و خرچ زبان ہاے لال ہے

یعنے اپنے اظہارِ دردِ دل کی شکایتِ حسرت کس سے کرون کہ زبان ہای گنگ مردم سے اس اظہار کی کہین داد نپائی اور دل اپنا فردِ حساب زبان ہاے مذکور کا ہے یعنے بہتیری زبانون کا اس فرد مین داخلہ ہے

موسوی خانِ فطرت کا ایک مطلع اس مضمون سے ملتا ہوا ہے

ہیچ کس آگہ زشرحِ اشتیاقِ ما نشد + نامۂ ما چون زبانِ لال ہرگز وا نشد

کس پردہ مین ہے آئینہ پرداز اے خدا	۶۲۴	رحمت کہ عذر خواہ لبِ بے سوال ہے

کس پردہ مین ہے = فلم حمن الطاف خفیۃ - آئینہ پرداز = آمادۂ ظہور - رحمت = رحمتِ الٰہی - لبِ بے سوال = لبِ خاموشِ مظلوم -

ہے ہے خدا نخواستہ وہ اور دشمنی	۶۲۵	اے شوقِ منفعل یہ تجھے کیا خیال ہے

اور = عطفِ استبعاد یعنے بعید ہے کہ محبوب دشمنی کرے - شوقِ منفعل = شرمندہ شوق باضافتِ مقلوب یا صفتِ شوق یعنے اے شوقِ پشیمان -

مشکین لباسِ کعبہ علی کے قدم سے جان	۶۲۶	نافِ زمین ہے نہ کہ نافِ غزال ہے

نافِ زمین = کعبہ -

وحشت پہ میری عرصۂ آفاق تنگ تھا	۶۲۷	دریا زمین کو عرقِ انفعال ہے

دریا زمین الخ = بسبب تنگیٔ زمین کے -

ہستی کے مت فریب مین آجائیو اسد	۶۲۸	عالم تمام حلقۂ دامِ خیال ہے

خیال = وہم -

تم اپنے شکوہ کی باتین نہ کھود کھود کے پوچھو	۶۲۹	حذر کرو مرے دل سے کہ اس مین آگ دبی ہے

کھودو گی تو دبی ہوی آگ شکوہ کی نکل آئیگی -

دلا یہ درد و الم بھی تو مغتنم ہے کہ آخر	۶۳۰	نہ گریۂ سحری ہے نہ آہِ نیم شبی ہے

درد و الم = دردِ والمِ عاشقی ہے مغتنم ہے = کیونکہ چند روزہ ہے - آخر یعنے انجام کار یعنے زوالِ عمر -

ایک جا حرفِ وفا لکھا تھا سو بھی مٹ گیا ۶۳۱ ظاہرا کاغذ ترے خط کا غلط بردار ہے

غلط بردار = غلطی کو مٹانے والی چیز جیسے ربَر ۔

جی جلے ذوقِ فنا کی ناتمامی پر نکیون ۶۳۲ ہم نہین جلتے نفس ہر چند آتشبار ہے

نفس = نالہ ہمارا یا شعر ہمارا ۔

آگ سے پانی مین بجھتے وقت اُٹھتی ہے صدا ۶۳۳ ہر کوئی درماندگی مین نالے سے ناچار ہے

نالے سے = نالہ کرنے سے ۔

ہے وہی بدمستیِ ہر ذرہ کا خود عذرخواہ ۶۳۴ جسکے جلوہ سے زمین تا آسمان سرشار ہے

جلوہ = شرابِ تجلّی ۔ سرشار = لبریز ۔

مجھ سے مت کہہ تو ہمین کہتا تھا اپنی زندگی ۶۳۵ زندگی سے بھی مرا جی اندنون بیزار ہے

تو ہمین کہتا تھا اپنی زندگی = خطاب بہ غالب ۔ اپنی زندگی = اپنا سرمایۂ حیات ۔

آنکھ کی تصویر سرنامہ پہ کھینچی ہے کہ تا ۶۳۶ تجھ پہ کھل جاوے کہ اسکو حسرتِ دیدار ہے

سرنامہ = عنوان خط ۔ اسکو = غالب کو ۔

پینَس مین گذرتے ہین جو کوچہ سے وہ میرے ۶۳۷ کندھا بھی کہارون کو بدلنے نہین دیتے

پینَس = پالکی ۔ کندھا بھی کہارون الخ = اتنی شتابی سے گذرتے ہین ۔

مری ہستی فضاے حیرت آبادِ تمنا ہے ۶۳۸ جسے کہتے ہین نالہ وہ اسی عالم کا عنقا ہے

حیرت آبادِ تمنا = عالمِ موہوم - عنقا ہے = بلحاظ بلند پروازی و گردن درازی -

خزان کیا فصلِ گل کہتے ہیں کسکو کوئی موسم ہو	۶۳۹	وہی ہم ہیں قفس ہی اور ماتم بال و پر کا ہے

کوئی موسم ہو = ہر موسم مین -

وفای دلبران ہی اتفاقی ورنہ ای ہمدم	۶۴۰	اثر فریادِ دلہای حزین کا کس نے دیکھا ہے

ہے اتفاقی = اتفاقی ہے نہ بتاثیرِ فریادِ دل ہاے عشاق - اتفاقی وہ کام جو یون ہی بے سبب ہو جانے -

نہ لائے شوخیِ اندیشہ تابِ رنجِ نومیدی	۶۴۱	کفِ افسوس ملنا عہدِ تجدیدِ تمنا ہے

عاشقِ نا امید کا کفِ افسوس ملنا تازگیِ تمنا کا پیمان باندھنا ہے - عہد باندھتے وقت ہاتھ ہاتھ مین دیتے ہین - یہ کفِ افسوس ملنے سے مشابہ ہے -

رحم کر ظالم کہ کیا بودِ چراغِ کشتہ ہی	۶۴۲	نبضِ بیمارِ وفا دودِ چراغِ کشتہ ہی -

رحم کر، بیمارِ وفا، جسکی ہستی چراغِ کشتہ کے مانند ہے -

دل لگی کی آرزو بے چین رکھتی ہی ہمین	۶۴۳	ورنہ یان بے رونقی سودِ چراغِ کشتہ ہے

دل لگی = عشق و تعلقِ دلی - بے رونقی = خاموشی - چراغِ کشتہ = تمثیلِ دلِ بے سوزِ عشق کی ہے -

چشمِ خوبان خامشی مین بھی نوا پرداز ہے	۶۴۴	سرمہ تو کہوے کہ دودِ شعلۂ آواز ہے

نوا پرداز = سخنگو اشارون سے - سرمہ = چشمِ خوبان کا سرمہ -

نالہ گویا گردشِ سیارہ کی آواز ہے	۶۴۵	پیکرِ عشاق سازِ طالعِ ناساز ہے

پیکرِ عشاق الخ = تن عاشقون کا طالع ناساز کا ساز ہے - سیارہ = ستارۂ طالع ناساز -

یک بیابان جلوۂ گل فرشِ پا انداز ہے	۶۴۶	دستگاہِ دیدۂ خونبارِ مجنون دیکھنا

دستگاہ = قدرت وسامان - پا انداز ہے = پا اندازِ لیلی ہے -

میری وحشت تری شہرت ہی سہی	۶۴۷	عشق مجکو نہین وحشت ہی سہی

مین تیرا عاشق نہی - وحشی مزاج سہی - میری وحشت سبب تیری شہرت کا سہی کہ فلان معشوق کی بزم صحبت کا یہہ عاشق رمیدہ طبع ہے - واسوخت کی گفتگو ہے -

کچھ نہین ہے تو عداوت ہی سہی	۶۴۸	قطع کیجے نہ تعلق ہم سے

تعلق = وابستگی خاطر - کچھ نہین ہے = محبت کچھ نہین ہے -

اے وہ مجلس نہین خلوت ہی سہی	۶۴۹	میرے ہونے مین ہے کیا رسوائی

میرے ہونے مین الخ = کیونکہ مین عاشق پاکدامن ہون -

غیر کو تجھ سے محبت ہی سہی	۶۵۰	ہم بھی دشمن تو نہین ہین اپنے

ہم اپنے دشمن تو نہین ہین کہ تجھ سے دوستی کرکے اپنے ساتھ دشمنی کرینگے - غیر کو تجھ سے محبت سہی - ہم کو نہی - واسوخت کا مضمون ہے

آگہی گر نہین غفلت ہی سہی	۶۵۱	اپنی ہستی ہی سے ہو جو کچھ ہو

اپنی ہستی ہی الخ = اپنی ذات ہی سے ہو نہ غیر سے - یا اپنی ہی کیفیت

شرابِ ہستی سے ہو۔

عمر ہر چند کہ ہے برق خرام	۶۵۲	دل کے خون کرنیکی فرصت ہی سہی

برق خرام = زود گذرندہ - دل کے خون الخ = سفر کی فرطِ شتابی سے دل خون ہو جاتا ہے۔

ہم کوئی ترکِ وفا کرتے ہین	۶۵۳	نسہی عشق مصیبت ہی سہی

ہمارے حق مین عشق ہوا - ایک مصیبت ہی ہوئی - مگر جھیل لینگے وفاداری نہ چھوڑینگے -

کچھ تو دے اے فلکِ نا انصاف	۶۵۴	آہ و فریاد کی رخصت ہی سہی

سائل کو کچھ دینا چاہیے - داد نہ دے فریاد کی رخصت تو دے -

ہم بھی تسلیم کی خو ڈالین گے	۶۵۵	بے نیازی تری عادت ہی سہی

تسلیم کی خو = خصلت مان لینے کی تیری بے نیازی و استغنا کو -

یار سے چھیڑ چلی جائے اسد	۶۵۶	گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی

حسرت = ارمان وصل -

ہے آرمیدگی مین نکوہش بجا مجھے	۶۵۷	صبحِ وطن ہی خندۂ دندان نما مجھے

آرام طلبی مین ملامت کرنا مجھ پر بجا ہے - گویا صبح وطن جو سببِ استراحت ہے میری نکوہشِ غفلت کے لئے خندۂ دندان نما ہے - صبح وطن کی تشبیہ خندۂ دندان نما کے ساتھ لطفِ نمایان رکھتی ہے -

ڈھونڈھے ہے اُس مغنی آتش نفس کو جی	۶۵۸	جسکی صدا ہو جلوۂ برق فنا سے مجھے

مغنی آتش نفس = ایسا مغنی جسکا نغمہ جانسوز ہو اور اُسکی آواز برق کی مانند میرے خرمن ہستی کو جلادے ۔

مستانہ طی کروں ہوں رہ وادیٔ خیال	۶۵۹	تا بازگشت سے نہ رہے مدعا مجھے

خیال = فکر شعر ۔ تا بازگشت سے الخ = مست اپنے راہ کی بازگشت نہیں جانتا کہ کہاں سے آیا تھا اور کدھر کو جاتا ہے ۔

کرتا ہے بسکہ باغ میں تو بے حجابیاں	۶۶۰	آنے لگی ہے نکہتِ گل سے حیا مجھے

آنے لگی ہے الخ = کیونکہ نکہتِ گل کی بے پردگی باغ میں ایسی نہیں ہے جیسے تیری ۔

کھلتا کسی پہ کیوں مرے دل کا معاملہ	۶۶۱	شعروں کے انتخاب نے رسوا کیا مجھے

دل کا معاملہ = یعنے تعلق خاطر و گرفتاریٔ دل ۔ شعروں کے انتخاب الخ کیونکہ عاشق لوگ شعر حالی کو پسند کرتے ہیں ۔

زندگی اپنی جب اس شکل سے گذری **غالب**	۶۶۲	ہم بھی کیا یاد کرینگے کہ خدا رکھتے تھے

نعوذ باللہ من ھفوات الشعراء

اُس بزم میں مجھے نہیں بنتی حیا کئے	۶۶۳	بیٹھا رہا اگرچہ اشارے ہوا کئے

بیٹھا رہا اگرچہ الخ = بے حیا بنکے بیٹھا رہا اگرچہ غیروں سے اشارے ہوا کئے ۔

دل ہی تو ہے سیاست دربان سے ڈر گیا	۶۶۴	میں اور جاؤں در سے ترے بن صدا کئے

ڈر کے چپکا چلا گیا ورنہ میرا تیرے در سے صدا نکئے ہوئے جانا بعید بات ہے ۔

رکھتا پھرون ہون خرقہ و سجادہ رہن مُے	۶۶۵	مُدّت ہوی ہے دعوتِ آب و ہوا کیے

آب و ہوا = شراب و نغمہ ۔

بیصرفہ ہی گذرتی ہے ہو گرچہ عمرِ خضر	۶۶۶	حضرت بھی کل کہین گے کہ ہم کیا کیا کیے

حضرت = خضر علیہ السلام ۔

مقدور ہو تو خاک سے پوچھون کہ اے لئیم	۶۶۷	تونے وہ گنج ہاے گرانمایہ کیا کیے

مقدور ہو تو پوچھون = پوچھ سکون ۔ لئیم = بخیل ۔ گنج ہاے گرانمایہ = کنایہ اجسادِ مقبورین سے ہے جنکا پتا نہین ۔

کس روز تہمتین نہ تراشا کیے عدو	۶۶۸	کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کیے

تراشنا تناسبات سے آرے کی ہے ۔

صحبت مین غیر کی نہ پڑی ہو کہین یہ خو	۶۶۹	دینے لگا ہے بوسہ بغیر التجا کیے

یہہ خو = خصلت بے شرمی ۔ بغیر التجا کیے = بے مانگے ۔

ضد کی ہے اور بات مگر خو بُری نہین	۶۷۰	بھولے سے اُس نے سیکڑون وعدے وفا کیے

خو = بھولے سے وعدہ وفا کرنا ۔

غالب تمھین کہو کہ ملیگا جواب کیا	۶۷۱	مانا کہ تم کہا کیے اور وہ سنا کیے

ملیگا جواب کیا = تمھارے کہنے کا کیا جواب ملیگا ۔

رفتارِ عمر قطعِ رہِ اضطراب ہے	۶۷۲	اس سال کے حساب کو برق آفتاب ہے

روانی عمر کی راہ نوردی بیقراری کی ہے بجلی کے مانند ۔ عمر کی تقویم کے حساب کو

جو آفتاب سے یعنے شمسی ہوا کرتا ہے برق بجاے آفتاب ہے -

مینائی مے ہے سرو نشاطِ بہار سے	۶۷۳	بالِ تدرو جلوۂ موجِ شراب ہے

بالِ تدرو الخ = تدرو کہ عاشق ہے سرو کا اسکے بال کو موج مے سے تشبیہ دی ہے -

زخمی ہوا ہے پاشنہ پاے ثبات کا	۶۷۴	نے بھاگنے کی گون نہ اقامت کی تاب ہے

گون بوزنِ عون - مونث - قابو و فرصت -

جادادِ بادہ نوشیٔ رندان ہے شش جہت	۶۷۵	غافل گمان کرے ہے کہ گیتی خراب ہے

جاداد = جایداد - غافل گمان الخ = ہوشیار کے پاس خراب نہین بلکہ خرابات ہے -

نظارہ کیا حریف ہو اُس برقِ حسن کا	۶۷۶	جوشِ بہار جلوہ کو جس کے نقاب ہے

نظارہ اس برقِ حسن کو کیا دیکھ سکے جسکے جلوہ حسن کے لئے جوش بہار نقاب ہے یا جسکے جلوۂ حسن سے نقاب بمنزلۂ جوشِ بہار ہے -

مین نامراد دل کی تسلی کو کیا کرون	۶۷۷	مانا کہ تیرے رخ سے نگہ کامیاب ہے

دل = دل جو طالب وصل ہے - مانا = فرض کیا -

گزرا اسد مسرتِ پیغامِ یار سے	۶۷۸	قاصد پہ مجکو رشکِ سوال و جواب ہے

سوال و جواب = سوال و جواب جو قاصد نے یار سے کئے ہین -

دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آجاے ہے	۶۷۹	مین اسے دیکھون بھلا کب مجھسے دیکھا جاے ہے

دیکھنا قسمت = دیکھنا خوبی و بلندیٔ قسمت -

ہاتھ دھو دل سے یہی گرمی گر اندیشے مین ہے	٦٨٠	آبگینہ تندیٔ صہبا سے پگھلا جاے ہے
غیر کو یارب وہ کیونکر منعِ گستاخی کرے	٦٨١	گر حیا بھی اسکو آتی ہے تو شرما جاے ہے

اپنی حیا کے آڑ سے جو آپ شرما جاے وہ منعِ گستاخیٔ غیر کیونکر کرے -

دورِ چشمِ بد تری بزمِ طرب سے واہ واہ	٦٨٢	نغمہ ہو جاتا ہے وان گر نالہ میرا جاے ہے

نغمہ ہو جاتا ہے بتاثیرِ بزم نہ بہ بیدردیٔ اہلِ بزم -

گرچہ ہے طرزِ تغافل پردہ دارِ رازِ عشق	٦٨٣	پر ہم ایسے کھوے جاتے ہین کہ وہ پا جاے ہے

طرزِ تغافل = عاشق کی طرزِ تغافل - کھوے جاتے ہین = تغافل مین کھوے جاتے ہین - وہ پا جاے ہے = ہمارے عاشق ہونے کو وہ پا جاے ہے -

اسکی بزم آرائیان سنکر دلِ رنجور یہان	٦٨٤	مثلِ نقشِ مدعاے غیر بیٹھا جاے ہے

بیٹھنے مین دو پہلو ہین - بیٹھنا نقشِ مدعا کا = صورت پذیر ہونا مدعا کا - بیٹھنا دل کا = بیطاقتی و پستی دل کی -

ہو کے عاشق وہ پری رخ اور نازک بن گیا	٦٨٥	رنگ کھلتا جاے ہے جتنا کہ اڑتا جاے ہے

اڑنا پری کے مناسب ہے -

نقش کو اسکے مصور پر بھی کیا کیا ناز ہین	٦٨٦	کھینچتا ہے جسقدر اتنا ہی کھنچتا جاے ہے

کھنچتا جاے ہے = اکڑتا جاے ہے -

گرمِ فریاد رکھا شکلِ نہالی نے مجھے	٦٨٧	تب امان ہجر مین دی بردِ لیالی نے مجھے

تصورِ تصویرِ نہالی نے برشکِ ہم آغوشیِ یار مجھے گرمِ فریاد رکھا تو بسبب گرمیِ فریاد کے سردیِ شبہای ہجر نے مجھے امان دی۔

نسیہ و نقدِ دو عالم کی حقیقت معلوم ٦٨٨ لے لیا مجھ سے مری ہمتِ عالی نے مجھے

وام و نقدِ دو عالم کا ناچیز تھا بجز حقیقتِ آدمؑ کے کہ مظہرِ اتم ہے۔ اسلئے میری ہمت نے اس نسیہ و نقدِ بے حقیقت سے دست بردار ہو کے صرف مجھکو مجھ سے لے لیا۔ کہ لینے کے لائق میرا ہی نقدِ وجود تھا اور باقی ناچیز۔

کثرت آرائیِ وحدت ہے پرستاریِ وہم ٦٨٩ کر دیا کافر ان اصنامِ خیالی نے مجھے

وحدت کی جلوہ گری کثرت مین پرستش وہم کی ہے۔ ان بتانِ وہمی یعنے مخلوقاتِ موہومہ کی پرستش نے مجھے کافر بنا دیا۔

ہوسِ گل کا تصور مین بھی کھٹکا نہ رہا ٦٩٠ عجب آرام دیا بے پر و بالی نے مجھے

اپنے کو ایسا بلبلِ بے بال و پر چمنِ دنیا کا قرار دیا ہے کہ جس کا گل تک پہونچنا ایک طرف۔ آرزوی گل بھی کبھی اُسکے تصور مین نہ گذری۔

کارگاہِ ہستی مین لالہ داغ ساماں ہے ٦٩١ برقِ خرمنِ راحت خونِ گرمِ دہقاں ہے

کارخانۂ دنیا مین گل لالہ سامانِ داغ رکھنے والا ہے۔ گویا گرمجوشیِ دہقان کی تربیتِ گلہا مین اُن کے خرمنِ راحت کے جلا دینے کو بجلی ہے۔

غنچہ تا شگفتن ہا برگِ عافیت معلوم ٦٩٢ باوجودِ دلجمعی خوابِ گل پریشاں ہے

غنچۂ ناشگفتہ سے شگفتن ہا تنگ برگِ عافیت ندارد - دیکھو باوصفِ خاطر
جمعی کہ گل بادشاہِ چمن ہے خوابِ گل جو کنایہ اوراقِ گل سے ہے پریشان ہے۔

ہم سے رنجِ بیتابی کسطرح اُٹھایا جاے | ۶۹۳ | داغِ پشتِ دستِ عجز شعلہ خس بدندان ہے

پشتِ دست رکھنا زاری و فروتنی کرنی - خس بدندان پکڑنا یعنے تنکا دانتون
مین لینا پناہ و امان چاہنا یعنے داغ سراپا بصورتِ پشتِ دستِ عجز ہے
اور شعلہ خس بدندان ہے - جہان رنجِ بیتابی اُٹھانے سے یہہ عاجز ہین
ہم کیونکر اُٹھا سکین -

اُگ رہا ہے در و دیوار سے سبزہ غالب | ۶۹۴ | ہم بیابان مین ہین اور گھر مین بہار آئی ہے

اُگ رہا ہے در و دیوار سے سبزہ جیسے خانہا ی افتادہ و خراب و ویران مین -
اس اعتبار سے ہم صحرا مین ہین اور بلحاظ روئیدگی کے بہارستان مین -

سادگی پر اُسکی مرجانیکی حسرت دل مین ہے | ۶۹۵ | بس نہین چلتا کہ پھر خنجر کفِ قاتل مین ہے

یعنے سادہ لوحی محبوب پر مرجانے کا ارمان ہے کہ اپنے کشتۂ عشق کو خنجر سے
مارا چاہتا ہے - یا - اُسکی سادہ روئی پر مرنے کی حسرت ہے مگر خنجر قاتل کے
ہاتھہ مین ہونے سے بمجبوری کشتۂ خنجر ہونا پڑا - پھر = مرادف بھی کا ترجمہ
نیز -

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اُس نے کہا | ۶۹۶ | مین نے یہہ جانا کہ گویا یہہ بھی میرے دل مین ہے

یہہ بھی = یہ تقریر یا مُقرِّر یا لذت -

گرچہ ہے کس کس برائی سے ولے بایں ہمہ | ۶۹۷ | ذکر میرا مجھہ سے بہتر ہے کہ اس محفل مین ہے

بس ہجوم ناامیدی خاک مین مل جائیگی | ۶۹۸ | یہہ جو اک لذت ہماری سعی بے حاصل مین ہے

سعی بے حاصل = وہ سعی جو حصولِ مدعا کی توقع پر کی جاتی ہے

رنج رہ کیون کھینچیے واماندگی کو عشق ہے | ۶۹۹ | اٹھہ نہین سکتا ہمارا جو قدم منزل مین ہے

رنجِ سفر کیون اٹھائین - ہم عاشق واماندگی ہین - یا ہماری محبت واماندگی کو ہے جسکی بدولت جو قدم ہمارا اٹھہ نہین سکتا وہ منزلِ مقصود مین ہے - منزل پہونچکے ٹھیر جاتے ہین -

جلوہ زار آتش دوزخ ہمارا دل سہی | ۷۰۰ | فتنۂ شور قیامت کسکی آب و گل مین ہے

جلوہ زارِ آتشِ دوزخ ہمارا دل ہی باعتبارِ سوزِ عشق - فتنۂ شور قیامت بہ لحاظِ ہنگامہ پردازی حسن تمھاری طینت مین ہے -

ہے دلِ شوریدۂ غالب طلسمِ پیچ و تاب | ۷۰۱ | رحم کر اپنی تمنا پر کہ کس مشکل مین ہے

رحم کر = خطاب بہ محبوب - یعنی تیری آرزو پر جو غالب کے دلِ پرپیچ و تاب مین ہے رحم کر اور دیکھہ تمنای مذکور کس مشکل و آفت مین پڑی ہے -

دل سے تری نگاہ جگر تک اتر گئی | ۷۰۲ | دونون کو اک ادا مین رضامند کر گئی

تبدیل مصرع ثانی از والہ غفرلہ - مصرع - تیغ اجل تھی دم مین کئی کام کر گئی -

شق ہو گیا ہے سینہ خوشا لذتِ فراغ | ۷۰۳ | تکلیفِ پردہ داریِ زخمِ جگر گئی

فراغ = فراغت پردہ داری زخمِ جگر سے ۔

وہ بادۂ شبانہ کی سرمستیاں کہاں	۲۰۴	اوٹھیے بس اب کہ لذتِ خوابِ سحر گئی

اوٹھیے بس الخ = وہ سرمستی اُتر جانے سے لذتِ خواب سحر گئی ۔

اُڑتی پھرے ہے خاک مری کوی یار مین	۲۰۵	بارے اب اے ہوا ہوسِ بال و پر گئی

بارے اب الخ = جو آرزو تھی حاصل ہوی ۔ ہوا بمعنئ باد و خواہش ایہام ہے ۔

دیکھو تو دل فریبئ اندازِ نقشِ پا	۲۰۶	موجِ خرامِ یار بھی کیا گل کتر گئی

موجِ خرامِ یار = یعنے موجِ بہارِ خرامِ یار ۔

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی	۲۰۷	اب آبروی شیوۂ اہلِ نظر گئی

بوالہوس = عاشقِ کاذب ۔ اہلِ نظر = عاشقانِ صادق ۔

نظارہ نی بھی کام کیا وان نقاب کا	۲۰۸	مستی سے ہر نگہ تری رخ پر بکھر گئی

بکھرنا رعایت نقاب کی ہے ۔

فردا و دی کا تفرقہ یکبار مٹ گیا	۲۰۹	کل تم گئے کہ ہم پہ قیامت گذر گئی

فردا = روزِ آیندہ ۔ دی = روزِ گذشتہ ۔

تسکین کو ہم نہ روئین جو ذوقِ نظر ملے	۲۱۰	حورانِ خلد مین تری صورت مگر ملے

شاید تیری صورت حورانِ جنت مین ملے اور اس ملنے سے مزہ نظر بازی کا حاصل ہو گر ہم تجھے نہ دیکھین تو تسکین کا کیا ماتم نہ کرینگے ۔

اپنی گلی مین مجکو نکر دفن بعدِ قتل	۱۱/۱	میرے پتے سے خلق کو کیون تیرا گھر ملے

میرے پتے سے = میری مدفن کے پتے سے ۔

ساقی گری کی شرم کرو آج ورنہ ہم	۱۲/۱	ہر شب پیا ہی کرتے ہین مے جسقدر ملے

شرم کرو اور مئے باندازہ حوصلہ دو ۔

تجھ سے تو کچھ کلام نہین لیکن اے ندیم	۱۳/۱	میرا سلام کہیو اگر نامہ بر ملے

یعنے بجز سلام پہونچانے کے تو اور کچھ نامہ بر سے کلام نکرنا ۔ یہہ رشک آمیز گفتگو ہے ۔

تم کو بھی ہم دکھائین کہ مجنون نے کیا کیا	۱۴/۱	فرصت کشاکشِ غمِ پنہان سے گر ملے

کشاکشِ غمِ پنہان سے اگر فرصت ملے تو ظاہرا ابھی مجنون کی سی سرگذشتِ دیوانگی ہم بھی تم کو دکھائینگے ۔

اے ساکنانِ کوچۂ دلدار دیکھنا ۔	۱۵/۱	تم کو کہین جو غالبِ آشفتہ سر ملے

آشفتہ سر = شوریدہ سر ۔ دیوانہ ۔

کوئی دن گر زندگانی اور ہے	۱۶/۱	اپنے جی مین ہم نے ٹھانی اور ہے

کوئی دن = چند روز ۔ اپنی جی مین الخ = اسمین کئی پہلو ہین ۔ موارد مختلفہ پر کہا جا سکتا ہے ۔ ظاہرا واسوخت کا مضمون ہے کہ تیرے عشق سے دست بردار ہون گے اور کوئی دوسرا یار اختیار کرینگے ۔ و علیٰ ہذا القیاس ۔

آتشِ دوزخ مین یہہ گرمی کہان	۱۷/۱	سوزِ غم ہاے نہانی اور ہے

نہانی = دلی -

دے کے خط منہ دیکھتا ہے نامہ بر	۱۸	کچھ تو پیغامِ زبانی اور ہے

منہ دیکھتا ہے کہ مضمون مخالفِ مقصود مکتوب الیہ ہے - یا کیا ہے -
کوئی کوئی زبانی پیام تو بر خلاف ہے -

قاطعِ اعمار ہیں اکثر نجوم	۱۹	وہ بلاے آسمانی اور ہے

وہ بلائے آسمانی = محبوب رشکِ ستارگان -

ہو چکیں **غالب** بلائیں سب تمام	۲۰	ایک مرگِ ناگہانی اور ہے

مرگِ ناگہانی = معشوقۂ تازہ یا حادثہ نو -

کوئی امید بر نہیں آتی	۲۱	کوئی صورت نظر نہیں آتی

کوئی صورت = بر آمدِ مدعا کی یا محبوب ماہ سیما کی صورت -

موت کا ایک دن معین ہے	۲۲	نیند کیون رات بھر نہیں آتی

کیا نیند موت ہو گئی ہے جو روزِ معین پر ہی آئے گی اور رات بھر آتی نہیں -

آگے آتی تھی حالِ دل پہ ہنسی	۲۳	اب کسی بات پر نہیں آتی -

اب ہم ایسے متحیر و مبہوت ہو گئے -

ہے کچھ ایسی ہی بات جو چپ ہون	۲۴	ورنہ کیا بات کر نہیں آتی ✣ ✣

کچھ ایسی حیرت انگیز بات ہے جس سے مین خاموش ہو رہا ہون ورنہ وہ کونسی بات ہے جو مجھے کرنی نہیں آتی -

کیون نہ چیخون کہ یاد کرتے ہین	۲۵	میری آواز گر نہین آتی

میری آواز محبوب کے یا اہل محلہ کے کان مین -

داغ دل گر نظر نہین آتا	۲۶	بو بھی اے چارہ گر نہین آتی

ہمارے دل کا داغ پنہان اگر تجھے دکھتا نہین تو کیا اُسکی بو بھی مشموم نہین ہوتی - دوسرے معنے - ہمارا داغ پوشیدہ خارج حِس اور اُسکی بوی سوختہ بھی نامحسوس - پھر اے چارہ گر تو کیا چارہ گری کریگا -

ہم وہان ہین جہان سے ہم کو بھی	۲۷	کچھ ہماری خبر نہین آتی

وہان = اُس عالمِ بیخبری مین -

مرتے ہین آرزو مین مرنے کی	۲۸	موت آتی ہے پر نہین آتی

موت آتی ہے الخ = ہجرِ دوست مین موت کی سی تو حالت ہے مگر اجلِ موعود جو موقوف وقت ہے نہین آتی -

کعبہ کس منہ سے جاؤگے **غالب**	۲۹	شرم تمکو مگر نہین آتی

کعبہ کس الخ = کیونکہ تمام عمر صنم پرستی مین بسر کی -

مین بھی منہ مین زبان رکھتا ہون	۳۰	کاش پوچھو کہ مدعا کیا ہے

بقرینۂ لفظِ زبان - ہمزبانی - یار سے مانند اغیار کے مدعا ہے -

جب کہ تجھ بن نہین کوئی موجود	۳۱	پھر یہ ہنگامہ اے خدا کیا ہے

ہنگامہ = عالمِ ہستی -

(جبکہ تجھ بن نہین کوئی موجود) سے (ابر کیا چیز ہے ہوا کیا ہے) تک قطعہ بند ہے

اور درویش کی صدا کیا ہے	۳۲ء	ہان بھلا کر ترا بھلا ہوگا

صدا = آواز -

یک مرتبہ گھبرا کے کہو کوئی کہ وو آئے	۳۳ء	کہتے تو ہو تم سب کہ بتِ غالیہ مو آئے

بُت غالیہ مو آئے = صنمِ خوشبو گیسو کے آنے کی تمنا کرتے ہو -

یہہ آئے صیغۂ تمنا ہے - کہو = خبر دو - وو آئے = وہ آیا بصیغۂ ماضی مطلق -

کچھ کہہ نسکون پر وہ مری پوچھنے کو آئے	۳۴ء	ہون کشمکشِ نزع مین ہان جذبِ محبت

کچھ کہہ نسکون = بحالتِ نزع کچھ کہہ نسکون - پوچھنے کو آئے = باثرِ جذبِ محبت پوچھنے کو آئے -

آتا ہی سمجھ مین مرے آتا نہین گو آئے	۳۵ء	ہے صاعقہ و شعلہ و سیماب کا عالم

اُس شوخ کی آمد عالم برق وغیرہ کی مانند سراپا بیقرار و بیتاب ہے اور جسکا یہہ آنا صاعقہ وغیرہ کے مانند پر اضطراب ہے تو آنے مین محسوب ہو نہین سکتا -

ہان منہ سے مگر بادۂ دوشینہ کی بو آئے	۳۶ء	ظاہر ہے کہ گھبرا کے نہ بھاگین گے نکیرین

نکیرین مجھسے قبر مین خایف ہو کے بھاگ نجائینگے - اِلّا اوسوقت کہ شاید میرے منہ سے شرابِ شب گذشتہ کی بو آئے -

ہم سمجھے ہوے ہین اوسے جس بھیس مین جو آئے	۳۷ء	جلاد سے ڈرتے ہین نہ واعظ سے جھگڑتے

یہہ شعر مسئلۂ وحدت الوجود پر مبنی ہے - اُسے = ایہام یعنے خدا کو یا جو

آئے اُسکو -

ہان اہلِ طلب کون سُنے طعنۂ نایافت	۴۳۸	دیکھا کہ وہ ملتا نہین اپنے ہی کو کھو آئی

اپنے ہی کو کھو آئے = فنا فی اللہ ہو کے انا الحق کے مقام مین ہو آئے -

اپنا نہین وہ شیوہ کہ آرام سے بیٹھین	۴۳۹	اوس در پہ نہین بار تو کعبہ ہی کو ہو آئی

اُس در پہ = درِ محبوب پر -

کی ہمنفسون نے اثر گریہ مین تقریر	۴۴۰	اچھے رہے آپ اُس سے مگر مجکو ڈبو آئے

اثر گریہ مین = عاشقون کے اثر گریہ مین - اُس سے = اُس تقریر سے یا مجنو سے - مجکو ڈبو آئے = باظہار خرابی میرے گریہ کی مجکو ڈبو آئے -

پھر کچھ اک دل کو بیقراری ہے	۴۴۱	سینہ جویای زخم کاری ہے

بیقراری ہے = آرزو کی جس مین بیقراری ہے - زخم کاری = زخم عشق -

پھر جگر کھودنے لگا ناخن	۴۴۲	آمدِ فصلِ لالہ کاری ہے

جگر خراشی محبت کی بناخنِ داغ یا شوق ہونے لگی -

قبلۂ مقصدِ نگاہِ نیاز	۴۴۳	پھر وہی پردۂ عماری ہے

نگاہِ نیاز = نگاہِ عاشق - وہی پردۂ عماری = یعنے وہی پردۂ عماری جسمین وہ محبوب پردہ نشین ہے -

چشم دلالِ جنسِ رسوائی	۴۴۴	دل خریدارِ ذوقِ خواری ہے

نظارہ پسند آنکھ عاشق کی متاعِ رسوائی عشق کی بکانی والی ہے - اور دل

خریدنے والا شوقِ خواری عشق کا ہے -

وہی صد گونہ اشکباری ہے	۲۴۵	وہی صد رنگ نالہ فرسائی

نالہ فرسائی = نالہ فرسائی جسکو رسوائی لازم ہے - اشکباری = اشکباری جسکو خواری لازم ہے -

محشرستان بیقراری ہے	۲۴۶	دل ہوائی خرامِ ناز سے پھر

قیامت مین باعتبار اُٹھنے اور پریشان ہونیکے یہہ لفظ محشر مناسب خرام ہے -

روز بازارِ جانسپاری ہے	۲۴۷	جلوہ پھر عرضِ ناز کرتا ہے

جلوہ معشوق کا پھر اظہارِ متاعِ ناز کررہا ہے - گرمی بازارِ جانسپاری عاشق ہے خریداری متاعِ ناز مین معشوق کے -

پھر وہی زندگی ہماری ہے	۲۴۸	پھر اُسی بیوفا پہ مرتے ہین

وہی زندگی جس کو محبت مین مرنا کہتے ہین -

زلف کی پھر سررشتہ داری ہے	۲۴۹	ہو رہا ہے جہان مین اندھیر

اندھیر = تاریکی ظلم - یہہ لفظ اور سررشتہ تناسبات سے زلف کے ہین -

اشکباری کا حکم جاری ہے	۲۵۰	پھر ہوے ہین گواہِ عشق طلب

گواہِ عشق = آہ و اشکباری - جاری = مناسب اشک ہے -

آج پھر اُسکی روبکاری ہے	۲۵۱	دل و مژگان کا جو مقدمہ تھا

دل عاشق کا اور کاوش معشوق کے مژگان کی یا دل و مژگان دونون

عاشق کے - توجیہ اول اس طور پر کہ مقارمۂ دلِ عاشق وکاوشِ مژگانِ معشوق جس نے اس دل کو خون کرکے عاشق کے مُنہ پر بہایا - توجیہ ثانی یہہ کہ دلِ خون گشتۂ عاشق کو خود مژگانِ عاشق نے جو اُسکے مُنہ پر بہایا آج اُسکی روبکاری ہے روبکاری کا لطفِ رنگین بلحاظ خونِ دل بہنے کے چہرۂ عاشق پر نمایان ہے واللہ اعلم - (۱)

کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے	۵۲،	بیخودی بے سبب نہیں غالب

کچھ تو ہے الخ = یعنے خیال رُوی دوست کا ہے جسکی پردہ پوشی بیخودی کررہی ہے - (۲)

نمکپاشِ خراشِ دل ہے لذت زندگانی کی	۵۳،	جنون تہمت کشِ تسکین نہو گر شادمانی کی

اگر ہم نے اس لذتِ زندگانی پر شادمانی کی تو عشق متہمِ تسکین نہو گا کیونکہ لذتِ مذکور نمکپاشِ خراشِ دلِ خستۂ محبت ہے جس سے آزارِ دل صدچند ہو جائے اور مزہ باعثِ بے مزگی ٹھہرے - (۳)

ہوئی زنجیرِ موجِ آب کو فرصت روانی کی	۵۴،	کشاکش ہاے ہستی سے کرے کیا سعیِ آزادی

بالفرض زنجیرِ موجِ آب کو فرصت روانی کی بھی ہوئی مگر کشاکشِ ہستی سے زنجیرِ مذکور رہائی کہان - کشاکش کی نسبت زنجیر سے آشکار اور کشاکش مین ہونا زنجیرِ آب کا پیدا رہے - (۴)

شرارِ سنگ نے تربت پہ میری گلفشانی کی	۵۵،	پس از مردن بھی دیوانہ زیارتگاہ طفلان ہے

نئے رنگ کی گلفشانی ہے -

نکوہش ہے سزا فریادیٔ بیدادِ دلبر کی	۵۶	مبادا خندۂ دندان نما ہو صبحِ محشر کی

فریادیٔ بیدادِ دلبر جو کوئی عاشقِ احمق ہوگا نکوہش اُسکی سزا ہے - ایسا نہو کہ اُسکی تضحیک کیلئے صبحِ محشر خندۂ دندان نما ہو جائے -

رگِ لیلیٰ کو خاکِ دشتِ مجنون ریشگی بخشے	۵۷	اگر بووے بجای دانہ دہقان نوکِ نشتر کی

دہقان خاکِ دشتِ مجنون مین بجای دانہ اگر نوکِ نشتر بووے تو تاثیر اِس خاک کی رگِ لیلیٰ کو ریشۂ دانۂ نوکِ نشتر بناوے - یہہ اتحادِ حسن وعشق کا مضمون ہے اور نشتر و فصدِ رگِ لیلیٰ کی حکایت بکمال شہرت مقرون ہے -

پرِ پروانہ شاید بادبانِ کشتیٔ مے تھا	۵۸	ہوی مجلس کی گرمی سے روانی دورِ ساغر کی

گویا پرِ پروانہ کے بادبانِ آتشین سے کشتیٔ مے چلنے لگی اور گرمیٔ مجلس سے دورِ ساغر مین روانی پیدا ہوی -

کرون بیدادِ ذوقِ پرفشانی عرض کیا قدرت	۵۹	کہ طاقت اُڑ گئی اُڑنے سے پہلے میرے شہپر کی

شوقِ پرفشانی جو مجھ پر ستم کر رہا ہے اُسکے عرض کرنے کی قدرت کہان کیونکہ اڑنے سے پہلے میرے شہپر پرواز کی طاقت اُڑ گئی -

کہان تک روؤن اُسکے خیمہ کی پیچھے قیامت ہے	۶۰	مری قسمت مین یارب کیا نتھی دیوار پتھر کی

خیمہ کی دیوار قنات کی ہوتی ہے نہ پتھر کی جس سے سر نہ پھوڑ سکئے -

بے اعتدالیون سے سبک سب مین ہم ہوے	۶۱	جتنے زیادہ ہوگئے اُتنے ہی کم ہوے

زیادہ = فضول و زیادہ سر۔

نہان تھا دام سخت قریب آشیان کے ۔ ۶۲ ۔ اڑنے نپائے تھے کہ گرفتار ہم ہوے

سخت = شدید یا نہایت۔

ہستی ہماری اپنے فنا پر دلیل ہے ۔ ۶۳ ۔ یان تک مٹے کہ آپ ہم اپنی قسم ہوے

اپنی قسم = اپنے گور کی قسم۔

تیری وفا سے کیا ہو تلافی کہ دہر مین ۔ ۶۴ ۔ تیرے سوا بھی ہم پہ بہت سے ستم ہوے

تیرے وفا سے تیری ہی ستگریون کا بدلہ ہوگا۔ دوسری ستمون کا بدلا نہوگا۔

لکھتے رہے جنون کے حکایاتِ خونچکان ۔ ۶۵ ۔ ہر چند اس مین ہاتھ ہمارے قلم ہوے

ہر چند اسمین الخ = ہر چند لکھنے مین ہاتھ ہمارے بجای قلم ہوے یا بریدہ ہوے
عشق کے حکایاتِ خونچکان کی تاثیر ہے۔

اللہ رے تیری تندیٔ خو جسکے بیم سے ۔ ۶۶ ۔ اجزای نالہ دل مین مرے رزق ہم ہوے

رزقِ ہم = خورشِ یکدیگر۔

اہلِ ہوس کی فتح ہے ترکِ نبردِ عشق ۔ ۶۷ ۔ جو پاؤن اُٹھ گئے وہی اُن کے علم ہوے

اہلِ ہوس = عاشقانِ کاذب۔ جو پاؤن اٹھ گئے = جو پاؤن ترکِ نبردِ عشق
مین اٹھ گئے۔

نالے عدم مین چند ہمارے سپرد تھے ۔ ۶۸ ۔ جو وان نہ کھنچ سکے سو وہ یان آکے دم ہوے

دم = سانس۔

چھوڑی اسدؔ نہ ہم نے گدائی مین دل لگی | ۷۶۹ | سائل ہوے تو عاشقِ اہلِ کرم ہوے

جو نہ نقدِ داغِ دل کی کرے شعلہ پاسبانی | ۷۷۰ | تو فسردگی نہان ہے بکمینِ بے زبانی

اگر نقدِ داغِ دل کی پاسبانی گرمیٔ محبت نکرے تو افسردگیٔ ہجران کی جسکو خاموشی لازم ہے اور وہ کمینِ بے زبانی مین چھپی بیٹھی ہے نقدِ مذکور کو تاراج و تلف کریگی واللہ اعلم۔

مجھے اُس سے کیا توقع بزمانۂ جوانی | ۷۷۱ | کبھی کودکی مین جس نے نسنی میری کہانی

کبھی کودکی الخ = حالانکہ لڑکے کہانی سُننے کے شایق ہوا کرتے مین۔

یون ہی دکھ کسی کو دینا نہین خوب ورنہ کہتا | ۷۷۲ | کہ مرے عدو کو یارب ملے میری زندگانی

کسی کو = کسی کو گو اپنا عدو ہو۔ میری زندگانی = میری زندگانی جو سراسر دُکھ ہے۔

ظلمت کدہ مین میرے شبِ غم کا جوش ہے | ۷۷۳ | اک شمع ہے دلیلِ سحر سو خموش ہے

ظلمت کدہ = خانۂ تاریک۔ دلیل = رہبر۔

نے مژدۂ وصال نہ نظارۂ جمال | ۷۷۴ | مدت ہوی کہ آشتیِ چشم وگوش ہے

مژدۂ وصال = مژدۂ وصال گوش کو۔ نظارۂ جمال = نظارۂ جمال چشم کو۔ مدت ہوی الخ = مدت ہوی کہ رشکِ باہمی سے شنید و دیدِ مذکور کے یہہ دونون فارغ مین اور فیما بین چشم وگوش کے صلح ہے۔

مَے نے کیا ہے حسنِ خود آرا کو بے حجاب | ۷۷۵ | ای شوق یان اجازتِ تسلیمِ ہوش ہے

اِی شوق الخ = اجازتِ تسلیم ہوش ہے جو لازمِ تاثیرِ مے مذکور ہے یعنے حسنِ بے حجاب از مَی کے نظارہ کو تسلیم ہوش چاہئے -

گوہر کو عقدِ گردنِ خوبان مین دیکھنا	۷۲	کیا اوج پر ستارہ گوہر فروش ہے

عقدِ گردنِ خوبان = سلکِ مروارید جو گردنِ خوبان مین ہو - اوج = یہہ لفظ مناز گردن ہے - کیا اوج پر الخ = کس بلندی پر اخترِ طالعِ جوہر یکا ہے جسکے گوہر نے عقدِ مذکور مین جا پائی - ستارہ مین دو پہلو ہین - اول اختر بخت ثانی گوہر عقد -

دیدار بادہ حوصلہ ساقی نگاہ مست	۷۳	بزمِ خیال میکدہ بے خروش ہے

یعنے بزمِ تصور دوست یا بزمِ مراقبہ کی شراب دید باطنی اور بینندہ کا حوصلہ ساقی اور نظرِ مشاہدہ یا نظرِ فکر اُسکی بمشابہ مست ہے -

اے تازہ واردانِ بساطِ ہوائے دل	۷۴	زنہار اگر تمھین ہوسِ نائی و نوش ہے

بساط = فرشِ بزم - ہوا = خواہش - زنہار = بمعنی ہان کلمۂ تاکید ہے -
نائی و نوش = نغمہ و شراب -

دیکھو مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہو	۷۵	میری سنو جو گوشِ نصیحت نیوش ہے

دیکھو مجھے = میری حالت دیکھو - عبرت نگاہ = عبرت بین - نصیحت نیوش = نصیحت شنو - نصیحت کا بیان بیتِ مابعد مین ہے - عبرت = عبورِ طبیعت کا غفلت سے طرف آگاہی کے -

ساقی بجلوہ دشمنِ ایمان و آگہی	۷۶	مطرب بنغمہ رہزنِ تمکین و ہوش ہے

ساقی کے جلوہ کو مے و مستی لازم اور یہہ دونون صفتین ایمان و آگہی کے دشمن ہین - اسی طرح مصرعِ ثانی - تمکین = بردباری -

یا شب کو دیکھتے تھے کہ ہر گوشۂ بساط	٧٨١	دامانِ باغبان و کفِ گلفروش ہے

بساط = فرشِ بزم - دامان = یعنے دامان پُر از گلہای رنگارنگ -

لطفِ خرامِ ساقی و ذوقِ صدای چنگ	٧٨٢	یہ جنتِ نگاہ وہ فردوسِ گوش ہے

ذوق = مزہ - یہہ جنتِ نگاہ = جنت باعتبار حرکتِ اشجار کے -

وہ فردوسِ گوش = فردوس بلحاظ آوازِ خوشِ حوران کے -

یا صبحدم جو دیکھیے آکر تو بزم مین	٧٨٣	نے وہ سرور و سور نہ جوش و خروش ہے

سُور = برای مہملہ بمعنی جشنِ شادی -

آتے ہین غیب سے یہہ مضامین خیال مین	٧٨٤	**غالب** صریرِ خامہ نوای سروش ہے

صریر = آواز - سروش = فرشتہ -

آ کہ میری جان کو قرار نہین ہے	٧٨٥	طاقتِ بیدادِ انتظار نہین ہے

قرار نہین ہے = ہجر مین قرار نہین ہے - بیداد = ستم -

دیتے ہین جنت حیاتِ دہر کے بدلے	٧٨٦	نشہ باندازۂ خمار نہین ہے

نشہ باندازہ الخ = شرابِ طہورِ جنت کی مستی باندازۂ دردِ سرِ حیاتِ دنیا نہین ہے -

گریہ نکالے ہے تیری بزم سے مجھکو	٧٨٧	ہاے کہ رونے پہ اختیار نہین ہے

ہائے کہ الخ = گریہ کے ضبط پر قادر نہین ہون اسلئے بے اختیار روتا ہون ۔

ہم سے عبث ہے گمانِ رنجشِ خاطر	۸۸،	خاک مین عشاق کی غبار نہین ہے

گمانِ رنجشِ خاطر = محبوب یا احباب کو گمانِ مذکور ۔ غبار = کینہ و کدورت ۔

دل سے اُٹھا لطفِ جلوہ ہائے معانی	۸۹،	غیرِ گل آئینۂ بہار نہین ہے

دل سے اُٹھا لطف الخ = کیونکہ دل آئینہ دار بہارستانِ معانی کا ہے جو ہمیشہ بہار ہے بمضمونِ این مصرع ۔ وین گلستان ہمیشہ خوش باشد ۔ غیرِ گل الخ = آئینہ دار بہار کا گل ہے مگر ع گل ہمین پنج روز و شش باشد ۔

قتل کا میرے کیا ہے عہد تو بارے	۹۰،	وائے اگر عہد استوار نہین ہے

عہد = اقرار ۔ بارے = حاصل کلام ۔

تو نے قسم میکشی کی کھائی ہے غالب	۹۱،	تیری قسم کا کچھ اعتبار نہین ہے

میکشی = ترکِ میخواری ۔

ہجومِ غم سے یان تک سرنگونی مجھکو حاصل ہے	۹۲،	کہ تارِ دامن و تارِ نظر مین فرق مشکل ہے

تارِ دامن = تارِ دامن کا وہ سرا جو بجانبِ پائین ہو مراد ہے ۔
دیکھنے والا جتنا سرنگون ہوگا نظر نیچی ہوگی ۔

رفوئے زخم سے مطلب ہے لذت زخم سوزن کی	۹۳،	سمجھیو مت کہ پاسِ درد سے دیوانہ غافل ہے

دیوانہ = دیوانہ جو خستۂ سنگِ طفلان ہے ۔

وہ گل جس گلستان مین جلوہ فرمائی کرے غالب	۹۴،	چٹکنا غنچۂ گل کا صدائے خندۂ دل ہے

یعنے شگفتگی غنچہ کے دل کی عاشقانہ و باخبرانہ ہے نہ غافلانہ ۔
غنچہ کے چٹکنے کو صدائے خندہ سے اور غنچہ کو دل سے تشبیہ تام ہے ۔

پا بدامن ہو رہا ہون بسکہ مین صحرا نورد	۹۵	خار پا ہین جوہر آئینۂ زانو مجھے

از بسکہ مین صحرا نورد یا بدامنِ عزلت یا پا بدامنِ صحرا ہو رہا ہون پہلی حالت مین جوہر میرے آئینۂ زانو یعنے کاسۂ زانو کے میرے خار پا بن گئے ہین دوسری حالت مین خارہاے شکستہ پا آئینۂ زانو کے جوہر بن گئے ہین واللہ اعلم ۔

دیکھنا حالت مرے دل کی ہم آغوشی کے وقت	۹۶	ہے نگاہِ آشنا تیرا سرِ ہر مو مجھے

یعنے کمال شوقِ دلی سے تیرے ہر سرِ مو کو نگاہِ آشنا دیکھتا ہون ۔ اور ہر موسے نگاہِ آشنا کا لطف پاتا ہون ۔ تارِ مو کی تشبیہ تارِ نگاہ سے باعتبار اشتراکِ صفتِ درازی و باریکی ظاہر ہے ۔

ہون سراپا سازِ آہنگِ شکایت کچھ نہ پوچھ	۹۷	ہے یہی بہتر کہ لوگون مین نہ چھیڑی تو مجھے

آہنگ = نغمہ ۔ نہ چھیڑے = ایہام ۔

جس بزم مین تو ناز سے گفتار مین آوے	۹۸	جان کالبدِ صورتِ دیوار مین آوے

اس شعر مین جان بخشی گفتارِ یار کا ذکر ہے بسبیل مبالغہ تو جان بخشی جانفزائی گفتارِ ناز سے صورتِ دیوار جسمین استعدادِ زندگی نہین ہے جی اُٹھے ۔ جان بخشی گفتارِ محبوب مین غلو کیا ہے ۔

تب نازِ گرانمایگیٔ اشک بجا ہے	۷۹۹	جب لختِ جگر دیدۂ خونبار مین آوے
گرانمایگی = گرانقدری - جب لختِ جگر الخ = یعنے اشک کے ساتھ جگر کے ٹکڑے بھی ہون -		
دے مجکو شکایت کی اجازت کہ ستمگر	۸۰۰	کچھ تجکو مزہ بھی مرے آزار مین آوے
گلۂ دل آزاری کی رخصت دے تا اے ظالم کچھ تجکو مزہ بھی اس شکایت کے سننے سے آوے کیونکہ ظالم اپنے ظلم کے سننے سے محظوظ ہوتے ہین -		
اُس چشمِ فسونگر کا اگر پاوے اشارہ	۸۰۱	طوطی کیطرح آئینہ گفتار مین آوے
وہ چشمِ جادوگر جو جادو کا آئینہ ہے اگر اشارہ کرے تو جیسے طوطی آئینہ کو دیکھکے باتین کرتی ہے آئینہ اشارۂ چشمِ مذکور سے باتین کرنے لگے -		
کانٹون کی زبان سوکھ گئی پیاس سے یارب	۸۰۲	اک آبلہ پا وادیٔ پرخار مین آوے
مصرعِ ثانی جملۂ دعائیہ ہے -		
مرجاؤن نکیون رشک سے جب وہ تنِ نازک	۸۰۳	آغوشِ خمِ حلقۂ زنار مین آوے
آغوش سے تشبیہ حلقۂ زنار کی ظاہر ہے -		
غارتگرِ ناموس نہو گر ہوسِ زر	۸۰۴	کیون شاہدِ گل باغ سے بازار مین آوے
زر = زرِ قیمتِ گل نہ زرِ گل -		
تب چاکِ گریبان کا مزہ ہے دلِ نالان	۸۰۵	جب اک نفَس اُلجھا ہوا ہر تار مین آوے
نفس = تارِ نفس - ہر تار مین آوے = ہر تارِ گریبانِ چاک چاک مین آوے -		

آتشکدہ ہے سینہ مرا راز نہان سے ۔۔ ۸۰۶ ۔۔ اے وائے اگر معرض اظہار مین آوے

رازِ نہان = رازِ جانسوزِ محبت و عشق - اے وائے الخ = اسے وائے اگر آتشکدہ یا رازِ مذکور معرضِ اظہار مین آوے -

حسنِ مہ گرچہ بہنگامِ کمال اچھا ہے ۔۔ ۸۰۷ ۔۔ اُس سے میرا مہِ خورشید جمال اچھا ہے

بہنگامِ کمال = بدر ہونے کے زمانہ مین - اُس سے = مہ سے - خورشید جمال = جمالِ خورشید دارندہ - اسم صفت - میرا مہ = میرا محبوب - اُس سے الخ = کیونکہ خورشید کو کاہش نہین - ہمیشہ بدر کے مانند کامل رہتا ہے -

بوسہ دیتے نہین اور دل پہ ہے ہر لحظہ نگاہ ۔۔ ۸۰۸ ۔۔ جی مین کہتے ہین کہ مفت آئے تو مال اچھا ہے

بوسہ دیتے نہین = بہائے دل مین بوسہ نہین دیتے - مفت آئے تو مال اچھا ہے = دلِ عاشق بغیر بہائے بوسہ کے ملجائے تو اچھا ہے -

اور بازار سے لے آئے اگر ٹوٹ گیا ۔۔ ۸۰۹ ۔۔ ساغرِ جم سے مرا جامِ سفال اچھا ہے

جامِ سفال اچھا ہے = باعتبار ارزانی و فراوانی کے -

بے طلب دین تو مزہ اُسمین سوا ملتا ہے ۔۔ ۸۱۰ ۔۔ وہ گدا جسکو نہو خوئے سوال اچھا ہے

اچھا ہے = خبر گدا کی -

اون کے دیکھے سے جو آجاتی ہے منہ پر رونق ۔۔ ۸۱۱ ۔۔ وہ سمجھتے ہین کہ بیمار کا حال اچھا ہے

بیمار = بیمارِ عشق -

دیکھیے پاتے ہین عشاق بتون سے کیا فیض	۱۲	اک برہمن نے کہا ہے کہ یہہ سال اچھا ہے

برہمن = جوسی -

ہم سخن تیشہ نے فرہاد کو شیرین سے کیا	۱۳	جسطرح کا کہ کسی مین ہو کمال اچھا ہے

شیرین سے = یعنے صورت شیرین سے تراشیدہ تیشہ فرہاد کی - یا گفتگوی کوہکنی ہم سخنی سے مراد ہے - کمال = مراد سنگ تراشی فرہاد سے ہے -

قطرہ دریا مین جو ملجاے تو دریا ہوجاے	۱۴	کام اچھا ہے وہ جسکا کہ مآل اچھا ہے

مآل = انجام کار -

خضر سلطان کو رکھے خالق اکبر سرسبز	۱۵	شاہ کے باغ مین یہہ تازہ نہال اچھا ہے

نہال = شاہزادہ -

ہمکو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن	۱۶	دل کے خوش رکھنے کو غالب یہہ خیال اچھا ہے

یہہ رندانہ گفتار ہے - اس سے انکار جنت نکلتا ہے یا یون تاویل کیجیے کہ جنت مین ہم جیسے بدعملون کو دخل نہوگا -

نہوی گر مرے مرنے سے تسلی نہ سہی	۱۷	امتحان اور بھی باقی ہو تو یہہ بھی نہ سہی

نہوی تسلی = اُس شوخ جفاجو کو تسلی نہوی - امتحان = آزمایش جانثاری - یہہ بھی نہ سہی = کیونکہ مرنے کے بعد اور کیا امتحان ہوگا - ایسا امتحان ہونا بھی نہی -

خار خارِ الم حسرتِ دیدار تو ہے	۱۸	شوق گلچین گلستان تسلی نہ سہی

یعنے شوق کو خلشِ حسرتِ دیدار بس ہے - گلزارِ تسلیِ وصال کی گل چینی حاصل نہوی نسہی -

مے پرستان خُمِ مے منہ سی لگائی ہی بنی	۸۱۹	ایکدن گر نہوا بزم مین ساقی نسہی

منہ سے لگائے = اپنے ہاتھون منہ سے لگائے -

نفسِ قیس کہ ہی چشم و چراغ صحرا	۸۲۰	گر نہین شمع سیہ خانۂ لیلی نسہی

سیہ خانہ = خیمۂ پلاسِ سیاہ جو مسکنِ لیلی تھا - شمعِ سیہ خانۂ لیلی = یعنے رونق افروزِ خانۂ لیلی - پہلا مصرع ایسا ہوتا تو اچھا تھا مصرع قیسِ دلسوختہ ہے چشم و چراغ صحرا -

ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے گھر کی رونق	۸۲۱	نوحۂ غم ہی سہی نغمۂ شادی نسہی

ایک ہنگامہ پہ = کوئی ایک ہنگامہ پر -

عشرتِ صحبتِ خوبان ہی غنیمت سمجھو	۸۲۲	نہوی غالب اگر عمرِ طبیعی نسہی

عشرتِ صحبت الخ = گویہ عشرت عمر کاہ ہے - عمرِ طبیعی = زندگی دراز جو سو برس کے قریب یا اس سے متجاوز ہو -

عجب نشاط سے جلاد کے چلے ہین ہم آگے	۸۲۳	کہ اپنے سایہ سی سر پانون سی ہی دو قدم آگے

یعنے اپنے سایہ سے اپنا سر اپنے پانون سے دو قدم آگے چل رہا ہے - سر کا قدم سے آگے ہونا کٹانے کے ذوق و شوق مین جلاد کے روبرو سر امرِ لطف کی بات ہے حالانکہ سایہ ہر شخص کے تقدیم اُسکے قدم کو ہو نہین سکتی -

قضا نے تھا مجھے چاہا خراب بادۂ الفت ۸۲۴ فقط خراب لکھا بس نچل سکا قلم آگے

فقط خراب لکھا الخ = بادۂ الفت لکھہ نسکا تباثیر مستی شراب عشق -

غم زمانہ نے جھاڑی نشاط عشق کی مستی ۸۲۵ وگرنہ ہم بھی اُٹھاتے تھے لذت الم آگے

جھاڑی = اوتاری - لذت الم = لذت الم عاشقی -

خدا کیواسطے داد اس جنون شوق کی دینا ۸۲۶ کہ اُسکی در پہ پہونچتے ہین نامہ بر سے ہم آگے

داد اس جنون شوق کی دینا = اس جنون عشق کی دادرسی کرنی چاہئے -

یہہ عمر بھر جو پریشانیان اوٹھائین ہین ہم نے ۸۲۷ تمہارے آئیوائے طرہ ہای خم بخم آگے

ظاہرا بدعا معلوم ہوتی ہے در باطن دعای نیک ہے کہ ہماری عمر بھر کی پریشانیان طرہ ہاے پرخم محبوبان کے پیش آئین تو زینت وآرایش اُن کی صد چند ہوجائیگی لفظ عمر نے بھی جو شبہ بزلف دراز ہے لطف شعر کو رسا کر دیا -

دل وجگر مین پرافشان جو ایک موجۂ خون ہے ۸۲۸ ہم اپنے زعم مین سمجھے ہوی تھا اسکو دم آگے

پرافشان = بال افشان یعنے حرکت کنان - زعم = گمان - دم = ایہامی لفظ ہے بمعنی نفس وروح فارسی مین وبمعنی خون عربی مین -

قسم جنازہ پہ آنیکی میری کھاتے ہین غالب ۸۲۹ ہمیشہ کھاتے تھے جو میری جان کی قسم آگے

قسم جنازہ الخ = یعنے قسم کھاتے ہین کہ غالب کے جنازہ پر نہ آئینگے - ہمیشہ کھاتے تھے = نہایت محبت سے ہمیشہ کھاتے تھے -

شکوہ کے نام سے بے مہر خفا ہوتا ہے ۸۳۰ یہہ بھی مت کہہ کہ جو کہیے تو گلا ہوتا ہے

یہہ بھی = یعنے خفا ہونا -

پرہون مین شکوہ سے یون راگ سے جیسے باجا	۸۲۱	اک ذرا چھیڑیے پھر دیکھئے کیا ہوتا ہی

باجا = ساز - چھیڑیے = ایہام - کیا ہوتا ہے = شور و غوغا ہوتا ہی -

گو سمجھتا نہین پر حسنِ تلافی دیکھو	۸۲۲	شکوۂ جور سے سرگرمِ جفا ہوتا ہے

پر حسنِ تلافی دیکھو = کیونکہ محبوب کا سرگرمِ جفا ہونا عین مدعای عاشقِ باوفا ہے اگر اس بات کو سمجھتا تو ایسا نکرتا -

کیون نہ ٹھیرین ہدفِ ناوکِ بیداد کہ ہم	۸۲۳	آپ اٹھا لاتے ہین گر تیر خطا ہوتا ہے

آپ اٹھا لاتے ہین الخ = اس سے ہمارا ناوک انداز سمجھتا ہے کہ ہم کمال آرزومندِ ہدفِ تیرِ بیداد ہونیکے ہین -

خوب تھا پہلے سے ہوتے جو ہم اپنے بدخواہ	۸۲۴	کہ بھلا چاہتے ہین اور برا ہوتا ہے

بتقاضای واژونی بخت یا آسمان اگر اپنا برا چاہتے تو شاید بھلا ہوتا - یا دوست کا بھلا چاہتے ہین اپنا بھلا جان کے اور وہ برا ہوتا ہے -

نالہ جاتا تھا پرے عرش سے میرا اور اب	۸۲۵	لب تک آتا ہے جو ایسا ہی رسا ہوتا ہے

ایسا ہی = بہت ہی -

قطعہ

خامہ میرا کہ وہ ہے باربدِ بزمِ سخن	۸۲۶	شاہ کی مدح مین یون نغمہ سرا ہوتا ہی

باربد = مطرب خسرو پرویز جو ہمیشہ باریاب رہتا تھا -

اے شہنشاہ کواکب سپہ مہر علم ۸۳۷ تیرے اکرام کا حق کس سے ادا ہوتا ہے

مہر علم = بلند نشان - اکرام = بزرگی -

سات اقلیم کا حاصل جو فراہم کیجے ۸۳۸ تو وہ لشکر کا تری نعل بہا ہوتا ہے

نعل بہا = وہ زر جو مراجعت کیلیے لشکر بیگانہ کو دیں -

ہر مہینہ میں جو یہ بدر سے ہوتا ہے ہلال ۸۳۹ آستان پر ترے مہ ناصیہ سا ہوتا ہے

آستان پر ترے الخ = بدر کی پیشانی گھستے گھستے ہلال ہو جاتی ہے -

میں جو گستاخ ہوں آئین غزلخوانی میں ۸۴۰ یہ بھی تیرا ہی کرم ذوق فزا ہوتا ہے

ذوق فزا = شوق افزاے گستاخی -

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی میں معاف ۸۴۱ آج کچھ درد مرے دل میں سوا ہوتا ہے

تلخ نوائی = شکوہ کی گفتگو -

یہ رشک ہے کہ وہ ہوتا ہے ہمسخن تم سے ۸۴۲ وگرنہ خوف بدآموزی عدو کیا ہے

مجھے صرف یہ رشک ہے کہ میرا عدو تم سے ہمکلام ہوتا ہے -

چپک رہا ہے بدن پر لہو سے پیراہن ۸۴۳ ہمارے جیب کو اب حاجت رفو کیا ہے

ہمارے جیب الخ = کیونکہ گریبان کی دھجیاں چپکنے سے اُن کے خون سے باہم ملجاتی ہیں -

جلا ہے جسم جہاں دل بھی جل گیا ہوگا ۸۴۴ کریدتے ہو جو اب راکھ جستجو کیا ہے

کریدتے ہو الخ = دل سوختۂ عاشق کی تلاش ہے دوبارہ جلانیکے لیے -

رگون مین دوڑتے پھرنے کے ہم نہین قائل | ۴۴۵م | جب آنکھ ہی سے نہ ٹپکا تو پھر لہو کیا ہی

آنکھ سے ہی نہ ٹپکا = اشک خونین ہو کے آنکھ سے ہی نہ ٹپکا -

وہ چیز جسکے لئے ہمکو ہو بہشت عزیز | ۴۴۶م | سوای بادۂ گلفام مشکبو کیا ہے

بادۂ گلفام مشکبو = شراب طہور جنت -

رہی نہ طاقت گفتار اور اگر ہو بھی | ۴۴۷م | تو کس امید پہ کہئے کہ آرزو کیا ہے

تو کس امید الخ = کیونکہ امید بر آمد آرزو کی کچھ نہ رہی -

ہوا ہے شہ کا مصاحب پھرے ہے اتراتا | ۴۴۸م | وگرنہ شہر مین غالب کی آبرو کیا ہے

اتراتا = ناز کرتا - اترانا = خود نمائی -

مین انھین چھیڑون اور کچھ نہ کہین | ۴۴۹م | چل نکلتے جو مے پئے ہوتے

مین انھین الخ = کیونکہ اپنے مین ہین - چل نکلتے = از خود رفتہ یعنے اپنے سے باہر ہو جاتے - چل نکلنا = آوارہ ہونا اور حد سے گذر جانا -

قہر ہو یا بلا ہو جو کچھ ہو + | ۴۵۰م | کاشکے تم مرے لئے ہوتے

کاشکے تم الخ = یہہ تمنا بسبب کمال محبوبیت حسن کے ہے -

میری قسمت مین غم گر اتنا تھا | ۴۵۱م | دل بھی یارب کئی دئے ہوتے

اتنا غم کھانے کئی دل درکار ہین -

آہی جاتا وہ راہ پر غالب | ۴۵۲م | کوئی دن اور بھی جئے ہوتے

وہ = محبوب - جئے ہوتے = ہم جئے ہوتے -

غیر لین محفل مین بوسہ جام کے ۱۵۳ ہم رہین یون تشنہ لب پیغام کے

محفل مین = تمھاری محفل مین ۔ تشنہ لب پیغام کے = خواہشمند تمھارے بلاونے کے ۔

خستگی کا تم سے کیا شکوہ کہ یہہ ۱۵۴ ہتکنڈے مین چرخ نیلی فام کے

خستگی = خستہ دلی ۔ ہتکنڈا = دستور و عادت و تجربہ ۔ ترکیبی معنے تیغہ یا چھرا ہاتھہ کا ۔

خط لکھین گے گرچہ مطلب کچھہ نہو ۱۵۵ ہم تو عاشق ہین تمھارے نام کے

خط لکھین گے = تمھارے نام خط لکھین گے ۔

رات پی زمزم پہ مے اور صبحدم ۱۵۶ دھوئے دھبے جامۂ احرام کے

زمزم = چاہ معروف ۔ جامۂ احرام = دو چادر سفید جو حج مین ایک باندہین ایک اوڑھین ۔

دل کو آنکھون نے پھنسایا کیا مگر ۱۵۷ یہہ بھی حلقہ ہین تمھارے دام کے

مگر = شاید ۔ یہہ بھی = آنکھین ۔

شاہ کے ہے غسل صحت کی خبر ۱۵۸ دیکھئے کب دن پھرین حمام کے

دن پھرین = دن اچھے آئین ۔

پھر اس انداز سے بہار آئی ۱۵۹ کہ ہوے مہر و مہ تماشائی +

بہار آئی = زمین پر بہار آئی ۔ مہر و مہ = ساکنان آسمان ۔

قطعہ

دیکھو اے ساکنانِ خطۂ خاک	٨٦٠	اسکو کہتے ہین عالم آرا ئی
کہ زمین ہو گئی ہے سر تا سر	٨٦١	روکشِ سطحِ چرخِ مینا ئی۔

روکش = مقابل یا خجل کن۔

سبزہ کو جب کہین جگہہ نملی	٨٦٢	بن گیا روے آب پر کا ئی

بن گیا = سبزہ بن گیا۔ کائی = جامۂ غوک۔

سبزہ و گل کے دیکھنے کے لئے	٨٦٣	چشمِ نرگس کو دی ہے بینا ئی

دی ہے = کرشمۂ بہار کی بینائی دی ہے۔

ہے ہوا مین شراب کی تاثیر	٨٦٤	بادہ نوشی ہے بادہ پیما ئی

یعنے ہوا خوری مین اس موسم کی شراب خوری کی تاثیر ہے پس بادہ نوشی کار بیفایدہ ہے۔ ہوا مین = یعنے بادِ بہار مین۔

کیون نہ دنیا کو ہو خوشی غالب	٨٦٥	شاہِ دیندار نے شفا پا ئی

دنیا = تمام اہلِ دنیا۔ دنیا و دین صنعتِ طباق ہے۔

تغافل دوست ہون میرا دماغِ عجز عالی ہے	٨٦٦	اگر پہلو تہی کیجے تو جا میری بھی خالی ہے

اپنی عالی دماغی سے تغافلِ احباب کو بزمِ عشرت مین پسند کرتا ہون۔ یعنے لوگ مجھ سے پہلو تہی کرین تو میری جاے بھی خالی ہے۔ پہلو تہی مین جاے کا خالی ہونا ایک بدیہی نیا مضمون پُر لطف ہے پس تغافلِ یاران

اپنی ہمبزمی کا مخل نہوا - ایسے تغافل کا کیا مضایقہ - جای کسی کی بزم مین خالی ہونا کنایہ اس سے ہے کہ اہل بزم اسکے منتظر ہین - جاے فلانی پیدا و سبز خالی است - بر سر مقام یاد شخصی گویند - بہار عجم -

رہا آباد عالم اہل ہمت کے نہونے سے	۲۶۷	بھرے ہین جسقدر جام و سبو میخانہ خالی ہے

یعنی اہل ہمت کا ہونا موجب ویرانی عالم ہے کہ یہہ لوگ حاصل روی زمین اور دنیا بھر کے خزانہ خالی کر دیتے ہین - تمثیل اہل ہمت کی جام و سبو ہے کہ یہہ جس کثرت سے میخانہ مین ہونگے شراب خانہ اسیقدر خالی ہو جائیگا -

خلش غمزۂ خونریز نہ پوچھ	۲۶۸	دیکھہ خونابہ فشانی میری

خلش غمزہ = خلش تیر غمزہ میرے دل مین - خونابہ فشانی = دیدۂ گریان سے خونابہ فشانی - اظہار محذوفات و مقدرات ۱۲

کیا بیان کرکے مرا روئینگے یار	۲۶۹	مگر آشفتہ بیانی میری

روئینگے = میرے بعد روئینگے - یار = احباب -

معانی الفاظ

آشفتہ بیانی = پریشان سخنی شاعری مین -

ہون ز خود رفتہ بیدای خیال	۲۷۰	بھول جانا ہے نشانی میری

بیدا = بالفتح بیابان - خیال = بلند فکر شعر جسکو ہر کوئی پا سکے اور نہ پہونچ سکے - بھول جانا = راہ سے بھٹک جانا یا گم گشتگی - نشانی = سنگ نشان یا علامت و پہچان -

معانی الفاظ نوشتہ اند

متقابل ہے مقابل میرا	۸۶۱	رُک گیا دیکھ روانی میری

متقابل = متضاد - تقابل = باہمدیگر رو برو شدن - متقابل ہے = یعنے میرا ضد ہے - مقابل = طرف سخن - روانی = روانیٔ طبع و فکر -

قدرِ سنگِ سرِ رہ رکھتا ہوں	۸۶۲	سخت ارزاں ہے گرانی میری

گرانی = ایہام بمعنیٔ گرانبہائی و گران وزنی -

گرد بادِ رہِ بیتابی ہوں	۸۶۳	صرصرِ شوق ہے بانی میری

صرصر = باد تند و ہوائے تیز - شوق = عشق -

بانی = بنیاد گری گرد باد کی بادِ صرصر سے ظاہر ہے -

نقشِ نازِ بتِ طناز بآغوشِ رقیب	۸۶۴	پای طاؤس پے خامۂ مانی مانگے

نقشِ نازِ صنمِ طناز کا رقیب کے آغوش مین ایسا بدنشین و بدنما ہے کہ اسکی تصویر کھینچنے کو پای زشتِ طاؤس واسطے خامۂ مانی مصورِ چین کے چاہیے کیونکہ نگارِ طناز بمثابۂ نقشِ بالِ طاؤس اور آغوشِ رقیب بمنزلۂ پای طاؤس یا پنجۂ طاؤس ہے لہذا پای طاؤس کا خامۂ نقاشی نقشِ مذکور کے لئے ضرور ہوا واللہ اعلم -

تو وہ بدخو کہ تحیر کو تماشا جانے	۸۶۵	غم وہ افسانہ کہ آشفتہ بیانی مانگے

تحیر کو = حیرانیٔ عاشق کو جسکا لازم سکوت ہے - غم = غمِ عشق - آشفتہ بیانی مانگے = پریشان گفتاری چاہے جو ضدِ حیرانی ہے -

شعلہ تا نبضِ جگر ریشہ دوانی مانگے	۷۶ ۸	وہ تپِ عشق تمنا ہے کہ پھر صورتِ شمع

تمنا ہے = مجھے آرزو ہے - شعلہ = تپ مذکور کا شعلہ - نبضِ جگر = نبضِ جگر شمع کنایہ ہے رشتۂ شمع سے جسمین رشتہ دوانی شعلہ کی روشن ہے -

یان نالہ کو اور اُلٹا دعوی رسائی ہے	۷۷ ۸	وان کنگرِ استغنا ہر دم ہے بلندی پر

یان نالہ کو = ہمارے نالۂ نارسا کو -

جو داغ نظر آیا اک چشم نمائی ہے	۷۸ ۸	از بسکہ سکھاتا ہے غم ضبط کی اندازے

غم = غمِ عشق - داغ = داغِ عشق - چشم نمائی ہے = یعنے تہدید ہے تعلیمِ ضبط مین - چشم نمائی = ترسانیدن باشارہ وگردشِ چشم - اشرف برقیبان نظرت چشم نمائی است بمن - بہارِ عجم -

لکھدیجیو یارب اُسے قسمت مین عدو کی	۷۹ ۸	جس زخم کی ہو سکتی ہو تدبیر رفو کی

رقیب کیلئے ظاہرا دعای نیک ہے حقیقۃً دعای بد ہے کیونکہ زخم رفو پذیر عاشقِ کاذب کے لایق ہے نہ صادق کے -

دل مین نظر آتی تو ہے اک بوند لہو کی	۸۰ ۸	اچھا ہے سرِ انگشتِ حنائی کا تصور

تصورِ مذکور دل مین بجاے ایک بوند لہو کی ہے یا ایک بوند لہو جو دل مین ہے اس تصور سے وہ بھی اشکِ خونین ہو کے بہجاے -

یان تو کوئی سنتا نہین فریاد کسو کی	۸۱ ۸	کیون ڈرتے ہو عشاق کی بیحوصلگی سے

بے حوصلگی سے = یعنے منظنہ کم ظرفی عشاق سے ستم کشی مین ۔ یان = عالم جان نثاری محبت و عاشقی مین ۔ کوئی = یعنے دشنہ و خنجر کسو کی = یعنے جگر و گلو کی ۔

خنجر نے کبھی بات نپوچھی ہو گلو کی	۸۸۲	دشنہ نے کبھی منہ نہ لگایا ہو جگر کو

دشنہ نے کبھی الخ = یہان کی یہہ حالت ہے ۔

حسرت مین رہی ایک بت عربدہ جو کی	۸۸۳	صد حیف وہ ناکام کہ اک عمر سے غالب

صد افسوس وہ عاشقِ نامراد کہ مدتِ دراز سے ای غالب حسرتِ عربدہ مین صنم عربدہ جو کے رہجاے اور وہ اُسکے نصیب نہو ۔ عربدہ جو کی معنی جنگ جو (کیون ڈرتے ہو) سے (بتِ عربدہ جو کی) تک قطعہ بند ہے ۔

حیران کئے ہوے ہین دلِ بیقرار کے	۸۸۴	سیماب پشت گرمی آئینہ دے ہے ہم

پشت گرمی آئینہ حیرانی مین سیماب سے عیان اور تعلق سیماب کا پشتِ آئینہ سے نمایان ہے ۔

معشوقِ شوق و عاشقِ دیوانہ چاہیے	۸۸۵	ہے وصل ہجر عالم تمکین و ضبط مین

ان دو صفتون سے جو معشوق و عاشق متصف ہون اُن کیلئے وصل عین ہجر ہو جاتا ہے لہذا برخلاف ان صفتون کے شوخی معشوق مین اور دیوانگی و شورش عشق عاشق مین چاہیے ۔

چاہیے اچھون کو جتنا چاہیے ۸۸۶ یہہ اگر چاہین توپہر کیا چاہیے

جتنی محبت کیجیے اچھے لوگون سے کیجیے۔ یہہ لوگ درعوض ہم سے محبت کرینگے تو ہمین اور کیا چاہیے۔ اس مضمون کا ضد حسن مطلع ہے۔

صحبتِ رندان سے واجب ہے حذر ۸۸۷ جاے مے اپنے کو کھینچا چاہیے

کھینچا چاہیے = ایہام ہے یعنے پینا چاہیے اور روک رکھنا چاہیے

چاہنے کو تیرے کیا سمجھا تہا دل ۸۸۸ بارے اب اس سے بہی سمجھا چاہیے

ع کہ عشق آسان نمود اول وے افتاد مشکل ہا۔ سمجھا چاہیے = انتقام لیا چاہیے۔

چاک مت کر جیب بے ایامِ گل ۸۸۹ کچہہ اُدہر کا بہی اشارا چاہیے

اُدہر کا = گل کا یا خالقِ فصلِ بہار کا۔

دوستی کا پردہ ہے بیگانگی ۸۹۰ منہ چھپانا ہم سے چہوڑا چاہیے
دشمنی نے میری کہویا غیر کو ۸۹۱ کسقدر دشمن ہے دیکہا چاہیے

محبوب کی دشمنی نے میرے ساتہہ رقیب کو کہودیا جس دشمنی کو دیکھنے سے رقیب بھی آوارہ ہوگیا۔ بوجہہ کہو بیٹھنے رقیب کے جیب میرا کسقدر دشمن ہے۔ دیکھنا۔ یا خود رقیب کی دشمنی نے میرے ساتہہ رقیب کو حبیب کی صحبت سے گم گشتہ کیا۔ اس پر رقیب میرا کتنا دشمن ہے خیال کیا چاہیے واللہ اعلم۔

اپنی رسوائی مین کیا چلتی ہے سعی ۸۹۲ یار ہی ہنگامہ آرا چاہیئے

اپنی = عاشق کی - ہنگامہ آرا = رسوائی کا ہنگامہ آرا -

منحصر مرنے پہ ہو جسکی امید ۸۹۳ ناامیدی اُسکی دیکھا چاہیئے

یعنے مرینگے تو امید برآئیگی -

غافل ان مہ طلعتون کیواسطے ۸۹۴ چاہنے والا بھی اچھا چاہیئے

غافل = منادی اے غافل - مہ طلعتون کیواسطے = معشوقان ماہ صورت کیلئے - چاہنے والا بھی الخ = انکا عاشق بھی ان جیسا خوبصورت چاہئیے -

چاہتے ہین خوبرویون کو اسد ۸۹۵ آپ کی صورت تو دیکھا چاہیئے

صورت = حیثیت و حالت -

ہر قدم دوری منزل ہی نمایان مجھسے ۸۹۶ میری رفتار سی بھاگی ہی بیابان مجھسے

میری بیراہ روی یا رفتار سست سے بیابان دور ہوا جاتا ہے بمصداق شعر سعدی رح ع ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی + کاین رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است -

درس عنوان تماشا بہ تغافل خوشتر ۸۹۷ ہی نگہ رشتۂ شیرازۂ مژگان مجھسے

دیباچہ کتاب دیدار یار کا درس یعنے محبوب کا دیدار انجانی کے ساتھ بہت اچھا ہے کہ ہم تغافل یعنے انجان اُسکو دیکھین اور وہ اس دیکھنے کو

نہ دیکھے لہٰذا تماشائی تغافل کے سبب اپنی نگاہ رشتۂ شیرازۂ مژگان نگہی ہو
یعنے طرفِ ثانی کو محسوس نہیں ہوتی ۔

وحشتِ آتشِ دل سے شبِ تنہائی مین	۸۹۹	صورتِ دود رہا سایہ گریزان مجھسے

شبِ تنہائی = شبِ فراق ۔ صورتِ دود = جیسے آتش سے دود گریزان ہوتا ہے ۔

غمِ عشاق نہو سادگی آموزِ بتان	۸۹۹	کسقدر خانۂ آئینہ ہے ویران مجھسے

غمِ عاشقون کا معشوقون کو سادہ وضعی کی تعلیم نکرے کہ وہ اپنی آراستگی کو بھول جائین اور خانۂ آئینہ ویران پڑا رہے ۔

اثرِ آبلہ سے جادۂ صحرای جنون	۹۰۰	صورتِ رشتۂ گوہر ہے چراغان مجھسے

اثر = اثرِ سوزش ۔

بیخودی بسترِ تمہیدِ فراغت ہوجو	۹۰۱	پُر ہے سایہ کیطرح میرا شبستان مجھسے

بہ طفیلِ بیخودی جو بسترِ تمہیدِ فراغت ہوجیو ایسے پاؤن پھیلا دئے ہین کہ اپنا شبستان اپنے سے پر ہو گیا ہے جیسے سایہ کا شبستان سایہ سے

شوقِ دیدار مین گر تو مجھے گردن مارے	۹۰۲	ہو نگہ مثلِ گلِ شمع پریشان مجھسے

اگر تو شمع کیطرح میری گردن مارے تو شوقِ دیدار مین میری نگہ گلِ شمع کی مانند شاخ شاخ ہو جاے یعنے ایک نگہ کے کئی نگاہ ہو جائین ۔

بیکسی ہای شبِ ہجر کی وحشت ہے ہے	۹۰۳	سایہ خورشیدِ قیامت مین ہے پنہان مجھسے

بیکسی ہاے شب ہجر کی وحشت کیا کہون کہ میرا سایہ بھی مجھے تنہا چوڑ کے خورشید محشر مین جا چھپا ہے - پنہان ہونا سایہ کا تاریکی شب مین پیدا ہے - خورشید محشر مین پنہان ہونا کنایہ بالکل نمایان نہونے سنے ہر -

گردش ساغر صد جلوۂ رنگین تجھہ سے	۹۰۴	آئینہ داری یک دیدۂ حیران مجھہ سے

گردش ساغر الخ = جلوہ تیرے سے علاقہ رکھتا ہے -

دیدۂ حیران = جو دیدہ مجھہ سے تعلق رکھتا ہے - آئینہ داری = جلوہ دہی و نمایش -

نگہ گرم سے اک آگ ٹپکتی ہے اسد	۹۹۵	ہے چراغان خس و خاشاک گلستان مجھہ سے

نگہ گرم = اپنی نگہ گرم -

نکتہ چین ہے غم دل اسکو سنائی نہ بنے	۹۰۶	کیا بنے بات جہان بات بنائی نہ بنے

نکتہ چین ہے = محبوب نکتہ چین ہے -

کھیل سمجہا ہے کہین چھوڑ نہ دے بھول نجاے	۹۰۷	کاش یون بھی ہو کہ بن میرے ستائی نہ بنے

کھیل سمجہا ہے = ستانے کو کھیل سمجہا ہے -

غیر پھرتا ہے لئے یون ترے خط کو کہ اگر	۹۰۸	کوئی پوچھے کہ یہہ کیا ہے تو چھپائی نہ بنے

یون = یون آشکارا -

اس نزاکت کا برا ہو وہ بھلے ہین تو کیا	۹۰۹	ہاتھہ آوین تو انہین ہاتھہ لگائے نہ بنے

ہاتھہ لگائے نہ بنے نزاکت کے سبب -

کہہ سکے کون کہ یہہ جلوہ گری کسکی ہی	۹۱۰	پردہ چھوڑا ہی وہ اُس نے کہ اُٹھائی نہ بنے

نمائش حسن کس محبوب کی ہے مجازی خواہ حقیقی۔ شق ثانی مین پردہ سے کائنات مراد ہے۔

موت کی راہ نہ دیکھون کہ بن آئی نہ رہے	۹۱۱	تم کو چاہون کہ نہ آؤ تو بلائی نہ بنے

موت کا آنا تمہارے آنے سے بہتر ہے کہ اسکا انتظار نکرون تو بھی آئی بغیر نرہیگی۔ برخلاف اس کے تمہارا آنا کسی موقع پر نچاہون تو پھر کبھی بلانا نہ بنے گا۔ ہرچند ہمین انتظار ہو تمہین نہ آنے مین وہی اصرار ہوگا۔ واللہ اعلم۔

بوجھ وہ سر سے گرا ہی کہ اُٹھائی نہ اُٹھے	۹۱۲	کام وہ آن پڑا ہے کہ بنائے نہ بنے

بنائے نہ بنے = کارسازی ہو نسکے۔

عشق پر زور نہین ہی یہہ وہ آتش غالب	۹۱۳	کہ لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے

اے غالب عشق پر زور نہین ہے بلکہ یہہ وہ آتش ہے کہ ہاتھون کے سلگانے سے نہ سلگے مگر سوزِ عشق سے سلگے اور جیسے آتشِ دنیا کو خاموش کرسکتے ہین اسکا خاموش کرنا نہ بنے۔

چاک کی خواہش اگر وحشت بعریانی کرے	۹۱۴	صبح کی مانند زخم دل گریبانی کرے

اگر ہماری وحشتِ جنون برہنگی ہین چاکِ گریبان کی خواہش کرے تو مانند صبح کے ہمارا زخمِ دل گریبان ہوجاے۔ صبح کا زخمِ دل کنایہ ہی آفتاب

یا سفیدۂ صبح سے اور گریبان خطوطِ شعاع یا خیوطِ ابیض سے (تمام یا
اس غزل کی ردیف کے مصدر ہی ہین ۔)

جلوہ کا تیرے وہ عالم ہے کہ گر کیجے خیال	۹۱۵	دیدۂ دل کو زیارتگاہِ حیرانی کرے

خیال = جلوۂ مذکور کا خیال ۔

ہے شکستن سے بھی دل نومید یا رب کب تلک	۹۱۶	آبگینہ کوہ پر عرضِ گرانجانی کرے

محبوبانِ سنگ طینت جو کوہ وقار ہین انکی بے پروائی سے عاشق کا شیشۂ
دل شکستگی سے بھی نا امید ہے پس نہین شیشہ کب تک کوہ پر اپنی گرانجانی
یعنے نہ ٹوٹنے کا اظہار کرے اور یہہ التفات نکرین ۔

میکدہ گر چشمِ مستِ ناز سے پاوے شکست	۹۱۷	موےِ شیشہ دیدۂ ساغر کی مژگانی کرے

اگر شراب خانہ چشمِ مستِ محبوب سے شکست پاوے تو بتاثیر اس چشمِ خوش
مژگان کے بال شیشہ کا دیدۂ ساغر کا پلک ہو جاے (موےِ شیشہ کی جگہہ
موےِ ساغر کہین تو بلیغ تر ہوگا تا دیدہ و مژگان مین مباعدت نہو ۔)

خط عارض سے لکہا ہے زلف کو الفت نے عہد	۹۱۸	یک قلم منظور ہے جو کچھہ پریشانی کرے

محبت نے خطِ عارضِ محبوب سے عہد نامہ زلف کو لکہا ہے کہ پریشانی جو زلف
سے حاصل ہو ہمین یک قلم منظور ہے کیونکہ اب زوالِ حسن کا زمانہ ہے ۔

وہ آکر خواب مین تسکینِ اضطراب تو دے	۹۱۹	ولے مجھے تپشِ دل مجالِ خواب تو دے

وہ = محبوب ۔ تسکینِ اضطراب تو دے = تسکینِ اضطراب تو دیگا ۔

کرے ہے قتل لگاوٹ مین تیرا رو دینا | ۹۲۰ | ترے طرح کوئی تیغِ نگہ کو آب تو دے

لگاوٹ = مرادف لگاو بمعنی پیوند و نسبت و قرابت و خویشی - یہان مراد آمیزش و تعلقِ دلی سے ہے - آب تو دے = رو دینے سے لگاوٹ مین آب تو دے -

دکھاکے جنبشِ لب ہی تمام کر ہمکو | ۹۲۱ | ندے جو بوسہ تو منہ سے کہین جواب تو دے

تمام کر = مار ڈال - جواب = جواب صاف -

پلا دے اوک سے ساقی جو ہم سے نفرت ہے | ۹۲۲ | پیالہ گر نہین دیتا ندے شراب تو دے

اُوک = بکافِ عربی و باوا و مجہول چلّو - فارسی کف آب عربی غرفہ - پیالہ گر نہین الخ = یعنے چلّو سے پلا دے -

سرشکِ سر بصحرا دادہ نور العینِ دامن ہے | ۹۲۳ | دلِ بیدست و پا افتادہ برخوردارِ بستر ہے

دامن = اپنا دامن یا دامنِ صحرا - برخوردار = طفلِ برخوردار -

خوشا اقبالِ رنجوری عیادت کو تم آئے ہو | ۹۲۴ | فروغِ شمعِ بالین طالعِ بیدارِ بستر ہے

اقبالِ رنجوری = دولتِ بیماری - عیادت = بیمار پرسی - خوشا اقبال الخ (کیونکہ تمھارے پرتوِ قدم سے یہہ طالعِ بیدار حاصل ہے - شمعِ بالین = کنایہ محبوب سے ہے ایہام (یعنے شمع کا فروغ یا محبوب کا بستر کے لئے اخترِ طالع بیدار ہوگیا ہے -

بطوفانگاہِ جوشِ اضطرابِ شامِ تنہائی | ۹۲۵ | شعاعِ آفتابِ صبحِ محشر تارِ بستر ہے

تبدیل مصرع اول از والہ غفرلہ مصرع تپ پر اضطراب شامِ تنہائی کی سوزش میں -

ابھی آتی ہے بو بالش سے اُسکی زلفِ مشکیں کی	۹۲۶	ہماری دید کو خوابِ زلیخا عارِ بستر ہے

بالش = تکیہ - دید = دیدار جو ضد ہے خواب کا -

خطر ہے رشتۂ الفت رگِ گردن نہو جاوے	۹۲۷	غرورِ دوستی آفت ہے تو دشمن نہو جاوے

رگِ گردن نہو جاوے = یعنے مانندِ رگِ گردن نہو جاے - رشتہ کو رگ سے تشبیہ تام ہے - رگ گردن مراد ہے نمایاں ہونے سے رگ مذکور کے حالتِ غضب و تکبر و گردن کشی میں -

سمجھ اُس فصل میں کوتاہیٔ نشو و نما **غالب**	۹۲۸	اگر گل سرو کی قامت پہ پیراہن نہو جاوے

روئیدگی و بالیدگی موسمِ بہار کا قصور جان اگر گلبن اتنا نہ پھولے کہ گل پیراہنِ قامتِ سرو نہو جاے - نشو و نما = روئیدگی و بالیدگی -

فریاد کی کوئی لے نہیں ہے	۹۲۹	نالہ پابندِ نَے نہیں ہے

یعنے نالۂ نہانِ دل جو راز کے مانند بے آواز ہوا کرتا ہے مانند نے کے پابندِ نغمہ نہیں ہے - لَے = بالفتح صدا و آواز و شوق و آرزو - یہاں پہلے معنے مراد ہیں -

کیوں بوتے ہیں باغبان تونبے	۹۳۰	گر باغ گدائے مے نہیں ہے

تونبا = بضم اول و سکون واو و نون - مذکر - کدوی خشک سر بریدہ

کہ گدایانِ ہنود در آن آب و طعام گذارند۔ **دلیلِ ساطع**۔ اس لفظ کے معنے سے معنے شعر کے ظاہر ہیں۔ چونکہ ہندو فقیر تونبے سے پانی بھی پیا کرتے ہیں گدائی تُنی کا لطف بھی ظاہر ہو گیا۔

ہر چند ہر ایک شے مین تو ہے	۹۳۱	پر تجھہ سی کوئی شے نہین ہے

تجھہ سی = تیرے مانند۔ کوئی شے = کوئی چیز۔

ہان کھائیو مت فریبِ ہستی	۹۳۲	ہر چند کہین کہ ہے نہین ہے

عالمِ ہستی ظاہر اگر ہے مگر حقیقۃً معدوم ہے۔

شادی سے گذر کہ غم نہو وے	۹۳۳	اُردی جو نہو تو دے نہین ہے

اُردی = ماہِ بہار۔ دَے = فصلِ خزان۔

کیون ردِّ قدح کرے ہے زاہد	۹۳۴	مَے ہے یہہ مگس کی قے نہین ہے

مگس کی قے = یعنے شہد جو مگسِ شہد کے پیٹ مین سے نکلتا ہے یخرج من بطونہا فیہ شفاءٌ للناس۔ الآیہ

ہستی ہے نہ کچھہ عدم ہے **غالب**	۹۳۵	آخر تو کیا ہے اَی نہین ہے

اَی = اگر۔

پوچھہ نسخہ مرہم جراحتِ دل کا	۹۳۶	کہ اُسمین ریزۂ الماس جزوِ اعظم ہے

جراحتِ دل کا = زخمِ دلِ عاشق کا۔ اُسمین = مرہم مین۔ ریزۂ الماس = ریزۂ الماس جو خراشندۂ جراحت ہے۔

بہت دنون مین تغافل نے تیری پیدا کی ۔ ٩٣٧ ۔ وہ اک نگہہ کہ بظاہر نگاہ سے کم ہے

بہت دنون مین = بہت دنون کی مشق مین - تغافل = انجان دیکھنا -
وہ اک نگاہ الخ = یعنے دیکھنے سے تو کم ہے ظاہراً مگر درحقیقت نگاہِ
معمولی سے بہت بڑی ہوی اور کہین زیادہ ستمگر ہے -

ہم رشک کو اپنی بھی گوارا نہین کرتے ۔ ٩٣٨ ۔ مرتے ہین ولی انکی تمنا نہین کرتے

محبوب کی تمنا نہین کرتے کہ ایسے خوبرو کا وصال اور ہم - اس تمنا سے ہمکو
ہم پر رشک آتا ہے -

درپردہ انھین غیر سے ہے ربطِ نہانی ۔ ٩٣٩ ۔ ظاہر کا یہہ پردہ ہے کہ پروا نہین کرتے

یہہ پردہ ظاہری ہے کہ پروای غیر نہین کرتے آشکارائی مین ربطِ نہانی کو
چھپانے کیلئے -

کرے ہے بادہ ترے لب سے کسبِ رنگِ فروغ ۔ ٩٤٠ ۔ خطِ پیالہ سراسر نگاہِ گلچین ہے

لب کی جگہہ رخ بہتر ہے کیونکہ تشبیہہ گل کی لب سے مسموع نہین -

کبھی تو اس دلِ شوریدہ کی بھی داد ملے ۔ ٩٤١ ۔ کہ ایک عمر سے حسرت پرستِ بالین ہے

کبھی تو اس دلِ دیوانہ کو اپنا ہم بالین و ہم بستر کیجیو کہ ایک مدت سے
حسرت پرست اسکا ہے -

اسد ہے نزع مین چل بیوفا برای خدا ۔ ٩٤٢ ۔ مقامِ ترکِ حجاب و وداعِ تمکین ہے

تمکین = بردباری -

کیون نہو چشم بتان محو تغافل کیون نہو	۹۴۳	یعنے اس بیمار کو نظارہ سے پرہیز ہے

تغافل = انجان ہونا دیکھنے سے - نظارہ سے = دیکھنے سے

مرتے مرتے دیکھنے کی آرزو رہجائیگی	۹۴۴	وائے ناکامی کہ اس کافر کا خنجر تیز ہے

اس کافر کا خنجر تیز ہے لہذا فرصت دیکھنے کی ندیگا اور آرزو اس کافر کو یا اوسکے خنجر کو دیکھنے کی ہمارے دلمین رہجائیگی -

عارض گل دیکھہ روی یار یاد آیا اسد	۹۴۵	جوشش فصل بہاری اشتیاق انگیز ہی

اشتیاق انگیز = شوق انگیز یا عشق انگیز -

دیا ہے دل اگر اوسکو بشر ہی کیا کہئے	۹۴۶	ہوا رقیب تو ہو نامہ بر ہے کیا کہئے

قاصد نے دل اگر دیا ہے محبوب کو تو آدمی ہے اوسے کیا کہئے - نامہ بر رقیب میرا ہوا تو ہو قاصد ہے اسے کیا کہئے -

یہ ضد کہ آج نہ آوے اور آئے بن نرہے	۹۴۷	قضا سے شکوہ ہمین کسقدر ہی کیا کہئی

حالانکہ ہم آج ہی آنے کو قضا کے چاہتے ہین وقت پر اپنے تو آہی رہیگی -

رہی ہے یون گہ و بیگہ کہ کوی دوست کو اب	۹۴۸	اگر نکہئے کہ دشمن کا گہر ہے کیا کہئے

دشمن یون صبح و شام کوچۂ دوست مین رہے ہے کہ اب اگر نکہئے کہ وہ کوچہ دشمن کا گہر ہے تو کیا کہئے -

زہی کرشمہ کہ یون دے رکھا ہی ہمکو فریب	۹۴۹	کہ بن کہے ہی انھین سب خبر ہے کیا کہئے

اونھین = محبوب کرشمہ ساز کو -

سمجھکے کرتے ہین بازار مین وہ پرسش حال	۹۵۰	کہ یہ کہین کہ سر رہگذر ہے کیا کہئے

پرسش حال = غالب سے پرسش حال - یہہ کہے = غالب یا عاشق انکا یہہ کہے -

تمہین نہین ہے سر رشتہ وفا کا خیال	۹۵۱	ہمارے ہاتھ مین کچھ ہے مگر ہے کیا کہئے

کچھ سر رشتہ وفا ہمارے ہاتھ مین ہے مگر کیا کہئے کہ ہے کیونکہ تمہین اس سر رشتہ کا خیال نہین -

انھین سوال پہ زعم جنون ہے کیون لڑئے	۹۵۲	ہمین جواب سے قطع نظر ہے کیا کہئے

انھین اپنے رد سوال پر گھمنڈ دیوانہ پن کے لڑنے کا ہے - کیون لڑین ہم - اسلئے ہم نے جواب سے چشم پوشی کی - اب کیا کہین ہم -

حسد سزای کمال سخن ہے کیا کیجے	۹۵۳	ستم بہای متاع ہنر ہے کیا کہئے

حسد = رشک حسودان - سخن = شاعری - ستم = ستم بیدردان و نافہمان -

کہا ہے کس نے غالب برا نہین لیکن	۹۵۴	سوای اسکہ آشفتہ سر ہے کیا کہئے

کہا ہے کس نے الخ = کس نے کہا ہے کہ غالب برا نہین - اچھا ہے - یہہ استفہام انکاری ہے - آشفتہ سر = دیوانہ -

دیکھکر در پردہ گرم دامن افشانی مجھے	۹۵۵	کر گئی وابستہ تن میری عریانی مجھے

کر گئی وابستہ تن الخ = میری عریانی مجھے وابستہ تن کر گئی نہ وابستہ دامن

کیونکہ عریانی نے مجھے سرگرمِ دامن افشانی دیکھا جو کنایہ ہے ترک
تعلق و تجرید و ترکِ لباس سے ۔

بن گیا تیغِ نگاہِ یار کا سنگِ فسان ۹۵۶ مرحبا مین کیا مبارک ہی گرانجانی مجھے

بن گیا = مین خود سراپا سنگِ مذکور بنگیا - مرحبا مین - شاباش رے
مین - گرانجانی - سخت جانی لفظِ گران مناسب سنگ ہے -

کیون نہو بے التفاتی اسکی خاطر جمع ہے ۹۵۷ جانتا ہی محوِ پرسشہای پنہانی مجھے

بے التفاتی اسکی = بے توجہی ظاہری محبوب کی - خاطر جمع ہے = محبوب
خاطر جمع ہے - محوِ پرسشہای پنہانی = اپنے پرسشِ وجوبیِ باطنی کا محو

میری غمخانہ کی قسمت جب رقم ہونے لگی ۹۵۸ لکھدیا منجملہ اسبابِ ویرانی مجھے

میرے لئے ویرانی کو بجاے اسباب لکھدیا یا خود مجھکو باعثِ ویرانی
لکھدیا - شقِ ثانی مین اسباب کو باضافت پڑھنا چاہیے

بدگمان ہوتا ہی وہ کافر نہوتا کاشکے ۹۵۹ اسقدر ذوقِ نوای مرغِ بستانی مجھے

بدگمان ہوتا ہے = بدگمان ہوتا ہے میرے سننے سے نالۂ بلبل کو
جو محبتِ گل مین ہے اور مظنہ سے میرے تعلقِ دلی کے گل کیطرف -
نوای مرغِ بستانی = نوائے بلبل جو عشقِ گل مین ہے -

وعدہ آنے کا وفا کیجیے یہ کیا انداز ہے ۹۶۰ تم نے کیون سونپی ہی میرے گھر کی دربانی مجھے

میرے گھر کی دربانی = میرے گھر کی دربانی انتظار مین اپنے آنیکی

کہ مین باہر کہین جا نہین سکتا ۔

دی مری بھائی کو حق نے از سر نو زندگی | ۹۶۱ | میرزا یوسف ہے غالب یوسف ثانی مجھے

از سر نو زندگی = ایہام ہے یوسف علیہ السلام کی زندگی دوبارہ کا کنوین سے نکلنے کے بعد ۔

یاد ہے شادی مین بھی ہنگامہ یارب مجھے | ۹۶۲ | سبحۂ زاہد ہوا ہے خندہ زیر لب مجھے

یارب = نالہ و شیون ۔ سبحہ = سبحہ جس پر ذکر یا رب ہوا کرتا ہے اور خندۂ زیر لب دانہ ہاے سبحہ مین سے ہے باعتبار سوراخ و رشتہ کے ۔

ہے کشاد خاطر وابستہ در رہن سخن | ۹۶۳ | تھا طلسم قفل ابجد خانۂ مکتب مجھے

میرے خاطر وابستہ کی کشایش گرو مین شعر کے ہے لہذا مکتب خانہ میرے لئے قفل ابجد کا طلسم تھا ۔ طلسم وہ شکل لاینحل جو شعبدہ سے تیار کرین ۔ قفل ابجد مین چند حلقہ پہلودار اور پہلو پر حلقون کے چند حرف ابجد کندہ ہوتے ہین ۔ جب وہ حرف بہ ترتیب ابجد ضظغ تک مرتب ہون تو قفل کھل جاتا ہے و الا نہین کھلتا ۔ لطف شعری یہ کہ مکتب مین ابجد کی تعلیم ہوا کرتی ہے ۔ لفظ سخن مین ایہام ہے بمعنی شعر و حروف قفل ابجد ۔ واللہ اعلم ۔

یارب اس آشفتگی کی داد کس سے چاہیے | ۹۶۴ | رشک آسایش پہ ہے زندانیون کی اب مجھے

میری دیوانگی کی توانائی کی داد کون دیگا کہ صحرا نوردی مین آسایش نہ کبھی

زندانیون پر رشک کرکے اب چاہتی ہے خود زندانی ہو جائے جیسے پہلے چارہ گرون نے چاہا تھا۔

آرزو سے ہے شکستِ آرزو مطلب مجھے	۹۶۵	طبع ہے مشتاق لذت ہای حسرت کیا کرون

جو کچھ آرزو کرتا ہون اس سے شکست دینا آرزو کا میرا مدعا ہے کیونکہ حسرتِ ناکامی کے لذتون کی میری طبیعت مشتاق ہے نہ حصول آرزو کے لذتون کی اکہ یہہ شیوہ ہوا پرستون کا ہے اور وہ عاشقون کا۔

چمن مین خوش نوایانِ چمن کی آزمایش ہے	۹۶۶	حضورِ شاہ مین اہلِ سخن کی آزمایش ہے
جہان ہم ہین وہان دار و رسن کی آزمایش	۹۶۷	قد و گیسو مین قیس و کوہکن کی آزمایش ہے

قد و گیسو مین = عشق قد و گیسوی لیلی و شیرین مین - جہان ہم ہین الخ = جس مقامِ فنا فی اللہ مین ہم ہین وہان منصور کی مانند عشقِ قد دار و گیسوی رسن کا امتحان ہے۔ وہان = یعنے مقامِ انا الحق مین۔

ہنوز اُس خستہ کی نیروی تن کی آزمایش ہے	۹۶۸	کرینگے کوہکن کے حوصلہ کا امتحان آخر

کرینگے شیرین یا خسرو وغیرہ کرینگے۔ آخر = خودکشی بہی۔ آزمایش ہے = کوہکنی مین آزمایش ہے۔

اُسے یوسف کی بوی پیرہن کی آزمایش ہے	۹۶۹	نسیم مصر کو کیا پیر کنعان کی ہوا خواہی

نسیمِ مصر کو کیا الخ = یعنے نسیم مصر کو حضرتِ یعقوب علیہ السلام کی ہوا خواہی سے کیا علاقہ۔ نسیم و ہوا کا لطف دیکھو۔ بوی پیرہن کی آزمایش ہے = کہ عالمِ محبت مین بوی مذکور اپنا کیا اثر تبلاتی ہے

حضرت یعقوب علیہ السلام پر ~~ یکروز صبا بوی گلی بردہ بہ یعقوب بگریست کہ این نکہت پیراہن ما نیست -

وہ آیا بزم مین دیکھو نہ کہیو پھر کہ غافل تھے	۹۷۰	شکیب و صبر اہل انجمن کی آزمایش ہے

وہ = وہ یوسف ثانی - نہ کہیو پھر کہ غافل تھے = نہ کہیو پھر ای اہل بزم کہ ہم انجان تھے -

رہی دل ہی مین تیر اچھا جگر کے پار ہو بہتر	۹۷۱	غرض شست بت ناوک فگن کی آزمایش ہے

امتحان اُسکے نشانہ زنی کا ہے خواہ تیر دل مین رہجاے یا جگر کے پار ہو جاے - ان دو ہدف سے خطا نکرے -

نہین کچھ سبحہ و زنار کے پھندے مین گیرائی	۹۷۲	وفاداری مین شیخ و برہمن کی آزمایش ہے

نہین کچھ سبحہ و زنار الخ = کیونکہ دونون پھندے کچے تاگے کے ہین - وفاداری مین الخ = اہل سبحہ و زنار مین رشتہ وفا کسکا چست اور کس کا سست ہے اسکا امتحان ہے -

پڑا رہ ای دلِ وابستہ بیتابی سے کیا حاصل	۹۷۳	مگر پھر تابِ زلفِ پرشکن کی آزمایش ہے

وابستہ = وابستہ زلف - آزمایش ہے = تانہ زنی سے آزمایش ہے -

رگ و پے مین جب اُترے زہرِ غم تب دیکھیے کیا ہو	۹۷۴	ابھی تو تلخی کام و دہن کی آزمایش ہے

اُترے = نفوذ کرے - ابھی تو تلخی الخ = ہنوز ابتدا مین بالائی وسطی و سرسری امتحان ہے -

غالب

وہ آوینگے مرے گھر وعدہ کیسا دیکھنا غالب ٩٧٥ نئے فتنوں مین اب چرخ کہن کی آزمایش ہے

اب چرخ کہن امتحان میرا کیا چاہتا ہے فتنہ نو کو میرے گھر لاکے - نیا فتنہ کنایہ یار کے آنے سے ہے جو پہلے کبھی آیا تھا - وعدہ = وعدہ آنے کا -

کبھی نیکی بھی اُسکے جی مین گر آجاے ہے مجھہ سے ٩٧٦ جفائین کرکے اپنی یاد شرما جاے ہے مجھہ سے

کبھی اُسکے دلمین میرے ساتھہ نیکی کا خیال آجاے تو کچھہ فائدہ نہین کیونکہ وہ اپنی جفائین جو مجھپر ہوی ہین یاد کرکے محجوب ہوجاتا ہے اور ہمارا مطلوب حاصل نہین ہوتا -

خدایا جذبۂ دلکی مگر تاثیر اُلٹی ہے ٩٧٧ کہ جتنا کھینچتا ہون اور کھنچتا جاے ہے مجھہ سے

کھنچتا جاے ہے = ہٹتا جاے ہے -

وہ بدخو اور میری داستانِ عشق طولانی ٩٧٨ عبارت مختصر قاصد بھی گھبرا جاے ہے مجھہ سے

محبوب بیدماغ و نازک مزاج اور عشق کی کہانی طولانی - سخن مختصر - یہہ حال دیکھکر قاصد بھی گھبراتا ہے - فقرۂ (عبارت مختصر) کو ماقبل سے تعلق نہین محض تقریب کلام کیلئے ہے -

اُدھر وہ بدگمانی ہے اِدھر یہ ناتوانی ہے ٩٧٩ نہ پوچھا جاے ہے اُس سے نہ بولا جاے ہے مجھہ سے

محبوب کو مجھپر بدگمانی ہے کہ مین اُسکا عاشق ہون لہذا میرا حال اُس سے پوچھا نجاے ہے اور مجھے یہہ ناتوانی ہے کہ اپنا حال مجھہ سے بولا نجاے ہے

سنبھلنے دی مجھے ای ناامیدی کیا قیامت ہے ۹۸۰ کہ دامانِ خیالِ یار چھوٹا جای ہی مجھسے

ناامیدی = نومیدی وصال -

تکلف برطرف نظارگی مین بھی سہی لیکن ۹۸۱ وہ دیکھا جای کب یہہ ظلم دیکھا جای ہی مجھہ سی

محبوب کے نظارگیون مین مین بھی شریک سہی مگر وہ ہماری آنکھون سے دیکھا جاے - یہہ ظلم کب مجھہ سے دیکھا جائیگا - نظارگی = بیننده -

ہوی مین پانون ہی پہلی نبردِ عشق مین زخمی ۹۸۲ نہ بھاگا جای ہے مجھہ سی نہ ٹھرا جای ہی مجھہ سی

نہ ٹھرا جاے ہے = بخوفِ جان ٹھرا نجاے ہے -

قیامت ہی کہ ہووی مدعی کا ہمسفر غالب ۹۸۳ وہ کافر جو خدا کو بھی نہ سونپا جای ہی مجھہ سی

مدعی = رقیبِ بیوفا - غالب = منادی - کافر = محبوب - ف

عشق انکو ہے جو یار کو اپنے دمِ رفتن + کرتے نہین غیرت سی خدا کی بھی حوالے

زبسکہ مشقِ تماشا جنون علامت ہے ۹۸۴ کشاد و بستِ مژہ سیلئی ندامت ہے

ازبسکہ تماشای حسن کی مشق با علامتِ دیوانگی ہے لہذا کشاد و بستِ مژگان حالتِ نظارہ مین چشمِ بیننده کیلئے ندامت کا طمانچہ ہے -

نجانون کیونکہ مٹی داغِ طعنِ بدعہدی ۹۸۵ تجھے کہ آئینہ بھی ورطۂ ملامت ہے

تو جو آئینہ دیکھکے اپنی آرائش کرتا ہے داغِ طعنِ بدعہدی یعنے سنے عاشقون کو پیدا کرنیکا دھبا اپنے پر لگا لیتا ہے - مین نہین جانتا تجھہ سی یہہ داغ کیونکر مٹے گا اور اس ورطۂ ملامت یعنے آئینہ سے تجھے کیسے رہائی

ہو گی - آئینہ کی تشبیہ چشمہ و ورطہ سے روشن ہے -

نگاہ عجز سرِ رشتۂ سلامت ہے	۹۸۶	ہر پیچ و تاب ہوس سلک عافیت مت توڑ

نگاہ عجز معشوق کیطرف جو عشاقِ پاکباز کی نگاہ ہے امن و سلامتی کا سر رشتہ ہے - اس سلک کو پیچ و تاب ہوشیاری کی نظر تند سے توڑیو مت کہ یہہ نگاہ باعثِ رسوائی ہے - پیچ و تاب = کشمکش -

جنونِ ساختہ و فصلِ گل قیامت ہے	۹۸۷	وفا مقابل و دعوای عشق بے بنیاد

وفا مدِ نظر و روبرو عاشقِ صادق کے اور باین وجہ اُسکی عاشقی کا دعوے بے بنیاد - کیونکہ وفای عاشقِ صادقِ پاکدامن مانعِ ہوا و ہوس ہے اور جنونِ عشق عاشقِ بوالہوس کا ساختہ ہے فصلِ گل مین یا بہارِ حسنِ معشوقی مین حالانکہ فصلِ مذکور مین جنونِ ساختہ محالِ عادی ہے پس یہہ عجیب معاملہ ہے - یہہ تینون شعر میرزا صاحب کے پایۂ بلاغت سے گرے ہوے ہین کیونکہ بالکل انمین تعقیدِ معنوی ہے -

میرا ذمہ دیکھکر گر کوئی بتلا دے مجھے	۹۸۸	لاغر اتنا ہون کہ گر تو بزم مین جا دے مجھے

لاغری مین مبالغہ ہے یعنے تو فکر نکر اور اپنے بزم مین مجھے جاے دے - مین ذمہ دار ہون کہ رقیب مجھے نہ بتلا سکیگا -

وان تلک کوئی کسی حیلہ سی پہنچا دے مجھے	۹۸۹	کیا تعجب ہے کہ اُسکو دیکھکر آ جای رحم

دیکھکر = مجھے دیکھکر -

منہ نہ دکھلاوے نہ دکھلا پر بہ اندازِ عتاب	۹۹۰	کھولکر پردہ ذرا آنکھیں ہی دکھلا دے مجھے

منہ نہ دکھلاوے = بصیغۂ مضارع - لفظ پردہ آنکھہ کے مناسب اور باندازِ عتاب آنکھہ دکھلانے میں ایہام ہے بمعنی نمایشِ خشم وچشم نمائی -

یاں تلک میری گرفتاری سے وہ خوش ہے کہ میں	۹۹۱	زلف گر بن جاؤں تو شانہ میں الجھا دے مجھے

الجھانا = بالضم پیچ دینا - اولجھاؤ = مذکر - پیچ و پریشانی - الجھن = مونث - شکن اور پیچ - دلیلِ ساطع -

بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے	۹۹۲	ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے

تماشا = حوادث و انقلابات کا تماشا - محذوف کا اظہار

اک کھیل ہے اورنگِ سلیمان مرے نزدیک	۹۹۳	اک بات ہے اعجازِ مسیحا مرے آگے

اورنگِ سلیمان = جو ہوا پر اڑتا تھا بہ تسخیرِ جنات - اعجازِ مسیحا = جو احیائے اموات کیلئے قم باذن اللہ فرماتے تھے -

جز نام نہیں صورتِ عالم مجھے منظور	۹۹۴	جز وہم نہیں ہستیٔ اشیا مرے آگے

ہستیٔ اشیا = جنکا وجود موہوم و معدوم ہے -

ہوتا ہے نہاں گرد میں صحرا مرے ہوتے	۹۹۵	گھستا ہے جبین خاک پہ دریا مرے آگے

ہوتا ہے نہاں الخ = بلحاظ میری صحرا گردی کے گھستا ہے جبین الخ = باعتبار میری اشکباری کے -

مت پوچھہ کہ کیا حال ہے میرا ترے پیچھے	۹۹۶	تو دیکھہ کہ کیا رنگ ہے تیرا مرے آگے

جیسے تو میرے آگے تنگدل و متوحش ہے اسیطرح مین تیرے پیچھے ہون

سچ کہتے ہو خودبین و خودآرا ہون نکیون ہون | ۹۹۷ | بیٹھا ہے بت آئینہ سیما مرے آگے

بت آئینہ سیما کا دیکھنے والا ہون جو آئینہ بہت دیکھیگا ہر آئینہ خودبین و خودآرا ہوگا - سچ کہتے ہو = مجھہ کو سچ کہتے ہو -

نفرت کا گمان گذرے ہے مین رشک سے گذرا | ۹۹۸ | کیونکر کہون لو نام نہ انکا مرے آگے

رشک سے ہے = نام لینے والون کے رشک سے ہے -

ایمان مجھے روکے ہے جو کھینچے ہے مجھے کفر | ۹۹۹ | کعبہ مرے پیچھے ہے کلیسا مرے آگے

عاشق ہون پہ معشوق فریبی ہے مرا کام | ۱۰۰۰ | مجنون کو برا کہتی ہے لیلا مرے آگے

خوش ہوتے ہین پر وصل مین یون مر نہین جاتے | ۱۰۰۱ | آئی شب ہجران کی تمنا مرے آگے

شب ہجران مین جو مر جانے کی تمنا تھی وہ تمنا شب وصل مین میرے آگے آئی -

ہے موجزن اک قلزم خون کاش یہی ہو | ۱۰۰۲ | آتا ہے ابھی دیکھیے کیا کیا مرے آگے

یعنے ایک بڑا دریا اشک خونین کا آنکھون سے میرے موجزن ہے بقرینہ لفظ دیکھیے جو مصرع ثانی مین ہے -

ہم پیشہ و ہم مشرب و ہمراز ہے میرا | ۱۰۰۳ | **غالب** کو برا کیون کہو اچھا مرے آگے

غالب کو برا کیون (کہو اچھا) مرے آگے -

نکہیو طعن سے پھر تم کہ ہم ستمگر ہین | ۱۰۰۴ | مجھے تو خو ہے کہ جو کچھہ کہو بجا کہیے

مرے ایجا گا . بجا کہنے پر نکہیو کہ ہم ستمگر ہین کیونکہ مجھے تو یہہ خو ہے کہ جو کچھہ

تم کہو مین اُس پر بجا کہون -

نگاہِ ناز کو پھر کیون نہ آشنا کہیے	۱۰۰۵	وہ نیشتر سہی پر دل مین جب اُتر جاوے

دل مین = دل مین عاشق کے -

وہ زخمِ تیغ ہے جسکو کہ دلکشا کہیے	۱۰۰۶	نہین ذریعۂ راحت جراحتِ پیکان

جراحتِ پیکان ذریعۂ راحت نہین ہے بوجہ تنگیٔ زخم کے جو پیکان مین ہر
اور زخمِ تیغ دلکشا ہے بوجہ کشادگیٔ زخمِ تیغ کے -

کبھی حکایتِ صبرِ گریز پا کہیے	۱۰۰۷	کبھی شکایتِ رنجِ گران نشین کیجے

گران نشین = مرادفِ گرانپا و گران خیز - نشیننده بگرانی ضد سبک خیز -
گریزپا = گریزنده -

روانیٔ روش و مستیٔ ادا کہیے	۱۰۰۸	نہین نگار کو الفت نہو نگار تو ہے

روش = رفتار - چال -

طراوتِ چمن و خوبیٔ ہوا کہیے	۱۰۰۹	نہین بہار کو فرصت نہو بہار تو ہے

فرصت = ثبات و قرار -

خدا سے کیا ستم و جورِ ناخدا کہیے	۱۰۱۰	سفینہ جب کہ کنارہ پہ آ لگا غالب

سفینہ = کشتی - ناخدا = ناؤخدا -

دہوئے گئے ہم اتنے کہ بس پاک ہو گئے	۱۰۱۱	رونے سے اور عشق مین بیباک ہو گئے

پاک ہو گئے = بے حیا ہو گئے -

صرفِ بہاے مے ہوے آلاتِ میکشی	۱۰۱۲	تھی یہ ہی دو حساب سو یون پاک ہوگئی

یہ = اداے بہاے مے بعوضِ آلاتِ میکشی ۔

پوچھے ہے کیا وجود و عدم اہلِ شوق کا	۱۰۱۳	آپ اپنی آگ کے خس و خاشاک ہوگئے

اپنی آگ کے = اپنی آتشِ شوق کے ۔

نشہ ہا شادابِ رنگ و ساز ہا مستِ طرب	۱۰۱۴	شیشۂ مے سروِ سبزِ جویبارِ نغمہ ہے

شادابِ رنگ = بارنگِ سیراب ۔ شیشۂ مے الخ = لبِ جوے نغمہ کا سرو شیشۂ سبزِ مے ہے ۔

ہمنشین مت کہہ کہ برہم کر نہ بزمِ عیشِ دوست	۱۰۱۵	وان تو میرے نالہ کو بھی اعتبارِ نغمہ ہے

برہم کر نہ = برہم نکر اپنے نالہ سے ۔ وان تو الخ = پس نالہ میرا سببِ سرگرمیِ بزمِ مذکور کا ہوگا نہ باعثِ برہمی ۔

عرضِ نازِ شوخیِ دندان براے خندہ ہے	۱۰۱۶	دعوئ جمعیتِ احباب جاے خندہ ہے

اظہارِ نازِ شوخیِ دندان ہنسنے کے لئے ہے اپنی بے ثباتی و ناپایداری پر اسیطرح دعواے جمعیتِ احباب کہ یہہ جمعیت بھی تدریجاً ٹوٹنے والی اور احباب دندان کی مانند متفرق ہونیوالے ہین ۔

ہے عدم مین غنچہ محوِ عبرتِ انجامِ گل	۱۰۱۷	یکجہان زانو تامل در قفاے خندہ ہے

انجامِ گل = پریشان انجامی ۔ غنچہ کو زانو تامل بلحاظ سر بگریبان و زانو ہونے غنچہ کے کہا ہے ۔

کلفتِ افسردگی کو عیشِ بیتابی حرام	۱۰۱۸	ورنہ دندان در دل افشردن بنائے خندہ ہے

کدورتِ دِغمی محبت کو بیتابی محبت کا عیش نصیب نہین والا دانت دل مین یا جگر مین چبھونا (جو کنایہ خونِ دل اپنا پینے یا اپنا جگر کھانے سے عالم شکیبائی مین) بنا خندہ عیش کی ہے - لبِ زخمِ دل سے جو بفشارِ دندان پیدا ہوتا ہے خندۂ دندان نما کیا خوب ہویدا ہوتا ہے -

شورشِ باطن کے ہین احباب منکر ورنہ یان	۱۰۱۹	دل محیطِ گریہ و لب آشنای خندہ ہے

شورش سبب گداز دل اور مبالغۃً وہ گداز موجد محیطِ بے ساحل ہوا - اسکو شورش پڑہین تو ابلغ ہو گا یعنے لفظِ شورش بدو شین معجمہ بمعنی دیوانگی جسمین ایہام شورِ دریا کا بھی ہے چاہئے تا دیوانون کی دونون حالت پر جو مصدرِ گریہ و خندہ ہوتے ہین دلالت کرے فافہم -

حسنِ بے پروا خریدارِ متاعِ جلوہ ہے	۱۰۲۰	آئینہ زانوی فکرِ اختراعِ جلوہ ہے

بمضمونِ فاحببت حسن مستغنی اپنے متاعِ جلوہ کا خریدار یعنے خواہان ہے آئینہ جو کنایہ مظاہر سے ہے اختراعِ جلوہ کے لئے زانوی فکر ہو گیا ہے آئینہ زانو پر رکھتے ہین - آئینہ زانو کاسہ زانو کو کہتے ہین - لطف ظاہر - مجازی معنے بھی تھوڑے تغیر سے یون ہی ہون گے -

تا کجا اے آگہی رنگِ تماشا باختن	۱۰۲۱	چشمِ واگردیدہ آغوشِ وداعِ جلوہ ہے

اے آگہی تو تماشای جلوہ کو کہان تک کھوئیگی چاہئے دیدۂ دل سے اس جلوہ کا

تماشا کرنا کیونکہ آنکھہ کھلنے تک جو صورتِ آغوشِ کشادہ ہے جلوہ بیدرو دہو جاتا ہے۔

جب تک دہانِ زخم نہ پیدا کرے کوئی ۱۰۲۲ مشکل کہ تجہہ سے راہِ سخن واکرے کوئی

دلِ مجروحِ الفت کا دہانِ زخم گویا راہِ سخن ہے دلبر کے ساتھہ۔ قابلیت ہمکلامی محبوب کی اسی دہانِ زخم سے حاصل ہوتی ہے۔ نہ دہانِ تکلم سے۔

عالم غبارِ وحشتِ مجنون ہے سر بسر ۱۰۲۳ کب تک خیالِ طرۂ لیلا کرے کوئی

عالمِ تیرہ و تار کو با عتبار سیاہی کے طرۂ لیلی یعنے سامانِ زینت ہم خیال کرتے ہیں حالانکہ عالم مذکور غبارِ وحشتِ مجنون یعنے گردِ بیابانِ وحشت ہے۔

افسردگی نہیں طرب انشای التفات ۱۰۲۴ ہان دردبنکے دل مین مگر جا کرے کوئی

بیدردی عشق نہیں ہے خوشی پیدا کرنیوالی توجہ محبوب کی مگر سراپا دردِ عشق ہوکے محبوب کے دل مین کوئی عاشق جا کرے تو منشا اسکی توجہ کا ہوگا۔

رونے سے اے ندیم ملامت نکر مجھے ۱۰۲۵ آخر کبھی تو عقدۂ دل واکرے کوئی

آخر کبھی تو الخ = کیونکہ رونے سے دل کہلتا ہے۔

چاکِ جگر سے جب رہِ پرسش نہ واہوی ۱۰۲۶ کیا فایدہ کہ جیب کے رسوا کرے کوئی

رہِ پرسش = رہِ پرسش معشوق کی چاکِ جگرِ عاشق کو۔ جیب کو رسوا کرے گریبان کو پھاڑ کے جیب کو رسوا کرے۔

لختِ جگر سے ہے رگِ ہر خار شاخِ گل ۱۰۲۷ تا چند باغبانیٔ صحرا کرے کوئی

لختِ جگر = باغبان مذکور یعنے عاشق۔ کوئی = عاشق۔

ناکامیِ نگاہ ہے برقِ نظارہ سوز ۔ ۱۰۲۸ ۔ تو وہ نہیں کہ تجھکو تماشا کرے کوئی

ناکامی = باعثِ ناکامی -

ہر سنگ و خشت ہے صدفِ گوہرِ شکست ۔ ۱۰۲۹ ۔ نقصان نہیں جنون سے جو سودا کرے کوئی

کوئی عاشق بذریعۂ جنون سنگ و خشتِ طفلان سول لے تو اس سودے مین نقصان نہیں بلکہ گوہرِ شکست حاصل ہونیکا فائدہ ہے کیونکہ سنگ خشت اس گوہر کے صدف ہین -

سر بر ہوئی نہ وعدۂ صبر آزما سے عمر ۔ ۱۰۳۰ ۔ فرصت کہان کہ تیری تمنا کرے کوئی

وعدۂ صبر آزما سے جسکے لئے صبرِ ایوب چاہیے - تیری تمنا کرے جسکے لئے عمرِ نوح چاہیے -

ہے وحشتِ طبیعتِ ایجاد یاس خیز ۔ ۱۰۳۱ ۔ یہہ درد وہ نہیں کہ نہ پیدا کرے کوئی

وحشت = بیماریِ وحشت - نہ پیدا کرے = تشخیص نکرے بلکہ بعدِ تشخیص مایوسی علاج سے مرضِ مذکور کے ظاہر ہوتی ہے -

بیکاریِ جنون کو ہے سر پیٹنے کا شغل ۔ ۱۰۳۲ ۔ جب ہاتھ ٹوٹ جائین تو پھر کیا کرے کوئی

ہاتھ ٹوٹ جائین = سر پیٹتے پیٹتے ہاتھ ٹوٹ جائین -

حسنِ فروغِ شمعِ سخن دور ہے اسد ۔ ۱۰۳۳ ۔ پہلے دلِ گداختہ پیدا کرے کوئی

دلِ گداختہ = دل گداختہ شمع کی مانند -

ابن مریم ہوا کرے کوئی ۔ ۱۰۳۴ ۔ میرے دکھہ کی دوا کرے کوئی

حضرت عیسی معجز دم ہون تو کیا - ہوا کرین - میرے درد عشق کی دوا کرین تو سمجھون -

بشرع و آیین پر مدار سہی	۱۰۳۵	ایسے قاتل کا کیا کرے کوئی

مدار = قرار مکافات - ایسے قاتل کا = ایسے قاتل خوبرو کا - کیا کرے = کیا بدلہ کرے -

چال جیسے کڑی کمان کا تیر	۱۰۳۶	دل مین ایسے کی جا کرے کوئی

جسکی چال ایسی سخت و تند ہوگی تو دل اسکا کیسا ہوگا -

بات پر وان زبان کٹتی ہے	۱۰۳۷	وہ کہین اور سنا کرے کوئی

کوئی = عاشق -

بک رہا ہون جنون مین کیا کیا کچھ	۱۰۳۸	کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

کوئی = معشوق -

نہ سنو گر برا کہے کوئی	۱۰۳۹	نکہو گر برا کرے کوئی

برا کہے = غیبت کرے - نکہو = مذمت نکرو -

کون ہے جو نہین ہے حاجتمند	۱۰۴۰	کس کی حاجت روا کرے کوئی

کسکی حاجت الخ = کیونکہ سب محتاج ہین -

کیا کیا خضر نے سکندر سے	۱۰۴۱	اب کسے رہنما کرے کوئی

کسے = کسکو -

بہت سہی غم گیتی شراب کم کیا ہے	۱۰۴۲	غلام ساقی کوثر ہون مجکو غم کیا ہے

شراب کم کیا ہے = شراب کم کیا ہے ازالۂ غم کے لئے -

تمہاری طرز و روش جانتے ہین ہم کیا ہی	۱۰۴۳	رقیب پر ہے اگر لطف تو ستم کیا ہے

تم جسپر لطف کرتے ہو اُسپر ستم بھی کرتے ہو پس تمہارا لطف رقیب پر عین ستم ہے ہمپر کیا ہے -

سخن مین خامۂ غالب کی آتش افشانی	۱۰۴۴	یقین ہی ہمکو بھی لیکن اب اُسمین دم کیا ہی

آتش افشانی = گرم بیانی -

جوہر تیغ بسر چشمۂ دیگر معلوم	۱۰۴۵	ہون مین وہ سبزہ کہ زہر آب اُگاتا ہی مجھے

سبزۂ جوہر تیغ کا اوگنا اور کسی چشمہ پر نہین ہوتا - مین سبزۂ جوہر ہون کہ زہر آب جو تیغ کو دیتے ہین مجھے اُگاتا ہے -

مدعا محو تماشای شکست دل ہے	۱۰۴۶	آئینہ خانہ مین کوئی لئے جاتا ہی مجھے

مین خواہان اپنی شکست دل کے دیکھنے کا ہون آئینہ خانہ مین جاکر صورت پرستی کیا کرون - مجھے آئینہ خانہ مین بھلا کوئی کیا لیجائیگا - دوسرا پہلو - محبوب اپنے ساتھ آئینہ خانہ مین مجھے لئے جاتا ہے - مدعا اُسکا یہہ ہے کہ میری شکست دل کو وہان تماشا کرے بوجہ رشک اس بات کے کہ عاشق کے دل کیطرف اُسکی توجہ نہوی آئینہ خانہ کیطرف ہوی -

نالہ سرمایۂ یک عالم و عالم کف خاک	۱۰۴۷	آسمان بیضۂ قمری نظر آتا ہے مجھے

عالم یکمشت خاک ہے برنگِ قمری اور نالہ وشیون قمری کی مانند عالم کا سرمایہ
پس میری نظر مین آسمان بیضۂ قمری ہے جس سے قمریٔ عالم پیدا ہوی ہے۔

زندگی مین تو وہ محفل سے اُٹھا دیتے تھے | ۱۰۴۸ | دیکھون اب مرگئے پر کون اوٹھاتا ہے مجھے

کون اُٹھاتا ہے مجھے = ایہام یعنے میرے مُردے کو کون اوٹھاتا ہے۔

روندی ہوی ہے کوکبۂ شہریار کی | ۱۰۴۹ | اترائے کیون نہ خاک سرِ رہگذار کی

کوکبہ = جمعیت۔ اترائے = ناز کرے۔

جب وہ سکے دیکھنے کیلئے آئین بادشاہ | ۱۰۵۰ | لوگون مین کیون نمود نہو لالہ زار کی

نمود = نمایش۔

بھوکے نہین ہین سیرِ گلستان کے ہم ولے | ۱۰۵۱ | کیونکر نکھائیے کہ ہوا ہے بہار کی

نکھائیے = ایہام۔

ہزارون خواہشین ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے | ۱۰۵۲ | بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

ہزارون خواہشین = عاشقی مین ہزارون خواہشین۔ دم نکلے = فرطِ ذوق کے دم نکلے۔ بہت نکلے = وصلِ معشوق سے بہت نکلے۔

ڈرے کیون میرا قاتل کیا رہیگا اُسکی گردن پر | ۱۰۵۳ | وہ خون جو چشمِ تر سے عمر بھر یون دمبدم نکلے

خونِ عدو کو چشمِ گریان مین نہین ٹھیرتا اُسکی گردن پر کیا ٹھیریگا۔ دمبدم = ایہام۔

بھرم کھلجائے ظالم تیری قامت کی درازی کا | ۱۰۵۴ | اگر اُس طرۂ پرپیچ وخم کا پیچ وخم نکلے

یعنے تیرا قدِ دراز اُس کے مقابل پست ہو جائیگا۔ طرہ اتنا دراز ہو کہ تیرے

قدسے بڑھ جائے۔

مگر لکھوائے کوئی اوسکو خط تو ہم سے لکھوائے	۱۰۵۵	ہوئی صبح اور گھر سے کان پر رکھکر قلم نکلے

ہم اس آرزو مین نکلتے ہین تا مضمونِ خط کو معلوم کرین کہ کیا لکھواتا ہے۔

ہوئی اس دور مین منسوب مجھسے بادہ آشامی	۱۰۵۶	پھر آیا وہ زمانہ جو جہان مین جامِ جم نکلے

عہد جمشید مین شراب نکلی اور جمشید نے جامِ مے بنایا۔

کہان میخانہ کا دروازہ غالب اور کہان واعظ	۱۰۵۷	پر اتنا جانتے ہین کل وہ جاتا تھا کہ ہم نکلے

وہ جاتا تھا کہ ہم نکلے۔ وہ جاتا تھا دروازہ مذکور پر اور ہم وہان سے نکلے

کوہ کے ہون بارِ خاطر گر صدا ہو جائیے	۱۰۵۸	بے تکلف اے شرارِ جستہ کیا ہو جائیے

کوہ جیسے صاحبِ تمکین کے بارِ خاطر ہو جاتے ہین اگر ہم نالہ ہو جائین کیونکہ آواز گونجکے کوہ سے بھی فریاد آتی ہے پس جل بجھکر خاکستر ہو جائیے مانند شرر کے۔

بیضہ آسا ننگِ بال و پر ہے یہ کنجِ قفس	۱۰۵۹	از سرِ نو زندگی ہو گر رہا ہو جائیے

بیضہ بال و پر نکلے پر رہنے کی جگہہ نہین۔ قفس کنایہ زمین و آسمان سے ہے۔ اس قفسِ بیضہ مانند سے نکلین تو اسمین پھنسے رہین نکل ہی جائین۔

مستی بذوقِ غفلتِ ساقی ہلاک ہے	۱۰۶۰	موجِ شراب یک مژہ خوابناک ہے

اثرِ غفلتِ ساقی سے موجِ شراب مژہ خوابناک ہو گئی ہے غفلت کو خواب لازم ہے مستی بھی جسمین سراسر غفلت ہے غفلتِ ساقی پر مر رہی ہے۔

غفلت - تغافل -

جوشِ جنون سے کچھ نظر آتا نہین اسد	۱۰٦۱	صحرا ہماری آنکھہ مین یکمشت خاک ہے

جوشِ جنون کی خاک سر پر اڑانے سے صحرا ایک کف خاک آنکھہ مین گری ہوئی ہے جو مانعِ دیدن ہے

لبِ عیسیٰ کی جنبش کرتی ہے گھوارہ جنبانی	۱۰٦۲	قیامت کشتۂ لعلِ بتان کا خواب سنگین ہے

جنبشِ لبِ عیسیٰ بجاے اسکے کشتۂ لعلِ بتان کو خواب عدم سے بیدار کرے خواب مذکور کے لئے گہوارہ جنبانی کر رہی ہے کیونکہ اعجاز مسیح یہان موثر نہین ہوتا اور ہوا بھی تو اسکی زندگی مرگ سے بدتر ہے لہذا کشتۂ مذکور کا خواب عجب گران ہے -

آمدِ سیلابِ طوفانِ صداے آب ہے	۱۰٦۳	نقشِ پا جو کان مین رکھتا ہے انگلی جادہ سے

گویا طوفانِ صداے آب کے سیلاب کی آمد ہے - نقش پا بشکلِ گوش ہوتا ہے -

بزمِ مے وحشت کدہ ہے کس کی چشمِ مست کا	۱۰٦۴	شیشہ مین نبضِ پری پنہان ہے موجِ بادہ سے

چشمِ مست کو آہو فرض کیا ہے اور وحشت لازم آہو ہے -

ہون مین بھی تماشائی نیرنگِ تمنا	۱۰٦۵	مطلب نہین کچھ اس سے کہ مطلب ہی بر آوے

تمنا کی شعبدہ بازیون کا تماشا دیکھنے والا ہون فقط اس مطلب بر آے یا بر نہ آئے یکسان ہے -

سیاہی جیسی گرجاوے دمِ تحریر کاغذ پر ۔ ۱۰۶۶ ۔ مری قسمت مین یون تصویر ہے شبہائے ہجران کی

میرے صفحۂ قسمت پر قلمِ تقدیر سے شبِ ہجران کی سیاہی یون بے اندازہ گرگئی ہے ۔ گرجاوے = بے اندازہ گرجاوے ۔

ہجومِ نالہ حیرت عاجزِ عرضِ یک افغان ہے ۔ ۱۰۶۷ ۔ خموشی ریشۂ صدنیستان سے خس بدندان ہے

ہجومِ نالہ عاجزِ حیرتِ اظہارِ یک فغان ہے ۔ خموشی جو لازمِ حیرت ہے صدنیستانِ نالہ کے ریشہ سے خس بدندان ہے ۔

تکلف برطرف ہی جانستانِ تر لطفِ بدخویان ۔ ۱۰۶۸ ۔ نگاہِ بے حجابِ ناز تیغِ تیزِ عریان ہے

ہوی یہ کثرتِ غم سے تلف کیفیتِ شادی ۔ ۱۰۶۹ ۔ کہ صبحِ عید مجکو بدتر از چاکِ گریبان ہے

چاکِ گریبان = چاکِ گریبان جو ماتم مین ہوا کرتا ہے ۔

دل و دین نقد لا ساقی سے گر سودا کیا چاہے ۔ ۱۰۷۰ ۔ کہ اس بازار مین ساغر متاعِ دستگردان ہے

اس متاعِ عاریت و قرض کے لئے دل و دین نقد لے آ ۔ لطفِ دستگردان بلحاظِ ساغر اظہر ۔

غمِ آغوشِ بلا مین پرورش دیتا ہے عاشق کو ۔ ۱۰۷۱ ۔ چراغِ روشن اپنا قلزمِ صرصر کا مرجان ہے

حالانکہ بادِ تند کشندۂ چراغِ تابان ہے مگر چراغِ وجودِ عاشق دریا سے صرصر کا مرجان یعنے پلا ہوا ہے ۔ مرجان = مونگا ۔

خموشیون مین تماشا ادا نکلتی ہے ۔ ۱۰۷۲ ۔ نگاہ دل سے تری سرمہ سا نکلتی ہے

دل کو خاموشی سے تعلق ہے جیسے سرمہ کو ۔ لہذا بنا بر خموشیہا نگاہ تیری

دل عاشق سے اندازِ تماشا دکھانیوالی یعنے سرمہ آلود نکلتی ہے۔

فشارِ تنگیٔ خلوت سے بنتی ہے شبنم | ۱۰۷۳ | صبا جو غنچہ کے پردہ مین جا نکلتی ہے

فشارِ تنگیٔ خلوت سے۔ دباؤ سے تنگیٔ خلوتِ غنچہ کے۔

بنو جہہ سینۂ عاشق سے آبِ تیغ نگاہ | ۱۰۷۴ | کہ زخم روزنِ در سے ہوا نکلتی ہے

آبِ تیغ نگاہِ معشوق گرمیٔ سوز سے سینۂ خستۂ عاشق کے ہوا بنکر یون
نکلتا ہے جیسے روزنِ در سے ہوا نکلتی ہے۔

جس جا نسیم شانہ کشِ زلفِ یار ہے | ۱۰۷۵ | نافہ دماغِ آہوِ دشتِ تتار ہے

نافہ اس شانہ زنی کے اثر سے نافِ آہو نہین بلکہ دماغِ آہو یعنے سرمایہ
اُسکے غرور کا ہے۔

کس کا سراغِ جلوہ ہے حیرت کو اے خدا | ۱۰۷۶ | آئینہ فرشِ ششش جہت انتظار ہے

ہے ذرہ ذرہ تنگیٔ جا سے غبارِ شوق | ۱۰۷۷ | گر دام یہہ ہے وسعتِ صحرا شکار ہے

وجودِ عاشق کا ذرہ ذرہ تنگیٔ جا کیوجہ سے غبارِ شوق کی مانند پھیل گیا ہے۔ شوق کی وسعت
ظاہر ہے۔ جب غبارِ شوق دام ہے تو وسعتِ صحرا اس دام کا شکار ہے۔

دل مدعی و دیدہ بنا مدعا علیہ | ۱۰۷۸ | نظارہ کا مقدمہ پھر روبکار ہے

دیدہ بنا مدعا علیہ ہے کیونکہ دیدہ اپنے نظارہ سے باعثِ گرفتاریٔ دل ہوا ہے
بلحاظ تعلق نظارہ بروئی محبوبان روبکار کا لطف ظاہر ہے۔

چھڑکے ہے شبنم آئینۂ برگِ گل پر آب | ۱۰۷۹ | اے عندلیب وقتِ وداعِ بہار ہے

آب بر آئینہ ریزند قفای سفری -

بے پردہ سوی وادی مجنون گزر نکر	۱۰۸۰	ہر ذرہ کے نقاب مین دل بیقرار ہی

بے حجاب وادی مجنون کیطرف گذار نکر کیونکہ یہان ہر ذرہ خاک کے نقاب مین دل بیقرار مجنون پوشیدہ تڑپ رہا ہے - میر تقی ؎ ہر ذرہ خاک اسکی گلی مین ہے بیقرار ٭ یان کونسا ستم زدہ ماٹی مین ملگیا -

اے عندلیب یک کف خس بہر آشیان	۱۰۸۱	طوفان آمد آمد فصل بہار ہے

اے عندلیب یک کف خس اپنی پناہ کیلئے جمع کر کیونکہ الغریق یتشبث بکل حشیش - ڈوبتا ہر تنکے پر ہاتھ مارتا ہے -

دل مت گنوا خبر نہ سہی سیر ہی سہی	۱۰۸۲	اے بیدماغ آئینہ تمثال دار ہے

تجھی آگاہی نہی کہ اسمین کون ہے - تماشای ظاہر ہی سہی جیسے آئینہ با تصویر کو دیکھا کرتے ہین - اے بیدماغ یعنے ای حواس باختہ - قلوب المومنین عرش اللہ تعالی -

غفلت کفیل عمر و اسد ضامن نشاط	۱۰۸۳	ای مرگ ناگہان تجھے کیا انتظار ہے

عمر غفلت مین گذرتی ہے اور غالب نشاط زندگی کا غافلانہ ضامن ہوگیا ہی - ای مرگ مفاجا اسکی خبر کیون نہین لیتی -

آئینہ کیون ندون کہ تماشا کہین جسے	۱۰۸۴	ایسا کہان سے لاؤن کہ تجھ سا کہین جسے

بہر دو پہلوی حقیقت و مجاز - آئینۂ دل یا آئینۂ صورت تجھے کیون ندون

اور ایسا تماشا کیون نکرون جسے تماشا کہین - دوسرا - محبوب ایسا کہان سے لاؤن جسے تجھ سا کہین -

حسرت نے لا رکھا تری بزم خیال مین | ۱۰۸۵ | گلدستۂ نگاہ سویدا کہین جسے

بزم مین گلدستہ رکھتے ہین - میری حسرتِ دل نے تیرے بزم خیال مین گلدستۂ بصر بصیرت کو لا رکھا ہے جو عبارت داغ سویدا سے ہے -

پھونکا ہے کس نے گوشِ محبت مین اے خدا | ۱۰۸۶ | افسونِ انتظار تمنا کہین جسے

کس نے اے خدا گوشِ عشق مین افسونِ انتظار پھونکا ہے جو مراد تمنا سے ہے - تمنا ملزوم اور انتظار اسکا لازم ہے -

ہے چشم تر مین حسرتِ دیدار سے نہان | ۱۰۸۷ | شوقِ عنان گسیختہ دریا کہین جسے

چونکہ گریہ مانعِ دیدن ہے سیل بے زنہار شوق یعنے اشک کو جسے دریا کہین حسرتِ دیدار نے دیدۂ تر مین روک رکھا ہے -

شبنم بہ گلِ لالہ نہ خالی ز ادا ہے | ۱۰۸۸ | داغِ دلِ بیدرد نظرگاہِ حیا ہے

کیونکہ دل مین نقطۂ داغ ہو اور درد نہو وہ داغ شرم و حیا کا مصداق فیہ نظر ہے یعنے حیا اسیر طعنہ زن ہے - حیا کو شبنم سے تشبیہ دی ہے باعتبار عرق آلودگی حیا کے - واللہ اعلم -

دل خون شدۂ کشمکشِ حسرتِ دیدار | ۱۰۸۹ | آئینہ بدستِ بت بدست حنا ہے

بدستِ بت بدست حنا نہین ہے بلکہ ہمارا آئینۂ دل ہے جو کشمکشِ حسرت

دیدار سے خون ہوگیا ہے۔ آئینہ کا محبوب کے ہاتھ مین حنا ہو جانا ایک نئے رنگ کا مضمون ہے۔

جی کسقدر افسردگیٔ دل پہ جلا ہے	۱۰۹۰	شعلہ سے نہوتی ہوسِ شعلہ نے جو کی

ہوسِ شعلہ = یعنے جی کا جلنا افسردگیٔ دلبر۔ جو کی = جوگرمی کی۔

آئینہ بہ اندازِ گل آغوش کشا ہے	۱۰۹۱	تمثال مین تیری ہوہ شوخی کہ بصد ذوق

آئینہ بغل کشا بصد یارگی ہے گل شگفتہ کی مانند تیری مورت کی شوخی سے۔

معشوقی و بے حوصلگی طرفہ بلا ہے	۱۰۹۲	خوئی تری افسردہ کیا وحشتِ دل کو

خوی سرد مہری نے تیری ہماری تپشِ دل کو جو لازمِ تعشق ہے افسردہ کردیا ہے ایسی معشوقی جسمین حوصلۂ دلربائی نہو نہایت بری ہے۔

دستِ تہِ سنگ آمدہ پیمانِ وفا ہے	۱۰۹۳	مجبوری و دعوای گرفتاریٔ الفت

بیدستری مین دعوای عشقبازی کر رہے ہین۔ ہمارا دستِ زیرِ سنگ جو تمثیلِ بیدستری ہے دستِ پیمانِ دوستی ہوگیا ہے۔

تیغِ ستم آئینۂ تصویر نما ہے	۱۰۹۴	معلوم ہوا حالِ شہیدانِ گذشتہ

معلوم ہوا کہ اُن شہیدون کا خون شمشیرِ ستمِ قاتل سے ابتک صوبا نگیا اور تیغِ مذکور آئینۂ تصویر نما اُن کے لئے ہوگئی ہے۔

سایہ کیطرح ہم پہ عجب وقت پڑا ہے	۱۰۹۵	اے پرتوِ خورشید جہانتاب ادہر بھی

عجب وقت = روز سیاہ۔

یارب اگران کردہ گناہونکی سزا ہے	۱۰۹۶	ناکردہ گناہون کی بھی حسرت کی ملے داد

باوجود گناہ کرنے کی حسرت کے ہم نے خوفِ الٰہی سے بہتیرے گناہ جو نہین کیے اسکی بھی جزا ہمین ملے۔ (۱)

قسمت کھلی ترے قد و رخ کے ظہور کی	۱۰۹۷	منظور تھی یہ شکل تجلی کو نور کی

تجلی چاہتی تھی کہ اس شکل مین آپ جلوہ گری کرے۔ (۲)
زہے قسمت تیرے شکلِ قد و رخ کی کہ جسمین تجلی نے ظہور کیا

پڑتی ہے آنکھہ تیرے شہیدون پہ حور کی	۱۰۹۸	اک خونچکان کفن مین کرورون بناؤ ہین

بناؤ = آرایشین۔ آنکھہ = چشم شوق۔

گویا ابھی سنی نہین آواز صور کی	۱۰۹۹	لڑتا ہے مجھسے حشر مین قاتل کہ کیون اٹھا

لڑتا ہے کہ ہمارا گشتہ ہوکے آوازِ صور پر کیون اُٹھا۔ جب ہم آواز دین تو اوٹھنا۔ صور پھنکا کرے۔ (۳)

اُڑتی سی اک خبر ہے زبانی طیور کی	۱۱۰۰	آمد بہار کی ہے جو بلبل ہے نغمہ سنج

پرندے آمد بہار مین بولنے لگتے ہین۔ اُڑتی = ایہام۔

کعبہ سے ان بتون کو بھی نسبت ہے دور کی	۱۱۰۱	گو وان نہین پہ وان کے نکالے ہوے تو ہین

عرب ایامِ جاہلیت مین بتون کو کعبۂ شریف کے اندر بٹھا کے پوجتے تھے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام جب مبعوث ہوے تو کعبہ مین تشریف لیجا کے یہ آیۂ شریف پڑھ کے جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔

چوبِ دستی سے بتون کی طرف اشارہ کرنے لگے تو بُت اوندھے منہ گرنے لگے۔ اُن مین جو مورتین انبیا علیہم السلام کی تھین حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُنکو زمین مین گروا دین۔ دوسرے پتلے توڑ توڑ کے آستانِ کعبہ کے پتھرون مین دے گئے۔

گرمی سہی کلام مین لیکن نہ اسقدر	۱۱۰۲	کی جس سے بات اُس نے شکایت ضرور کی

شکایت ضرور کی = سامع نے شکایت ضرور کی۔

غم کھانے مین بودا دل ناکام بہت ہے	۱۱۰۳	یہ رنج کہ کم ہے مے گلفام بہت ہے

چونکہ بودا دل ہمارا غم کھا نہین سکتا۔ ہمین شرابِ گلرنگ کم ہونیکا رنج بہت ہے۔ کم بہت مین تضاد ہے۔

کہتے ہوے ساقی سے حیا آتی ہے ورنہ	۱۱۰۴	ہے یون کہ مجھے دُردِ تہِ جام بہت ہے

اپنی دُرد خواری ساقی سے کہتے شرم آتی ہے ورالا بات یہہ ہے شراب صاف نہو تو دُرد بھی مجھے کافی ہے۔

کیا زہد کو مانون کہ نہو گرچہ ریائی	۱۱۰۵	پاداشِ عمل کی طمعِ خام بہت ہے

کیونکہ زہد اگر ریائی نہو مگر جزای عمل کی طمع کیوجہ سے خالصاً نہوا۔

مین اہلِ خرد کس روشِ خاص پہ نازان	۱۱۰۶	پابستگیِ رسم و رہِ عام بہت ہے

اہلِ خرد پر طعن ہے کہ یہہ لوگ بالکل پابندِ رسم و عادتِ عوام ہو کر کس روشِ خاص پر ناز کرتے ہین۔

زمزم ہی پہ چھوڑو مجھے کیا طوف حرم سے | ۱۱۰۷ | آلودہ بہ مَے جامۂ احرام بہت ہے

مجھے چاہِ زمزم ہی پر رہنے دو - طوفِ حرم سے مجھے کیا سروکار -
تا اپنے جامۂ احرام کو جو بہت آلودۂ شراب ہے دھولوں -

ہے قہر گر اب بھی نہ بنے بات کہ اُنکو | ۱۱۰۸ | انکار نہیں اور مجھے ابرام بہت ہے

نہ بنے بات = نہ بنے بات وصل کی - انکار نہیں = انکار نہیں وصل سے
قہر = غضب - ابرام = اصرار -

خون ہو کے جگر آنکھ سے ٹپکا نہیں اے مرگ | ۱۱۰۹ | رہنے دے مجھے یاں کہ ابھی کام بہت ہے

دنیا مین کام خونِ جگر رونے کا بہت رہگیا ہے - جب سب مصیبتیں جھیل لوں
تو اسے موت تب آنا - جگر = تمام جگر -

مدت ہوئی ہے یار کو مہمان کئے ہوئے | ۱۱۱۰ | جوشِ قدح سے بزم چراغان کئے ہوئے

جوشِ قدح = کثرتِ جامِ مَے -

کرتا ہون جمع پھر جگرِ لخت لخت کو | ۱۱۱۱ | عرصہ ہوا ہے دعوتِ مژگان کئے ہوئے

لفظِ دعوتِ مژگان صرف برعایتِ بزم و مہمان ہے جو مطلع مین گذرا
والّا زینتِ مژگان بہتر تھا - لختِ جگر آرائشِ مژگان ہے نہ غذاے
مژگان - لخت لخت = پارہ پارہ -

پھر وضعِ احتیاط سے رکنے لگا ہے دم | ۱۱۱۲ | برسون ہوئے ہین چاک گریبان کئے ہوئے

یعنے ضبطِ شورشِ دیوانگی سے جی گھبرانے لگا ہے جو کنایہ ہے گریبان

نہ پھاڑنے سے - اب چاکِ گریبان سے جی کو آسایش ہوگی -

پھر گرم نالہ ہای شرربار ہے نفس ۔ ۱۱۱۳ ۔ مدت ہوی ہے سیرِ چراغان کیے ہوے

گرم نالہ ہاے شرربار ہے چراغان کرنیکے لیے -

پھر پرسشِ جراحتِ دل کو چلا ہے عشق ۔ ۱۱۱۴ ۔ سامانِ صد ہزار نمکدان کیے ہوے

پرسش کی جگہہ لفظِ چارہ یا مرہم مناسب تہا - عشق کی پرسش گویا جراحت مذکور پر نمکپاشی کرنی ہے -

پھر بھر رہا ہے خامۂ مژگان بخونِ دل ۔ ۱۱۱۵ ۔ سازِ چمن طرازیِ دامان کیے ہوے

سازِ چمن طرازی = سامانِ چمن نگاری -

باہمدگر ہوے ہین دل و دیدہ پھر رقیب ۔ ۱۱۱۶ ۔ نظارہ و خیال کا سامان کیے ہوے

نظارہ و خیال کا سامان = محبوب کے نظارہ و خیال کا سامان - اس مین لف و نشر غیر مرتب ہے -

دل پھر طوافِ کوی ملامت کو جاے ہے ۔ ۱۱۱۷ ۔ پندار کا صنم کدہ ویران کیے ہوے

طوافِ کوی ملامت = وہ نکوہش و سرزنش جو کوچۂ عاشقی مین حاصل ہو - پندار کا صنم کدہ الخ = اپنے تکبر و خود پرستی کے تبکدہ کو ڈھائے ہوے -

پھر شوق کر رہا ہے خریدار کی طلب ۔ ۱۱۱۸ ۔ عرضِ متاعِ عقل و دل و جان کیے ہوے

خریدار = معشوق -

دوڑے ہے پھر ہر ایک گل و لالہ پر خیال ۔ ۱۱۱۹ ۔ صد گلستان نگاہ کا سامان کیے ہوے

گل و لالہ کنایہ ہے محبوبانِ گلرو لالہ رخسار سے۔ یا نامۂ دلدار کے فقراتِ رشکِ گلزار سے جسکا ذکر ما بعد ہے۔
مصرعِ ثانی حال ہے خیال کا۔ سو گلستان کے نظارہ کا سامان گل و لالۂ مذکور کے تماشے کیلئے کئے ہوئے۔

مانگے ہے پھر کسی کو لبِ بام پر ہوس	۱۱۲۰	زلفِ سیاہ رخ پہ پریشان کئے ہوئے

ہوس = اُسی کا شوقِ جلوہ گری یا آرزوی عاشق۔

چاہے ہے پھر کسی کو مقابل مین آرزو	۱۱۲۱	سرمے سے تیز دشنۂ مژگان کئے ہوئے

کسی کو = قاتل کو سامنے چاہے ہے اپنے شہید ہونیکے لئے۔ دوسرا مصرع حال ہے قاتل مذکور کا۔

اک نوبہارِ ناز کو تاکے ہے پھر نگاہ	۱۱۲۲	چہرہ فروغِ مے سے گلستان کئے ہوئے

نوبہارِ ناز کو = یارِ نازنین کو۔ دوسرا مصرع حال ہے نوبہارِ ناز کا۔

نوید امن ہے بیدادِ دوست جان کیلئے	۱۱۲۳	رہی نہ طرزِ ستم کوئی آسمان کیلئے

مصرعِ ثانی مین تعلیل ہے یعنے کیونکر اس بیداد کے بعد جان کیلئے کوئی طرزِ ستم باقی نہ رہی۔

بلا سے گر مژۂ یار تشنۂ خون ہے	۱۱۲۴	رکھون کچھ اپنی بھی مژگانِ خونفشان کیلئے

بلا سے مژۂ یار خونریزیٔ اغیار کرے۔ میری خونریزی نکرے۔ مین جانتا ہون اس رشک سے لہو روؤن اور آرایشِ مژگان کرون۔

رہا بلا مین بھی مین مبتلای آفتِ رشک	۱۱۲۵	بلای جان ہے ادا تیری اک جہان کیلئے

(۱) تیرا بلازدہ ادا ہو کے رشک مین دنیا بھر کے بلازدگانِ ادا کے مبتلا رہا۔

فلک نہ دور رکھ اُس سے مجھے کہ مین ہی نہین ۱۱۲۶ درازدستیٔ قاتل کے امتحان کیلئے

پس مجھے اُس سے نزدیک رکھ - اور دوسرون کو دُور رکھ - درازدستیٔ ستم قاتل دور دستون کی خبر لیگی - مبالغہ ہے اُسکے دستِ دراز مین کہ بہت دُور تک پہونچ جائیگا -

گدا سمجھہ کے وہ چپ تھا مری جو شامت آئے ۱۱۲۷ اُٹھا اور اُٹھکے قدم مین نے پاسبان کیلئے

محبوب جب اُٹھا مین اور اُٹھکے مین نے بھی قدم پاسبان کے پکڑے کہ بھید میرا ظاہر نکرے -

بقدرِ شوق نہین ظرف تنگنائے غزل ۱۱۲۸ کچھ اور چاہئے وسعت مرے بیان کیلئے

بیان = بیانِ شوق -

دیا ہے خلق کو بھی تا اُسے نظر نہ لگے ۱۱۲۹ بنا ہے عیش تجمل حسین خان کیلئے

اُسے = اضمار قبل الذکر یعنے تجمل حسین خان کو -

دیا ہے کا فاعل خالق تعالی -

زمانہ عہد مین اُسکے ہے محوِ آرایش ۱۱۳۰ بنین گے اور ستارے اب آسمان کیلئے

آرایش = مراعاتِ نامِ ممدوح یعنے تجمل ہے -

ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے ۱۱۳۱ سفینہ چاہئے اس بحرِ بیکران کیلئے

سفینہ کشتی اور بیاض - ایہامی لفظ ہے -

صلای عام ہی یاران نکتہ دان کیلئے	۱۱۳۲	ادای خاص سے غالب ہوا ہی نکتہ سرا

یاران = شاعران -

نکتہ سرا -

تمت بالخیر

شرح بعض ابیات قصاید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ساز یک ذرہ نہین فیض چمن سے بیکار	۱	سایۂ لالۂ بیداغ سویداے بہار

سامان ذرہ بھر کا فیض نشو و نمای چمن سے بیکار نہین - یہہ دعوی ہوا - دلیل اسکی لالۂ بیداغ کا سایہ - باآنکہ سایہ کو ثبات و قرار نہین فیض مذکور سے قرار پذیر ہوکے دل بہار کا سویدا بنجاتا ہے -

مستی باد صبا سے ہے بعرض سبزہ	۲	ریزۂ شیشۂ مے جوہر تیغ کہسار

بہنای سبزہ مین اثر مستی صبا سے جوہر تیغ کہسار ریزہ ہاے شیشۂ شکستۂ شراب ہوگئے ہین - تیغ کوہ = بلندی کوہ - عرض و جوہر یہان ایہام تناسب ہے -

مستی ابر سے گلچین طرب ہے حسرت	۳	کہ اس آغوش مین ممکن ہے دو عالم کا فشار

مستی ابر کو دیکھہ کے حسرت نظارہ طرب اندوز ہے کہ آغوش کشادۂ ابر مین دو عالم کے دو معشوقون کو ایک جگہہ فشار دینا ممکن ہے -

کوہ و صحرا ہمہ معموری شوق بلبل	۴	راہ خوابیدہ ہوی خندۂ گل سے بیدار

معموری = معمورہ (نسخہ) راہ خوابیدہ = راہ دور و دراز و ہموار

کاٹ کر پھینکئے ناخن تو باندازِ ہلال	۵	قوتِ نامیہ اُسکو بھی نہ چھوڑے بیکار

ناخنِ بریدہ ہلالیت سے بدریت کو پہنچ جاے۔

کفِ ہر خاک بگردون شدہ قمری پرواز	۶	دامِ ہر کاغذِ آتش زدہ طاؤس شکار

طاؤس شکار = بلحاظ سبز ہونے شرارون کے فیضِ ہوا سے۔

میکدہ مین ہو اگر آرزوِ گل چینی۔	۷	بھول جا یک قدحِ بادہ بہ طاقِ گلزار

قدحِ مذکور بہ اثرِ ہوا گلِ گلاب ہو جائیگا۔

قصیدہ

ہو وہ سرمایۂ ایجاد جہان گرمِ خرام	۸	ہر کفِ خاک ہے وان گردۂ تصویرِ زمین

جہان = جس جگہہ۔

نسبتِ نام سے اُسکے ہے یہہ رتبہ کہ رہے	۹	ابداً پشتِ فلک خم شدۂ نازِ زمین

نسبتِ نام = یعنے ابو تراب۔ یہہ رتبہ = زمین کو یہہ رتبہ۔

بُرشِ تیغ کا اُسکے ہے جہان مین چرچا	۱۰	قطع ہو جاے نہ سر رشتۂ ایجاد کہین

قطع ہو جاے = چرچہ سے بُرشِ مذکور کے قطع ہو جاے۔

کفر سوز اُسکا وہ جلوہ ہے کہ جس سے ٹوٹے	۱۱	رنگِ عاشق کیطرح رونقِ بت خانۂ چین

ٹوٹے = شکستہ ہووے۔

کس سے ممکن ہے تری مدح بغیر از واجب	۱۲	شعلۂ شمع مگر شمع پہ باندھے آئین
غم شبیر سے ہو سینہ یہاں تک لبریز	۱۳	کہ رہیں خونِ جگر سے مری آنکھیں رنگین

تبدیلِ مصرعِ ثانی از والہ غفر لہ ع کہ رہیں صورتِ مقتل مری آنکھیں رنگین
یا ع کہ رہیں صورتِ مشہد مری آنکھیں رنگین۔

دل الفت نسب و سینۂ توحید فضا	۱۴	نگہ جلوہ پرست و نفسِ صدق گزین

توحید = بلا اضافت۔

صرفِ اعدا اثرِ شعلہ و دودِ دوزخ	۱۵	وقفِ احباب گل و سنبلِ فردوسِ برین

احباب = بغیر اضافت کے۔

غزل

اُس قدح کا ہے دور مجکو نقد	۱۶	چرخ نے لی ہے جس سے گردشِ وام

تبدیلِ مصرع اول از والہ غفر لہ ع نقد ہے مجکو اُس قدح کا دور۔

تمت بالخیر

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ تعالیٰ و تقدس والمنۃ للہ عز و جل کہ این شرح دیوان اردوی
شاعر نازک خیال صاحب کمال بلند پایہ او فرسرمایہ میرزا غالب دہلوی رحمہ اللہ

مصنفۂ فخر الشارحین زبدة الکاملین اوستاد قیامت بنیاد سخن فہم واقعی حضرت مولانا مولوی شیخ محمد عبد العلی المتخلص بہ والہ الدکنی المدراسی المولد الحیدرآبادی المسکن والمدفن رحمۃ اللہ علیہ و قدس اللہ سرہ بمدد رب المشرق والمغرب بجد وجہد بلیغ شاعر ادیب صاحب الفضائل والمناقب مولوی محمد عبد الواجد صاحب جزاہ اللہ الواہب خلف الصدق حضرت شارح مرحوم و مغفور بحسب وصیت حضرت شارح مغفور و مبرور بنا بر افادہ طلبہ علم ادب بحلیۂ طبع مزین گردید و بزیور خاتمہ آراستہ گشتہ بمنصۂ ظہور رسید امید کہ مقبول خواطر خواص و عوام شواد ۔

تواریخ

قطعہ تاریخ ختم این شرح بزبان فارسی از افکار گوہر بار سر آمد تاریخ گویان زمان سخنگوی سخندان شاعر طباع شیرین بیان کہنہ مشاق علم و فن والا مناصب عالی مناقب حضرت مولانا مولوی محمد عبد الحی صاحب المتخلص بہ وصف مدد گار پریمایش

وبندوبست علاقہ سرکار عالی مدظلہ

مولوی عبد العلی والہ تخلص
در فصاحت برتر از حسان ثابت
خاک راہ اوج فکرش کاخ گردون
طوطیان را قند در منقار ریزد
تا نوشتہ شرح بر دیوان غالب
طرفہ شرحی کز سطور خویشتن
چشم پوشیدن ز رویش نیست آسان
از حنای خاتمہ تا گشت رنگین

اوستاد و عم من فخر الاماثل
در بلاغت بہتر از سحبان وائل
خانہ زاد بحر طبعش ابر ہاطل
ای فدای یک نوالش صد عنادل
آیت تحسین ز گردون گشت نازل
ہمچو نخل طور افروز دمشاعل
دل گرفتن از کفش خیلی است مشکل
حرف او شد سبز اندر دیدہ و دل

وصف [illegible] طبع گفتا سال ختمش
انشراح دل بود زاین شرح حاصل

سنہ ۱۳۱۱ ہجری

قطعہ تاریخ آغاز طبع از افکار لآلی بار آشنای اسرار جلی
وخفی جناب میرزا محمد تقی صاحب المتخلص بہ تقی دام لطفہ

ای تقی طبع ہوئی حضرت والہ کی شرح
طبع کا سال لکھا میں نے یہہ منقوطہ میں

جسکے سب اہل سخن تھے بدل وجان طالب
للہ الحمد ہوئی شرح کلام غالب
۱۳ ۱۳۱۱

ولہ قطعہ تاریخ انجام طبع

جب شرح جناب والا سے — غالب کا ہوا شہرہ یکسر
تاریخ کہی مین نے بھی تقی — جو یاد رہیگی تا محشر
لکھہ ڈالین مکرر تیرہ کو بس — اس مصرع مین سن ہی مضمر [۱۳۱۳]
دستور عمل تاریخ کا ہے — سرمشق مورخ سمجہین اگر
ہر ایک صدی مین بے دقت — لکھہ سکتے ہین تاریخ اکثر

قطعات تواریخ از افکار گوہر بار شاعر خوش فکر سخن فہم ستودہ مناقب جناب مولوی [illegible] عبدالصمد صاحب واصفی تخلص حیدرآبادی نبیرۂ حضرت مولانا واصف مرحوم تلمیذ عالیجناب فیضمآب نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی

کی شرح آپنے کیا اچھی جناب والا — اہل سخن ہین جسکے سب چشم و دل سے طالب
ای واصفی یہہ کہدو تاریخ ختم بھی — آئینہ بنگیا اب گویا کلام غالب

ولہ

کیا اس سے بڑہکر ہوگی مضمون کی صراحت — پوشیدہ جسقدر تھے سب کہل گئے مطالب [۱۳۱۳]
ای واصفی کہا ہے مین نے یہہ عیسوی سن — طیار ہو گئی اب شرح کلام غالب [۱۸۹۹ء]

تواریخ از کلام معجز نظام شاعر ادیب ماہر لبیب ستودہ مناقب
جناب مولوی محمد عبد الواجد صاحب فرزند و شاگرد حضرت شارح مرحوم
و مدرس فارسی مدرسہ کلان انگریزی بلدہ علاقہ سرکار عالی

رباعی در تاریخ اختتام این شرح

واجد بہ سخنوران چنین دادہ نوید | کاین شرح جناب الہا گشتہ پدید
افزونی از آنجا چو برون رفتہ بمنش | گو مختصر مفید از روی امید

۱۳۱۱ھ

قطعہ اول ایضاً در تاریخ اختتام

چون نوشتہ قبلہ گاہی شرح بر دیوان غالب | یافت از وی جملہ مضمونہای پنہانی عیانی
گوہر سن بعد اتمامش چنین سفتہ دل من | موشگافیہای فکر قبلہ گہ بحر معانی

۱۳۱۲ھ

قطعہ دوم در تاریخ آغاز طبع

افلاک ہم برین حل انجم نثار کردند | از نہ فلک ملایک گفتند سر بسر زد
از اہل شعر واجد در محفلی کہ خوانند | یابند فیض از وی ہم کہ ز نزم و ہم مہ
آغاز طبع را سن پروانہ دلم گفت | بین شمع رہنما در شرح جناب والہ

۱۳۱۲ھ

قطعات در تاریخ انجام طبع

قطعه سوم

ز ارباب نظر هر کس که دیدش	بود این شرح یا باغ و چمن گفت
سن طبعش چو پرسیدم ز واجد	فرح افزای ارواح سخن گفت ١٣١٣ھ

قطعه چهارم

بیا دار و بخوان این کتاب واجد	زراه صدق که فخر حسب بود این شرح
از انکه زاده طبع جناب والا هست	بسی بزرگ ز روی نسب بود این شرح
چگونه شاد نشد روح میرزا نوشه	بهر حل غوامض عجب بود این شرح
بهار سن سنه روح القدس رسید و بگفت	سفینهٔ طالب علم ادب بود این شرح ١٣١٣ھ

قطعه پنجم

قبله گاهی حضرت عبد العلی نامور	آنکه اقلیم سخن را بود زیبا شهریار
هر قدر مدحش کنی ایدل تو در علم ادب	نزد ارباب خرد باشد یکی از صد هزار
راست میگویم که مثلش ماهر علم ادب	هم سخنور هم محقق بوده کم در روزگار
شاهد فضل و کمال او چه میخواهی دگر	میکند تصدیق او هر یک ادیب ذی وقار

اوستادی در سخن او را مسلم آمدست — فخر بروی میکند خوش استاد و اعتبار

چاپ شد این شرح بر غالب که از تصنیف اوست — زانکه هر کس طالبش بود از صغار و هم کبار

چون شدم سائل ز ولجد سال جان افزایش را — گفت دل مقصود قایل شد ازین جل آشکار

۱۳۱۳ھ

قطعه ششم

مولای بنده حضرت والہ ادیب فحل — یکتا ز راہِ حق و یقین بود در فنش

شد چاپ شرح دلکش اردوی آنجناب — شد نقش مطلب عبداللہ خان سننش

۱۳۱۳ھ

قطعه هفتم

حضرت والہ والا گوہر — شرح غالب چو نوشته اول

زانکه حلّال دقایق او بود — عالمی یافته فیض ازاین حل

صاحب شعر و سخن بود بلے — یافت این رتبه ز فیاض ازل

هان ندانی که جناب طوبیٰ — آنکه در فضل بلاشک افضل

آنکه دانشور و هم اهل زبان — آنکه نازان بدرش علم و عمل

آنکه مے آمد اگر مے آمد — علم را نیز رسولے بمثل

آنکه مدحش نبود طاقتِ من — زانکه او فخر حکیمان اجل

آنکه چشم عرب و چشم عجم — سر بسر خاک درش را کحل

چه قدر وصف کلامش کرده — کرده مدحش چه قدر مستعمل
بی طمع بی غرض و بی آزی — دور از ریب و مبرا ز خلل
حاسدے گر بزند زنگِ حسد — رای آقاست برنگ صیقل
هرکرا درد سر رشک بود — رایش از بهر صداعش صندل
اینهمه از پئے آن کرده رقم — که بود ذات شریفش اعدل
سال این حل طلبیدم چو شده — چاپ از فضلِ خدا عز و جل
بندهٔ ناقصِ واجد گفتا — شرح استاد محقق اکمل

۱۳۱۳ھ

قطعه هشتم

واجد تو بیا سیر کن این شرح نوی را — هر معنی چون خار در اینجا شده گلشن
چون طالب این شرح نکو پیر و جوان بود — از وی ضروری شده‌اش چاپ نمودن
در فخر نظامی که بود فخر مطابع — شد طبع بصد صحت و هم باخطر روشن
این مصرع برجسته سن صدق عیان کرد — این شرح بود از ره انصاف مبرهن

۱۳۱۳ھ

قطعه نهم

حضرت عبد العلی عالی نسب — در حسب استاد فن فخر زمن
در سخن گمنام بوده پیش ازو — گشته از وی نامور ملک سخن

بسکه دارد آب وتاب دلفروز ‎ ‎ لفظ او گویا بود دُرِّ عدن
بگذر از جهال بدطینت که خوب ‎ ‎ می شناسد رتبه اش صاحب سخن
در دیار روم و ایران ابتدا ‎ ‎ باد او مشهور چون اندر وطن
شرح بر دیوان غالب چون نگاشت ‎ ‎ حلِ مشکل گشته بر وجه حسن
نیست این شرح لغات و لفظ ها ‎ ‎ هست این شرح غوامض جان من
این غوامض راند اند هر کسی ‎ ‎ جز کسی کو عمر کرده وقف فن
این بتانِ معنیٔ زیبای او ‎ ‎ می پرستد گر شناسد برهمن
چاپ شد این شرح واجد سن نوشت ‎ ‎ عالم تحقیق شمع انجمن
۱۳۱۳ھ

قطعه دهم

حضرت واله که از فیض سیده بجهان ‎ ‎ مغفرت و فرحت باد ابر مدفن او
شرح چنین مختصر و نفع رسان کرده رقم ‎ ‎ فیض و کرم معدن او علم و هنر مخزن او
شاعر و شارح همه دان رتبهٔ هر دو عیان ‎ ‎ شعر حسین است و نکو شرح بود احسن او
دل سنهٔ چاپ آن کرده طلب چرخ بگفت ‎ ‎ شاعری و شارحی اهل معانی سن او
۱۳۱۳ھ

قطعه یازدهم

هر که در گوش کرده این حل را ‎ ‎ جلوه گر گشته برلب او ده

ملہم آمد بہ بزم سال و بگفت | شرح دیوان میرزا نوشہ ۱۳۱۳ھ

قطعہ دوازدہم

حل کلام غالب مرحوم کا دشوار تھا | کیونکہ مرزا کی تراشین اور مضامین ہین نئے

لیکن اب مشکل نہین ہی کیونکہ اس پر لکھدئے | قبلگاہی حضرت والہ نے عمدہ حاشیے

چھپ گئی یہ شرح میری کوشش او محنت سے | فضل سے اتمام کو پہنچا دیا اللہ نے

چشم بد کو کور کردو اور سن لو ہم سے سن | مژدہ او دل مشکلین حل ہو گئین اس شرح سے

قطعہ سیزدہم بزبان اردو

چھپ گئی یہ شرح دلکش حسین ہے حل دقائق

اور جسکا دکھن اور [illegible] مین چرچا ہو گیا ہے

سال طبع اسکا ادب کہتا ہے اپنے دل سے واجد

حل کلام غالب دہلی کا زیبا ہو گیا ہے

تمت بالخیر

قطعۂ تاریخی شرح

شرح چو آراستہ زطبع این

ساقی عقل ہو است زیبا سال

گفت واجد از اشتہای ادب

شرح و گلشن نشاط افزا سال

سنہ ۱۳۰۲ھ